Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date
Image		638	
119305			
Text Bhund, 406047			
T.B 313773			

قصائد

حکیم فرخی سیستانی

حصہ داخل نصاب امتحان منشی فاضل و

ایم۔ اے (فارسی) پنجاب یونیورسٹی ۳۷ء و مابعد

معہ حالات

جسے

شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب علوم مشرقی

کشمیری بازار لاہور

نے ستمبر ۱۹۳۶ء میں

حجازی پریس لاہور میں باہتمام خود چھپوایا

قیمت ۶/

کتب نصاب امتحانات علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی

منشی ۱۹۳۷ء

پرچہ (۱) احسن القواعد .. .. .. عہ ۸ر

شعر العجم حصہ اول کاغذ اعلےٰ سفید ڈمی .. عہ ۸ر

(۲) سبد گل (حصہ نثر) .. .. .. عہ ۱۲ر

وقائع عالمگیر .. .. .. عہ ۸ر

حکیم نباتات (معہ مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ) ۵ر

گلستاں (باب ۵ خارج) خوشخط و صحیح ۱۲ر

(۳) سبد گل (حصہ نظم) .. .. .. عہ ۱۱ر

تحفہ احرار جامی (معہ ترجمہ اردو حامل متن) ۱۲ر

رباعیات عمر خیام معہ حالات ۴ر

(۴) اخلاق محسنی ۸ر

(۵) ترجمتین یعنی فارسی سے اردو اور اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنا۔

(۶) قواعد عربی از قاضی میر احمد ۳ر

(۷) نحو میر مجتبائی ۴ر

سلم الادب ۱۰ر

کتب امدادی

اوجز القواعد خلاصہ احسن القواعد ۸ر

خلاصہ شعر العجم حصہ اول ۶ر

ترجمہ سبد گل معہ فرہنگ از محمد نذیر عرشی عہ ۴ر

اردو ترجمہ وقائع عالمگیر ۱۲ر

بہترین اردو شرح گلستاں از مولانا محمد منیر عہ

گلستاں مترجم اردو خوشخط کاغذ عمدہ ۱۲ر

اردو ترجمہ رباعیات عمر خیام حامل متن عہ ۴ر

اردو ترجمہ اخلاق محسنی معہ ترجمہ اشعار ۱۰ر

جوہر اخلاق بہترین خلاصہ اخلاق محسنی از نشتر شادمانی ۳ر

اردو ترجمہ نحو میر ۴ر

بہترین اردو ترجمہ سلم الادب معہ فرہنگ ۴ر

تحصیل فارسی برائے ترجمہ ۱۴ر

قرۃ العین در ترجمتین ۱۰ر

فارسی مصدر نامہ ۱ر

پرچہ جات منشی ۲۶ تا ۱۹۳۵ء ۱۰ر

منشی عالم ۱۹۳۷ء

پرچہ (۱) رسالہ عبد الواسع ۳ر

عروض سیفی ۳ر

شعر العجم حصہ دوم .. .. .. عہ ۴ر

" " سوم .. .. .. عہ ۴ر

(۲) گلشن معانی (حصہ نثر) .. .. عہ ۱۲ر

سرگذشت وزیر خاں لنکران معہ ترجمہ اردو و فرہنگ ۸ر

تذکرۂ دولت شاہ سمرقندی (طبقہ اول تا پنجم) .. .. .. عہ ۸ر

نوٹ:۔ تذکرے کے سوالات عبارتی ہوں گے تاریخی نہیں۔

مہر نیمروز غالب ۸ر

فرخی

علی نام۔ ابوالحسن کنیت۔ فرخی تخلص۔ سیستان وطن۔ باپ کا نام قلوغ تھا جو امیر خلف بن حاکم سیستان کے دربار میں ملازم تھا۔ بچپن میں ادب اور موسیقی کی تعلیم پائی۔ چنانچہ چنگ بجانے میں کمال پیدا کیا۔ معاش کی یہ صورت تھی کہ ایک زمیندار کی ملازمت کرتا تھا۔ جسکے معاوضہ میں سالانہ دو سو کیل غلّہ اور سو درم مقرر تھے۔ یہ مختصر سی آمدنی اسکی سادہ زندگی کیلئے کافی تھی۔ لیکن چند روز کے بعد اس نے امیر خلف کی ایک لونڈی سے شادی کی۔ جس کی وجہ سے خرچ بڑھ گیا۔ آقا سے تحریری درخواست کی کہ تنخواہ میں ۵۰ درم کا اضافہ کر دے اور غلہ کی تعداد دو سو کیل کی بجائے تین سو کر دی جائے۔ آقا نے عرضی کی پشت پر لکھ دیا کہ اسی قدر حاضر ہے اور اس سے زیادہ کا مجھکو مقدور نہیں

فرخی کو شعر و شاعری کا بچپن سے شوق تھا اور اب اس نے اس فن میں کافی ترقی کر لی تھی۔ شاعری کی قدردانی کے قصے ہر جگہ مشہور تھے۔ اس لئے اسکو خیال ہوا کہ اس ذریعہ سے یہ مشکل حل ہو گی۔ چنانچہ لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا کہ اس فن کا کون بڑا قدردان ہے۔ ابوالمظفر چغانی اس زمانہ میں سلطان محمود کی طرف سے بلخ کا گورنر تھا اور نہایت فیاض طبع اور قدردان سخن تھا۔ فرخی اسکی فیاضی اور قدردانی کا شہرہ سنکر چغان میں آیا۔ چنانچہ ایک قصیدہ کی ابتدا اسی واقعہ سے کی ہے۔

با کاروانِ حلّہ برفتم ز سیستان   با حُلّہ تنیدہ ز دل بافتہ ز جاں

ابوالمظفر کو گھوڑوں سے بہت شوق تھا۔ اور بڑے اہتمام سے انکی پرداخت و تربیت کیا کرتا تھا۔ اٹھارہ ہزار گھوڑیاں اور بچھیرے ہمیشہ چراگاہ میں رہتے تھے۔ سال میں ایک دفعہ ان بچھیروں کا جائزہ لیتا تھا۔ اور ان کو داغ کرتا تھا۔ فرخی جب بلخ پہنچا تو معلوم ہوا کہ ابوالمظفر داغ گاہ میں گیا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے عمید اسعد جو ابوالمظفر کا مختار کل تھا۔ موجود تھا۔ فرخی اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ شاعر ہوں عمید نے نظر اٹھا کر دیکھا تو فرخی کے چہرہ مہرہ، ہیئت، وضع قطع کسی چیز کو شاعری سے مناسبت نہ تھی۔ بھدا ڈیل ڈول۔ ڈھیلا ڈھالا کرتا جس کے دونوں طرف چاک سر پر بڑا سا پگڑ سخت متعجب ہوا۔ تاہم حسنِ اخلاق سے کہا کہ میں تم کو امیر کے دربار میں لے چلوں گا۔ لیکن پہلے داغ گاہ کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھ لاؤ۔ اس کے ساتھ داغ گاہ کی صورت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا کہ کوسوں تک سبزہ زار ہوتا ہے۔ جا بجا چشمے بہتے ہیں۔ بے تکلف احباب مل بیٹھتے ہیں۔ گاتے بجاتے ہیں۔ شراب پیتے جاتے ہیں۔ بادشاہ ایک ہاتھ میں پیالہ دوسرے میں کمند لیکر بیٹھتا ہے۔ شراب پیتا جاتا ہے

اور لوگوں کو گھوڑے انعام میں دیتا جاتا ہے۔

فرخی نے رات بھر میں قصیدہ تیار کر کے صبح کو عمید کے سامنے پڑھا۔ جس کا مطلع یہ ہے

چوں پرند نیلگوں بر روئے پوشد مرغزار | پرنیان ہفت رنگ اندر سر آرد کوہسار

عمید نے فرخی کو ساتھ لیا۔ اور ابوالمظفر کے ساتھ جاکر اسی تقریب سے پیش کیا۔ کہ دقیقی کے بعد آج تک اس پایہ کا شاعر نہیں پیدا ہوا۔ یہ کہکر سارا واقعہ بیان کیا۔ ابوالمظفر نے فرخی کو دربار میں مناسب موقع پر جگہ دی۔ شراب کا دور چل رہا تھا۔ دو تین دور ہو چکے تو فرخی اٹھا اور درد آمیز لہجہ میں یہ قصیدہ پڑھا

با کاروانِ حلہ برفتم ز سیستان

ابوالمظفر خود شاعر تھا۔ حد سے زیادہ مسرور ہوا اور فرخی سے کہا کہ ہزار کمیت بچھیرے سامنے ہیں۔ جسقدر تم سے پکڑے جا سکیں سب تمہارے ہیں۔ فرخی شراب سے بدمست تھا۔ فوراً اٹھا۔ دستار سر سے پھینک۔ بچھیروں کی قطار میں گھس گیا۔ وہ بھاگ کر ادھر ادھر پھیل گئے۔ فرخی ہر طرف پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا۔ تھک کر چور ہو گیا۔ اور وہیں زمین پر پڑ کر سو رہا۔ صبح کو دن چڑھے اٹھا ابوالمظفر نے صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرخی کو دربار میں طلب کیا۔ اور اسپ خاصہ۔ ایک خیمہ تین شتر۔ پانچ غلام اور پہننے کے کپڑے انعام دیئے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ فرخی نے جس جگہ پر ہاتھ ڈالا تھا۔ اس میں بیالیس بچھیرے تھے۔ ابوالمظفر نے وہ بھی انعام میں دیدیئے۔ چند روز کے بعد فرخی بڑے سرو سامان سے سلطان محمود کے دربار میں پہنچا۔ سلطان نے نہایت قدردانی کی اور شعرائے خاص میں داخل کیا۔ ایک موقعہ پر اسپ خاصہ عنایت کیا تو فرخی نے یہ اشعار شکرگذاری میں لکھے

اسپے کہ چناں شاہ دہد اسپ نباشد | تاجے بود آراستہ از لولوئے شہوار

دشمن کہ بریں ابلق رہوار مرا دید | بے صبر شد و کرد غم خویش پدیدار

ایاز جو سلطان محمود کا محبوب خاص تھا۔ فرخی کا نہایت قدردان تھا۔ اور اس سے نہایت خلوص رکھتا تھا۔ ربط زیادہ بڑھا۔ تو محمود کو رشک ہوا۔ یہاں تک کہ فرخی کا دربار بند کر دیا۔ فرخی نے متعدد قصیدے عذرت میں لکھے۔ بالآخر سلطان صاف ہو گیا۔ اور فرخی بدستور دربار میں آنے جانے لگا۔

اس زمانہ کے تمدن اور معاشرت پر تعجب ہوتا ہے۔ کہ شعرا محمود کی مدح میں جو قصیدے لکھتے تھے ان میں علانیہ ایاز کے حسن و معشوقی کا ذکر کرتے تھے۔ اور محمود اس سے خوش ہوتا تھا۔ فرخی ایک قصیدہ میں کہتا ہے ؎

امیر جنگجو ایاز اُو یماق — دل و بازوئے خسرو روز پیکار
زنان پارسا از شوق گریند — بہ کابین کردنی او را خریدار
نہ بر خیرہ بدو دل داد محمود — دل محمود را بازی مپندار

فرخی نے صنائع بدائع شعری میں ایک کتاب بھی لکھی۔ جس کا نام ترجمان البلاغت ہے۔ رشید الدین وطواط نے حدائق السحر میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ "لغو کتاب" ہے۔ بظاہر تعجب ہوتا ہے کہ ایران کے شعراء ابتدا ہی سے صنائع و بدائع کی طرف کیونکر مائل ہوئے۔ لیکن حقیقت میں یہ تعجب کی بات نہیں۔ شاعری کا جو نمونہ فارسی شعرا کے پیش نظر تھا وہ عربی شاعری تھی۔ عرب میں خود اس زمانہ میں صنائع بدائع کی بدعت ایجاد ہو چکی تھی۔ اور عبد اللہ بن معتز کی کتاب البدیع جو اس فن کی پہلی کتاب تھی۔ گھر گھر پھیلی ہوئی تھی۔ تاہم فرخی کی سلامت روی دیکھو کہ اس نے صنائع و بدائع پر کتاب لکھی۔ لیکن خود ان تکلفات سے آزاد ہے۔ فرخی نے ۴۲۹ھ ہجری میں وفات پائی۔

کلام پر رائے

فرخی کے کلام کا عام جوہر زبان کی صفائی اور سلاست و روانی ہے۔ حیرت ہوتی ہے۔ کہ اس ابتدائی زمانہ میں اس نے بیان کو اس قدر صاف کر دیا کہ ہزار برس گذر چکے۔ لیکن آج کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ قاآنی کا بڑا اعجاز یہی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قصاید میں ہر قسم کے واقعات اس طرح بے تکلف ادا کرتا جاتا ہے۔ گویا دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ فرخی سے اس کا موازنہ کرو۔ صاف نظر آئیگا۔ جو بات قاآنی کو ہزار برس کے بعد حاصل ہوئی۔ فرخی کو اس وقت حاصل تھی۔ رمضان اور عید کے ذکر میں قاآنی کا ایک مشہور قصیدہ ہے۔ جس کا مطلع یہ ہے ؎

دلکا ہیچ خبر داری کاں ترک لبر — با من از ناز دگر بار چہ آورد بہ سر

اسی بحر و قافیہ میں فرخی کا قصیدہ دیکھو ؎

رمضان رفت و لے دور گرفت اندر بر — خنک آں کہ رمضان را بسزا برد بسر

اسی بحر و قافیہ میں اس کا ایک اور قصیدہ ہے جو سراپا محاورہ اور روزمرہ ہے ؎

ترک بت روئے من از خواب گراں دار و سر — دوش مے دادہ است از اول شب تا بسحر

مدح کی تشبیب میں فتوحات کا ذکر کرتا ہے ؎

خسرو ما بہ شکار ملکاں تاختہ بود   ما ز اندیشۂ او خستہ دل و خستہ جگر

خسرو از راہ دراز آمد با نعمت و کام   ملک از جنگ عراق آمدہ با فتح و ظفر

ابو المظفر چغانی کے دربار میں جب اس نے جانا چاہا۔ تو راہ میں بہت صعوبتیں پیش آئیں۔ قصیدہ میں تمام حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں اور دیکھو مدح کی تمہید کا پہلو کس خوبصورتی سے پیدا کیا ہے ؎

رہے صعب و شبے تاریک و تیرہ   ہوا چوں قیر و زو ہاموں مقیّر

شکار میں قمرغہ کا طریقہ ایک مدت سے چلا آتا ہے۔ یعنی کسی بڑے جنگل میں جہاں کثرت سے شکاری جانور ہوتے تھے۔ چاروں طرف آدمیوں کی صفوں کو پھیلا کر ایک بڑا حلقہ قائم کر لیتے تھے۔ پھر حلقہ کو بتدریج چھوٹا کرتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ دو چار میل کی وسعت رہ جاتی تھی۔ اور تمام جانور سمٹ کر اتنے ہی دور میں آجاتے تھے۔ پھر ہر طرف سے ان پر حملے ہوتے تھے۔ اکثر مارے جاتے تھے۔ بہت سے گرفتار ہوتے سلطان محمود بھی اسی طریقہ سے اکثر شکار کھیلا کرتا تھا۔ فرخی نے ایک قصیدہ میں اس کا سماں دکھایا ہے ؎

اے ز جنگ آمدہ و روئے نہادہ بہ شکار   تیغ و تیر تو ہمی سیر نگر دیدہ ز کار

واقعہ نگاری کا انداز فرخی پر اسقدر غالب ہے کہ قصائد کی تشبیب میں جو در اصل غزل ہوتی ہے۔ یہ انداز قائم رہتا ہے۔ مثلاً ایک قصیدہ کی تشبیب میں لکھتا ہے ؎

دوش متواریک بہ وقت سحر   اندر آمد بہ خیمہ آں دلبر

چنگ در بر گرفت و خوش بنواخت   واز در بستہ فرو فشاند شکر

فرخی سے پہلے مرثیہ کے اشعار بہت کم پائے جاتے ہیں اور جسقدر ہیں معمولی درجہ کے ہیں لیکن فرخی نے سلطان محمود کا جو مرثیہ لکھا وہ نہ صرف پر درد اور پر تاثیر ہے بلکہ اس فن کے تمام اصول اور آئین اس سے قائم ہو سکتے ہیں مرثیہ گوئی کے بڑے اصول تین ہیں۔ (۱) ممدوح کی عظمت و شان کا ذکر کیا جائے تاکہ اس سے عبرت کا سبق حاصل ہو کہ اس پایہ کا شخص اٹھ گیا۔ (۲) اسکے مرنے سے ملک میں جو رنج و ماتم برپا ہے۔ اس کا ذکر کیا جائے۔ (۳) اسکو مخاطب کر کے اپنے خیالات ظاہر کئے جائیں۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ انتہائے وارفتگی اور مدہوشی کی وجہ سے مرثیہ کہنے والے کو اسکے مرنے کی بھی خبر نہیں اور وہ اب تک اس کو اسی طرح مخاطب کر کے باتیں کرتا ہے جس طرح زندگی میں کرتا تھا۔ فرخی کے مرثیہ میں یہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ الفاظ، بندش اور طرز ادا اسقدر موثر ہے کہ پتھر کا دل بھی پانی ہو جاتا ہے ؎

شہر غزنیں نہ ہمانست کہ من دیدم پار   چہ فتاد ست کہ امسال دگرگوں شد کار

(اقتباس از شعر العجم حصہ اول مصنفہ علامہ شبلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب
دیوانِ فرخی

در مدح یمین الدولہ سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین غزنوی

برآمد نیلگوں ابرے ز روئے نیلگوں دریا[۱] | چو رائے عاشقاں گرداں چو طبع بیدلاں شیدا
چو گرداں گشتہ سیلابے میانِ آب آسودہ | چو گرداں گرد بادے تند گردے تیرہ اندروا[۲]
ببارید و ز ہم بگسست و گرداں گشت بر گردوں | چو پیلانِ پراگندہ میانِ آبگوں صحرا
تو گفتی گرد زنگار است بر آئینۂ چینی | تو گوئی موئے سنجاب است بر پیروزہ گوں دیبا
بسانِ مرغزارِ سبز رنگ اندر شدہ گردش | بیک ساعت ملوّن کردہ روئے گنبدِ خضرا
تو گفتی آسماں دریاست از سبزی و بر روئش | بپرواز اندر آوردہ است ناگہ بچگاں عنقا
ہمی رفت از برِ گردوں گہے تاری و گہ روشن | وز او گہ آسماں پیدا و گہ خورشید ناپیدا

---

۱ مقبرہ (ابرے) ۲ سرگشتہ و حیراں

تمہید

بسانِ چندیں سہاں زدہ بر لوحِ پیروزہ
بہ کردارِ عبیرِ بیختہ بر تختۂ مینا[1]

چو دو دیں آتشے کابی[2] براد اندر زنے ناگہ
چو چشمِ بیدلے کز دیدنِ دلبر شود بینا

ہوائے روشن از رنگش مغبر گشت[3] و شد تیرہ
چو جانِ کافراں گشتہ[4] ز تیغِ خسروِ والا

یمینِ دولت و دولت بدو آراستہ گیتی
امینِ ملت و ملت بدو پیراستہ دنیا

قوامِ دینِ پیغمبر ملک محمود دیں پرور
ملک فعل و ملک سیرت ملک ہمت و ملک آسا

شہنشاہے کہ شاہاں را نہ دیدہ خواب بر بندد
ز بیمِ نہ مٹی گرزش بجا بلقا و جابلسا

دلِ ترسا ہمی داند کز اندیشش[5] تبہ گردد
لباسِ سوگواراں زاں قبل پوشد ہمی ترسا

خلافش بد سگالاں را بداں گونہ ہمی بکشد
کہ ہنگامِ سموم اندر بیاباں تشنہ را گرما

دلِ خارا ز بیمِ تیغِ او خوں گشت پنداری
کہ آتش رنگِ خوں دارد چو بیروں آید از خارا

امیدِ خلق غواص است و دریا دستِ رادِ او
بکامِ خویش برگیرد گہر غواص از دریا

گذرگاہِ سپاہش را ندارد عالمے ساحت
بدرہ تمامی ظلِ چترش را ندارد کشورے پہنا

گر اسکندر چنو بودی بملک و لشکر و بازو
نگشتی عاصی اندر امرِ او[6] دارای بن دارا[7]

جہاں را برتریں جایست زیرِ پایۂ تختش
چناں چوں برتریں برجیست مر خورشید را جوزا

صفاتِ قصرِ او بشنید حورا بگرہ و زاں پس
خیالِ قصرِ او بیند بخلد اندر ہمے[8] حورا

زباں از بہرِ آں باید کہ خوانی مدحِ او امروز
دو چشم از بہرِ آں باید کہ بینی روئے او فردا

چو مدحش گفت نتوانی چہ گویا و چہ ناگویا
چو رویش دید نتوانی چہ بینا و چہ نابینا

بباید ہر کہ اندیشد ز بخشش برتریں قسمت
خلائق را ہمہ قسمت شد اندر گنجِ او [illegible]

نہ خشم و قوتش جائے کہ اندیشد دلِ بخرد
نہ جود و ہمتش جائے کہ اندیشد دلِ دانا

ز خشمش تلخ تر چیزے نباشد در جہاں ہرگز
ز تلخی خشمِ او نشگفت اگر بلوا شود حلوا

نہ آتش را بود گرمی نہ آہن را بود قوت
نہ دریا را بود رادی نہ گردوں را بود بالا

دلِ اعدائے او سنگست لیکن سنگِ آہن کش[9]
از آں پیکانِ او ہرگز نجوید جز دلِ اعدا

ایا شاہے کہ از شاہاں نباید کس ترا ہمسر
ایا میری کہ از میراں نباشد کس ترا ہمتا

بہر حی خوردنی چنداں بجا بر زر تو در پاشی
کہ از بس رنگِ زر تو سلب نزیں شود بریا

۱؎ (بجہ فیہ مینا) ۲؎ (کابش برو شے) ۳؎ (مغبر گشت) ۴؎ (چو جانِ کافر گشتہ) ۵؎ وینش ۶؎ عاصی از امرش ہمی دارای بن دارا ۷؎ ہمہ ۸؎ (سنگ آہن کش سنگ آہن رباست)

امیرا خسروا شاها همانا عهد گر وستی   که گنجے را برافشانی چو بر کف بر نهی صهبا

تو از دیدار مادح همچناں شادان شوی شاها   که هرگز نیم ازاں واثق نگشتت از دیدن عذرا

طواف شاعراں نیم بگرد قصر تو دائم   همانا قصر تو کعبه است وگرد قصر تو بطحا[1]

ز نسل آدم و حوا نماند اندر جهاں شاهی   که پیش تو جبیں بر خاک ننهاده است چوں مولا[2]

هر آنکس کو زباں دارد همیشه آفریں خواند   بر آنکو آفرین تو بیک لفظے کند املا

ز شاهان همه گیتی ثنا گفتن ترا شاید   که لفظ اندر ثنائے تو همه یکسر شود غرا

همی تا در شب تاری ستاره تابد از گردوں   چو بر دیبائے فیروزه فشانی لؤلؤ لالا

گہے چوں آئینه چینی نماید ماه دو هفته   گہے چوں مهرهٔ سیمیں نماید زهرهٔ زهرا

عدیل شادکامی باش و جفت مملکت باقی   قرین کامگاری باش و یار دولت برنا

میان مجلس شادی مے روشن ستاں دائم   گه از دست بت خلخ گه از دست بت یغما[3]

در مدح خواجه امیر سید اسعد وزیر گوید

نیلگوں پرده بر کشید هوا   باغ بنوشت مفرش دیبا[4]

ابداں گشت نیلگوں وید ازو[5]   وآسماں گشت سیمگوں سیما

چوں بلور شکسته بسته شود   گر براندازی آب را بهوا

لوح یاقوت زرد گشت بباغ   بر درختاں صحیفه مینا

بینوا گشت باغ مینا رنگ   تا ورد زاغ بر گرفت نوا[6]

مطرب بے نوا نوا نزند   اندراں مجلسے که نیست نوا

گر نه عاشق شده است برگ درخت   از چه رخ زرد گشت و پشت دوتا

باد را کیمیائے سوده که داد   که ازو زرسا وگشت گیا[7]

گر گیا زرد گشت باک مدار   بس بود سرخ روئے خواجهٔ ما

---

[1] بطحا نام مکه است [2] مولا از لغات اضداد و اینجا بمعنی بنده مراد است [3] یغما نام شهرے از ترکستان [4] ؟ فرش و بساط است و نوشتن بفتح اول وثانی در نوردیدن و صاحب فرهنگ ناصری در لغت سندش ایں بیت را شاهد آورده بصورت هامش [5] نیلگوں رخسار [6] ربر گرفت ابر نوا [7] ساد خالص

خواجہ سید اسعد آنکہ ازوست — ہرچہ سعد است زیر ہفت سما
آنکہ با رای او یکیست قدر — آنکہ با امر او یکیست قضا
زیر تدبیر محکمش آفاق — زیر اعلام معلمش و نبا[۱]
تا بدریا رسید باد سخاش — در شکست است زورق دریا
کل جود است دست او دائم — واں دگر جودہا ازو اجزا[۲]
ہرکہ امروز کرد خدمتِ او — خدمتِ او ملک کند فردا
ہرکہ خالی شد از عنایتِ او — عالم او را دہد عنانِ عنا
زائراں را سرائے او حرم است — مسند او سنا و صدر صفا
ہرکہ تنہا شود ز خدمتِ او — از ہمہ چیزہا شود تنہا
جز براو سازوار نیست مدیح[۳] — جز بدو آبدار نیست ثنا
آفرینِ خدائے باد برہ او — کافریں را بلند کرد بنا
باہہا گشت صدر و بالش ازو — کہ ثنا زو گرفت فرّ و بہا
او کند فرقِ نیک را از بد — او شناسد صواب را ز خطا
خاطرِ من مگر بمدحتِ او — ندہد بر مدیح خلق رضا
گرچہ دورم بتن ز خدمتِ او — نکنم بے بہانہ رسم رہا
ہر زماں مدحتے فرستم نو — اے رسانندہ زود باشش ہا
او سزاوار نہ بمدح و ثنا است — جہد کن تا سزا رسد بہ سزا
اے ستودہ خوی و ستودہ سخن — اے بلند اختر و بلند[۴] عطا
گرچہ بخدمت نیامدم بر تو — عذر کی تازہ رخ نمود مرا
تا ز درگاہِ تو جدا گشتم — ہر زمانے مرا غمی است جدا
فرقت پردۂ تو گشت مرا — پردۂ بر دو دیدۂ بینا
من بمدح و دعا زدستم چنگ — گر بسندہ[۵] کنی بمدح و دعا
تا نہانہ است نامۂ مومن[۶] — تا صلیب است قبلۂ ترسا
شادماں باش و بختیار و عزیز — جاوداں کامران و کام روا

---

۱ معلم پارچہ راہ راہ رنگ برنگ در نسخۂ دیگر بجائے معلمش ہمتش نوشتہ شدہ ۲ جودہا ہمہ ۳ سازدار سزاوار است ۴ دہ بزرگ) ۵ بسندہ بمعنی اکتفا ۶ (رباعیۂ مومن)

در مدح میر ابو احمد محمد بن محمود بن ناصر الدین

تا ببردی از دل و از چشم من آرام و خواب — گه ز دل در آتش تیزم گه از چشم اندر آب

عشق تو با چار چیزم یار دارد ہشت چیز — مر مرا ہر ساعتے زیں غم جگر گردد کباب

با خم زرد و زریر و باد لم اندوه و غم(1) — با دو چشم آب و خون و با تنم رنج و عذاب

وین عجائب تر کہ چوں ایں ہشت با من یار کرد — ہشت چیز از من ببرد و ہشت چیز تنکیاب(2)

راحت و آرام روح و رامش و تسکین دل — نزہت و دیدار چشم و زینت و فر شباب

در رگ و اندر تن و اندر دل و در چشم من — خواب و صبر و روح و خونم را برافتاد انقلاب

رنج وارد جائے خون و درد وارد جائے روح — عشق وارد جائے صبر و آب وارد جائے خواب

ایں تنم از ہجر تو چوں برگ بید اندر خزاں — ایں دلم در عشق تو چوں توزی اندر ماہتاب(3)

روی تو بستد و ببرد و بیفگند و ببرد — چار چیز از چار چیز و ہر یکے را کرد غاب(4)

خرمی از نوبہار و تازگی از سرخ گل — نیکوئی از گرد ماه و روشنی از آفتاب

چار چیز تو نباشد سال و مه بے ہشت چیز — ہر یکے زاں ہشت دارد سوئے دلبردن شتاب

چشم تو بے خواب و سحر و روی تو بے سیم و گل — جعد تو بے چین و پیچ و زلف تو بے بند و تاب

تاب جعدین و خم زلف تو شناسم ہمے — از خم و تاب کمند خسرو مالک رقاب

میر ابو احمد محمد خسرو ایران زمیں — کایزد او را چند چیز نیک داد از چند باب

از ہنر نام بلند و از شرف جاه عریض — از ادب لفظ بدیع و از خرد رائے صواب

با ہنر دست سخی و با شرف روئے تنگ(5) — با خرد خوی نکوی و با سخن فصل الخطاب

ہرگز او در چار وقت از چار چیز اندر نماند — عجز ہر گہ پیشش یک ہمت نگشت اندر حجاب

وقت کردار از توان و وقت پیکار از عدو — وقت دیدار از صواب و وقت گفتار از جواب(6)

ہشت چیز او را ببرد از ہشت مایہ ہشت چیز — سال و ماه ایں ہشت چیز او را ہمیشہ اکتساب

حلم او سنگ زمین و طبع او لطف ہوا — رادی او دیدار ماه و کف او جود سحاب

رسم او حسن بہار و لفظ او قدر شکر — خلق او بازار مشک و خوئی او بوئے گلاب

۱- گرم و زحیر زریر گیاه زرد کہ اسپرک باشد گرم بضم غم و اندوه و دلگیری زحیر اطلاق شکم - ۲- دنبک یاب) ۳- توزی کتان - ۴- غاب سقط و خراب و از کار افتاده - ۵- با شرف ردی نکو - ۶- سال و ماه ایں ہشت چیزش را ۔

دریار کوزکانان اندر این عهد قریب　　چار چیز نامور کرد از پی مزد و ثواب

مسجد آدینه و عالی منار میمنه　　سد رود سود یاب و جوی آب نو سراب

از پی خوبی و از بهر صلاح مردمان　　کشت کرد اندر بیابان آب راند اندر سراب

دولت و اقبال او بی حیلت و بی رنج و ذل　　بوستان و سبزه کرد از سوخته دشتی خراب

هشت چیزش را برابر یافتم با هشت چیز　　هر یکی زان هشت سوی فضل او وارو آب

تیغ او را با قضا و تیر او را با قدر　　اسپ او را با سپهر و خشت او را با شهاب(۱)

حزم او را با امان و عزم او را با ظفر　　لفظ او را با قران و حفظ او را با کتاب

جان خصمش هر زمانی سوی خویش اندر کشند　　تیغ او اندر غلاف و تیر او اندر قراب(۲)

اصل رادی و بزرگی را دو چیز اندر دو چیز　　دست او را در عنان و پای او را در رکاب

تا بفروردین زمین از لاله برپوشد ردا　　تا بدیماه آسمان از ابر بربندد نقاب

تا چو شهریور در آید باز گردد عندلیب　　تا چو فروردین در آید پشت بنماید غراب

شادمان باد او ز ایزد بر گناه او را عفو　　دشمنش را بر نکوتر طاعت از ایزد عقاب

چار چیزش را مبادا جاودانه چار چیز　　این دعا نشگفت اگر گردد بساعت مستجاب

مدّت او را کران و لشکر او را عدو　　ملکت او را زوال و نعمت او را حساب

در تهنیت ولادت پسری از امیر ابو یعقوب برادر سلطان محمود

سپیده دم که قضا بر درید پردهٔ شب　　بر آمد از سر که روز بارد ای قصب

سپید روز سیه روی داده بود چنین　　شب سیاه سیه روی داده سوی حلب

چنان سیاه وشی اندکی سپید بروی　　چو زنگیی که بخنده گشاده باشد لب(۳)

همی فروشده شمامه زمشک سیاه　　همی بر آمده شمعی ز عنبر اشهب(۴)

ز مهر بدر رفته با شب همی شدند بهم　　ستارگان که هوای شبستنشان مذهب

همی شد از پس شب با ستارگان پروین　　چو هفت کوکب سیمین بر آهنین زبزب(۵)

۱- خشت سلاحی که بجانب دشمن پرتاب کنند۔ ۲- قراب بکسر تیردان و ترکش۔ ۳- د همی کشاید لب) ۴- شمامه هر چه را که ببویند از بوهای خوش عنبر اشهب عنبری که سپیدی آن به تیرگی غالب و بویا باشد۔ ۵- زبزب بفتح هر دو زاء نوعی از کشتی است

ستاره در شب تاری بدیع تر باشد — اگر ستاره هوادار شب بود چه عجب
سپیده جامه برو جامه کز نمائیش بود — سپید صورت او همچو صورت مشوب
چو غوطه خورد در آب کبود مرغ سپید(۱) — ز چشم و دیده نهان شد در آسمان کوکب
یکی ستاره بر آمد میان کاخ امیر — کزو جمال فزود اندر آفرینش رب
ستاره نه که یکی شاخ ملک و میوهٔ دل — ستاره نه که یکی پشت نسل و روی نسب
یکی پسر که بزرگی و پادشاهی را — لقای اوست دلیل و بقای اوست سبب
بوقتی آمده کز باختر سپیدهٔ بام — همی بر آمد و شب بود در جناح هرب(۲)
چو دل شکسته سواری همی گریخت سحر(۳) — سپیده در دم او چون مبارزی معجب
ز روی نیکو بر حکم حال فال زدم — که او امیر هنر باشد و امام ادب
چو خسرو ملکان عم خویشتن محمود — بتیغ در فگند در هزار شهر شغب(۴)
چو نامور پدر خویش میر ابویعقوب — جواد باشد و بخشنده ثیاب و ذهب
ز دشمنان بستاند به تیغ خویش جهان — چو روز درگه مولود او ولایت شب
خدائی در خور هر کس دهد هر آنچه دهد — درین حدیث یقینند مردمان اغلب
خجسته باد برین خسرو این خجسته پسر — سپید باد برادر جاودانه روی حسب
امیر در خور خود یافت این پسر ز خدائی — چو میر باد شرف یافته بتیغ و قصب(۵)
امیر سید یوسف بدین دو چیز نمود — هزار گونه هنرها و هر یکی اصوب(۶)
بخامه بر جگر دوستان چکانید آب — به تیغ بر جگر دشمنان فگند لهب
بخامه بر سر زائر نهاد تاج عطا — به تیغ بر دل دشمن نهاد قفل خرب
بخامه کرد ولی را امید زیر مراد — به تیغ کرد عدو را ستاره زیر ذنب
بخامه زیر ولی برگرفت فرش نیاز — به تیغ پیش عدو باز کرد گنج کرب(۷)
زهی بملک و مروت سر ملوک عجم — زهی بجود و سخا سید ملوک عرب
هران زمین که درو تیغ برکشی ز نیام — چنان بسوزد کز خاک او نروید حب
ترا بمردی و آزادگی میان سپاه — هزار نام بدیع است و صد هزار لقب

۱- چو غوطه زد در آب فرہنگ اسدی - ۲- جناح میل و اقبال ہرب فرار - ۳- (چو بر شکستہ) ۴- شغب شور و ہیجان شر - ۵- قصب نے کہ قلم از آں کنند - ۶- (ہنر ہر یک از دگر) ۷- کرب بہ شدت غم کرب جمع :

به تیغ شاخ فگندی ز کرگ تا بکچند[1]
به تیر بیله ز سیمرغ بفگنی مخلب[2]

عدو بر زم تو بر مرکبے سوار شود
که چار مرد بود دست و پای آں مرکب

از آنکه تب سوی مردم رسول مرگ بود
مخالفان ترا تهنیت کنند به تب

مخالف تو همے مرگ خویشتن طلبد
ز بیم آنکه مراو را کنی به تیغ طلب

ادب همه ملکاں خصم را بحرب کنند
بنزر سرخ کنی خصم خویش را تو ادب

نه زانکه ترسی ازو لیک از کریمی خویش
بخشندی چه کنی چوں چنیں کنی به غضب[3]

کسے که قصد تو کرد از جهاں سخاوت تو
زنام کنیت واز نام ملک و نام خطب

سخانمای و مردی کنی و داد دهی
جز ایں سه چیز نداری در ایں جهاں مکسب

همیشه تا بمیان دو مه بود شعبان
میانِ ماهِ صیام و میانِ ماهِ رجب

نصیبِ تو ز جهاں خرمی و شادی باد
نصیبِ دشمنِ تو زیں جهاں عنا و تعب

تهی مباد سه چیز تو در جهاں ز سه چیز
کف از شراب و کنار از نگار و دل ز طرب[4]

چو باغ بر شگفد مجلسِ تو خرم باد
بروی غالیه زلفاں یاسمیں غبغب

در مدح امیر ابو یعقوب یوسف بن ناصر الدین غزنوی گوید

چو سیر گشت سر نرگس غنوده ز خواب
گل کبود فرو خفت زیر پردۂ آب

چو سرخ گل بسر اندر کشید سبز ردا
فرو کشید رخ ارغواں کبود نقاب

ز لاله باغ پر از شمع بر فروخته بود
نمود باغ بداں شمع هائے خویش اعجاب

بکشت بادِ خزاں شمع باغ را و رواست
اگر ندارد با باد شمع تاباں تاب

همی کنند برنگ و بگونه سیب و بهی
حکایت رخ وعد و حدیث روی رباب[5]

مگر درخت شگفته گناهِ آدم کرد
که همچو آدم عریاں همی شود ز ثیاب

برآمد از سرِ کهسار ها طلایۂ ابر
چو جو قهائے حواصل که بر کشی بطناب[6]

کنوں کز ابر چو پرِّ حواصل است هوا
چه داشت باید موی حواصل و سنجاب

۱- کرگ بفتح کاف عربی کرگدن - ۲- بیله نوعی از تیر که بشکل بیل کوچک سازند مخلب چنگال - ۳- خشندی مخفف خوشنودی است - ۴- (طیب) ۵- وعد و رباب نام عاشق و معشوقے معروفست - ۶- (چو موبهائے حواصل) ؛

بجائے لاله و بوئے بہار تازہ بخواه نبیذ روشن و دود بخور و بوے گلاب
از آن بخور که برد از خصال خسرو بوے از آن نبیذ که برداشت گونه از عناب
از آن نبیذ که چون بر فشند بجام بلور گمان بری که نسب دارد از عقیق مذاب
اگر نوا نزند بلبل خجسته بس است نوازندهٔ ما دست مطرب و مضراب
ببانگ چنگ و ببانگ رباب کرد ہمی ہزار داستان با بلبل خجسته خطاب
چو زیر چنگ فرو کرد بلبل مطرب ہزار داستان بکشاد رودهای رباب
بہار تازه ہمیخورد پیش ازین شب و روز ز دست باغ بجام گل شگفته شراب
چو مست گشت بر او خواب چیر گشت و بخفت ز بسکه خورد بباغ شگفته بادهٔ ناب
خزان سپه بدر باغ برد و تعبیه کرد بدان نیت که کند خانهٔ بہار خراب
بہار چشم چو بکشاد خویشتن را دید بدست دشمن و خانه شده خراب بیاب[1]
سپاه او بهزیمت نهاد روی از بیم شہاب دار ہمی رفت ہر یکے بشتاب
بگشت گونهٔ برگ درخت سبز از غم بگشت گونهٔ لرزنده گشته چون سیماب
چه گفت گفت مرا گر طلب کند روزی برادر ملک آن مالک قلوب رقاب
خزان خیره پشیمان شود ز کردهٔ خویش چنانکه بدکنشان بر صراط روز حساب
نصیر دولت و دین یوسف ابن ناصر دین چراغ اہل ہدی شمع اولو الالباب
بکام آرزوی دشمنان بدست خزان مرا فرو نگذارد چنین برنج و عذاب
به نیک و بدش از ایزد ہمه خلائق را امیر سید یوسف دہد ثواب و عقاب
که باشد آنکه مراو را خلاف کرد و نکرد بفال بد ز بیم کلنگش نعیب غراب[2]
بدست اوست ہمه علم حیدر کرار به نزد اوست ہمه عدل عمر بن خطاب
ایا ببزم گه آزاده تر ز صد حاتم ایا بمعرکه مردانه تر ز صد سهراب
زمانه امر ترا خادمیست از خدام فلک سرائے ترا حاجبیست از حجاب
فلک چو غیبهٔ جوشن ستاره زان دارد[3] که بے گزند بود چون براو نئے بشتاب[4]
ہمی برون جہد از آسمان ستاره بشب ز بیم تیرت و بر قول من دلیل شہاب

۱- بتقدیم باء موحده بروزن شباب مرادف خراب و بمعنی بے آب است و در بعضے نسخ بہاب نوشته شده ۔ ۲- نعیب صوت غراب ۔ ۳- غیبه به غین معجمه پولکها از آہن و فولاد که بر زره و جوشن کنند ۔ ۴- «که بیدرنگ بود گر زنے براو بشتاب» درنگ بقول جہانگیری بمعنی رنج و محنت است و ہمین شعر را شاہد آورده ؛

در مصیبت خصم از نه تیغ تست چرا | چو او بجنبد خصمان تو شوند مصاب
هزار بار ز دست تو آن مبارک تیغ | ز خون دشمن تو کرد روی خویش خضاب
بسا تنا که چو قارون فرو شود بزمین | بدانگهی که تو شمشیر بر کشی ز قراب[۱]
ز هیبت تو دل دشمن تو اندر بر | چنان طپد که طپد گوی گرد بر طبطاب[۲]
ز یوز تو برمد بر شخ بلند پلنگ[۳] | ز باز تو بهراسد میان ابر عقاب
ایا طریق خرد باز دیده از هر روی | ایا فنون هنر بر رسیده از هر باب
شرف کند بتو علم و بنازد از تو ادب | از آنکه مایهٔ علمی و قبلهٔ آداب
مخوان کتاب سیر زانکه خوب سیرت تو | به از کتاب سیر ساخت صد هزار کتاب
خدایگانه و شاهنشاها خداوندا | یکی حدیث نیوش از رهی برای صواب
ز من بشکر تو فضلت همی سوال کند | سوال فضل ترا چون دهم بشکر جواب
بقدر خدمت باشد ثواب شکر و مرا | فزون ز خدمت من دادی ای امیر ثواب
سخاوت تو و کردارهای خوب تو کرد | چو کوه روی میان من و نیاز حجاب
چو تشنه گشته و گم بوده مردمی بودم | بطمع آب روان گرم گاه سوی سراب
مرا تفضل تو آب داد و راه نمود | ببوستانی خوشتر ز روزگار شباب
همیشه تا بتوان یافتن ز علم نجوم | مکان سیر کواکب بحکم اسطرلاب
جهان بحکم تو داراد و رهنمون تو باد | محوّل علی الحال و مسبّب الاسباب
خجسته بادت و فرخنده مهرگان و بتو | دل برادر شاد و دل عدوت کباب
چنان که هرگز و تا[ان] بودهٔ بیافتهٔ ؛ | بهیچ حالی روی از چهار چیز متاب
ز طاعت یزدان و محبت سلطان | ز مصحف قرآن و ز یارت محراب

در مدح امیر یوسف بن ناصر الدین غزنوی

باغ دیبا رخ و پرند سلب[۴] | لعبگر گشت و لعبهاش عجب
گه دهد آب را ز گل خلعت | گاه از آب لاله را مرکب

۱- غلاف شمشیر - ۲- نوعی از چوگان - ۳- یوز توله و سگ شکاری شخ دماغهٔ کوه - ۴- جامه و لباس ؛

گہ بہشتی شود پُر از حورا ۔۔۔ گہ سپہرے شود پُر از کوکب
پیرم سبز بر فگندہ بلند[۱] ۔۔۔ شاخ او کردہ بدین مشجب[۲]
بوستاں گشت چوں ستبرق سبز ۔۔۔ آسماں گشت چوں کبود قصب
حسد آید ہمی ز بس گلہا ۔۔۔ آسماں را ز بوستاں ہر شب
آب ہمرنگ صندل سودہ است ۔۔۔ خاک ہم بوی عنبر اشہب[۳]
سبزہ گشت از در سماع و شراب ۔۔۔ روز گشت از در نشاط و طرب[۴]
ہر گلے را بشاخ گلبن بر ۔۔۔ زند بافیست با ہزار شغب[۵]
بلبلاں گو یا خطیبا نند ۔۔۔ بر درختاں ہمی کنند خطب
باز پرما وزید باد شمال ۔۔۔ آں شمال خجستہ پے مرکب
بوستاں شگفتہ پنداری ۔۔۔ دار و از خلعت امیر سلب
میر یوسف برادر سلطاں ۔۔۔ ناصر علم و دستگیر ادب
جود را عنصر است وقت نشاط ۔۔۔ عفو را گوہر است گاہ غضب
خشم او برنتابدی دریا ۔۔۔ گر برِ او حلم نیستی اغلب[۶]
وقت فخر و شرف سخاوت وجود ۔۔۔ بدل دوستِ او کنند نسبا
از کف او چناں ہراسد بخل ۔۔۔ کہ تن آساں تن درست از تب
زانکہ ہمرنگ روی دشمن اوست ۔۔۔ منہد در خزانہ ہیچ ذہب
خواستہ بدہد و نخواہد شکر[۷] ۔۔۔ ایں صوابست واندگر اصوب
ای ترا مردمی شریعت و کیش ۔۔۔ اے ترا جود ملت و مذہب[۸]
زرچو کاہست دوستِ رادِ تو باد ۔۔۔ پیش گاہ خزانۂ تو مہب
خلق را برتر از پرستشِ تو ۔۔۔ نیست چیزی پس از پرستش رب
ہر کہ را دستگاہ خدمت تست ۔۔۔ بس عجب نیست گر بود معجب
باہمہ مہتراں بکیست بکسب ۔۔۔ ہر کہ را خدمتت بود مکسب

۱۔ پیرم پارچہ ریسمانی نازک۔ ۲۔ شاخ چابک و تیر ریزہ جامہ مشجب بکسر میم دار چوبی کہ برآں جامہ انگنند۔ ۳۔ عنبر بویا کہ کہ سپیدی آں بر سیاہی غالب باشد۔ ۴۔ از در کلمۃ البیت مفرد بمعنی لایق و شایستہ و سزاوار۔ ۵۔ زند باف بلبل شغب شور و ہیجان۔ ۶۔ اگر سوی عفو نیستی ۷۔ خواستہ اسباب و اثاثہ خانہ و ملک و سامان و آنچہ دلخواہ باشد

۸۔ معنی ومذہب بارد

از پسِ خدمتِ مبارکِ تو | مهتراں کهتری کنند طلب
مرترا معجزِ انهائے تو نیست | زیرِ شمشیرِ تیز و زیرِ قصب
روزِ هیجا که برکشی ز نیام | خنجری چوں زبانهٔ زلهب
نشناسد ز بس طپد مریخ | که حمل برج اوست یا عقرب
هر کجا جنگ ساختے بر خون | بتواں راند زورق و زبزب[1]
هر که با تو بجنگ گشت دوچار | با ظفر نزد او یکیست هرب
دشمنت هر کجا نگاه کند | یا نهاں جائے اوست یا مهرب
مسکنِ دشمنِ تو بود و بود | هر زمین کز او نروید حب
اے بازادگی و نیکیِ خوئے | نه عجم چوں تو دیده و نه عرب
آنچه تو کردهٔ باندک سال | اندر اخبار خوانده نیست وهب[2]
بازگیری به تیغ روزِ شکار | گرگ را شاخ و شیر را مخلب[3]
بازکردی به تیغ وقتِ شکار | پیل را ناب و استخوان و عصب
جز تو نگرفت گرگرا بکمند | اے ترا میر گرگ گیر لقب
بس سوار که زیرِ گرزِ تو کرد | پشت چوں پشت مردم احدب[4]
کشتنِ شیرِ شرزهٔ تربت | چشم زخم تو شاه بود سبب
تا بود سیستاں برابرِ بست | تا بود کش برابرِ نخشب[5]
تا بحر اندر است وال و نهنگ[6] | تا بگردوں براست راس و ذنب
شادمانه زی و تن آساں باش | بعد و بار ز دار رنج و تعب
سالِ امسال تو ز پار اجود | روز امروز تو زدی اطیب
می ستاں از کفِ بتاں چگل | لاله رخسار و یاسمین غبغب
آنکه ز لفش چو خوشهٔ عنب است | لبش از رنگ همچو آبِ عنب[7]
دائم از مطربانِ خویش ببزم | غزلِ شاعرانِ خویش طلب
شاعرانت چو رودکی و شهید | مطربانت چو سرکش و سرکب[8]

۱- زبزب بفتح نوعی از کشتی ۔ ۲- وهب نام چند نفر از صحابه و نام محدثے است ۔ ۳- کرگ به کاف تازی اول و پارسی ثانی کرگدن است که حیوانے است معروف ۔ ۴- احدب کسے که پشت او غوز باشد ۔ ۵- کش نام شهرے نزدیک نخشب ۔ ۶- وال نوعی از ماهی است ۔ ۷- ... [illegible]

در مدح عضد الدوله امیر یوسف برادر سلطان محمود

روزه از خیمهٔ ما دوش همی شد بشتاب ‎ ‎ عید فرخنده فراز آمده با جام شراب
قوم را گفتم چو شنید شما با سه نبیذ[1] ‎ ‎ همه گفتند صوابست صوابست صواب
چه توان کرد اگر روزه ز ما روی بتافت ‎ ‎ نتوان گفت مر او را که ز ما روی متاب
چه شود گر برود گو برود نیک خرام ‎ ‎ رفتن او به ماند همگانرا ز عذاب
روزه آزادی تن جوید او را چه کنیم ‎ ‎ چو اسیران نتوان بست مر او را بطناب
عید بر ما می آسوده همی عرض کند ‎ ‎ روزه ما را چو بخیلان بزحم ده آب
گر همه روی جهان زرد شد از زحمت او ‎ ‎ شکر لله که کنم سرخ رخ از بادهٔ ناب
گوشهٔ میکده از باده کنون بینی مست ‎ ‎ مفتی شهر که بد معتکف اندر محراب
معتزمان روزهٔ پیوسته تبه کرد و بسوخت[2] ‎ ‎ بو که با زیر همی راست کند رود رباب[3]
بسر چنگ همی بر کشد ابریشم چنگ ‎ ‎ ماه این عید گرامی بسماع و می ناب
هر دو چون ساخته گردند بر میر شوند ‎ ‎ وز بر میر بیایند بر ما بشتاب
میر یوسف عضد الدوله یاری ده دین ‎ ‎ لشکر آرای شه شرق و خداوند رقاب
آنکه صد فضل فزون دارد و هرگز بیکی ‎ ‎ خویشتن را نستود است و نکرد است اعجاب
خویشتن را چه ستاید چو ستوده است بفضل ‎ ‎ چه نیاز است سیه موی جوانرا بخضاب
از همه شاهان او را بهم آمد بجهان ‎ ‎ شرف دست هنر با شرف دست کتاب[4]
هنرش را به حقیقت نتوان یافت کران ‎ ‎ سخنش را بتکلف نتوان داد جواب
گر سخن گوید تو گوش همی دار بدو ‎ ‎ تا سخنها شنوی پاکتر از در خوشاب
سخن نیکوی ما و سخن او ز قیاس ‎ ‎ همچنان باشد چون گرد بنزدیک سحاب
گر سخن گوید او آب سخنهٔ ما برود ‎ ‎ بشود نور ستاره چو بر آید ماهتاب
در رسیده است بعلم و برسیده بسخن ‎ ‎ پیش بین بیش باندیشهٔ زود اندر یاب
هر که گوید ملک عالم معلوم شود ‎ ‎ کاندرین لفظ مخاطب را با او هست خطاب
گر سزاوار هوا کام هوا یابد و بس ‎ ‎ آنچه او یابد مخلوق ندیده است بخواب

۱- (شما یاں به نبیذ) ۲- (روزه بپوسید و تبه کرد) ۳- زیر ضد بم است - ۴- (شرف درس هنرها شرف درس کتاب)؛

هنر آنجاست کجا بازوی او باشد نیست — بمیان هنر و بازوی او هیچ حجاب
چشم دارم ز خداوند که او خواهد یافت — آن بزرگی که همی یافت بمردی سهراب[1]
پدر بباید برضای ملک از چنگ ملوک — ملک ویرینه چو مرغی زده در چنگ عقاب[2]
همه خواهند که باشند چنو و نبوند — نیست ممکن که شده هر گز همچون باز غراب
نیک بخت آن ملک ناصر دین بود کزاو — پسران خاست چنین پیش رو اندر هر باب
بچنین بار خدایان و بچونین خلفان — نام او زنده بود دائما تا روز حساب
تا همی زیر فلک خانهٔ آباد بود — مکنا دا فلک برشده این خانه خراب
دولت میر قوی باد و تن میر قوی — بر کف میر مے سرخ چو یاقوت مذاب
شادمان باد بدین عید و بدان روزه که داشت — وز خداوند جهان یافته بسیار ثواب

در مدح خواجه جلیل عبدالرزاق بن احمد بن حسن

ز آفتاب جدا بود ماه چندین شب — همی دوید بگردون و آفتاب طلب
خمیده گشته ز هجران و زرد گشته ز غم — نزار گشته ز عشق و گداخته ز تعب
چو آفتاب طلب نزد آفتاب رسید — نشاط کرد و طرب کرد و بود جای طرب
فرو نشست بر آفتاب و روشن کرد — بروی روشن او چشم تیرهٔ چون شب
چو ماه دل شده با آفتاب روشن روی[3] — گذار کرد بدین در همی دو روز و دو شب
ستارگان همه آگه شدند و ماه خجل — ز عشق هر که خجل شد از و مدار عجب
بر آسمان شب دوشین نماز شام پگاه — فرو کشید بر آن روی او کبود قصب
اگر که دور شد از آفتاب ماه رواست — ز دور گشتن او تازه گشت ماه عرب
بدین طرب همه شب دوش تا سپیدهٔ بام — همی ز کوس غریو آمد و ز بوق شغب[4]
نماز شام همه نیکوان بعید شدند — طرب کنان و تماشا کنان و خندان لب
بنفشه زلف من اندر میان شان گفتی — چو ماه آن بود و نیکوان همه کوکب

۱- در جست بمردی) ۲- (از چنگ عقاب) ۳- چو ماه نوشده ۴- غریو صدا داد از مهیب شغب شور و هیجان

زوور هر که مرا ورا بدید پیر و جوان — بخوب تر لقبی گفت سیّد امر حب
یعبید رفت بیکنام و باز گشت زعید — نهاد خلق مرا ورا هزار گونه لقب
هوا هزار فزونست و مر مراد و هواست — وزان دو دور ندانم شدن بهیچ سبب
هوای صحبت آن ماهروی غالیه موی — هوای خدمت آن خواجهٔ بزرگ نسب
جلیل عبدالرزاق احمد آنکه بر رش — زجان عزیز تر ند اہل علم و اہل ادب
آمید خدمت آن خواجه پشت راست کند — برآن کسیکه مرا او را زمانه کرد احدب[1]
کمینه مرغکه اندر باغ او بدشت شود — زچنگ باز بمنقار بر کشد مخلب[2]
بروز معرکه با دشمن خدائے علیؓ — بذوالفقار نکرد آنچه او کند بقصب
گهی که علم افادت کند سجود کند — زبس فصاحت او پیش او روان وہب[3]
برهنه گشتن روی ملہ از نقاب کبود — حلال کرد بما بر حرام کردهٔ ربّ
ستارگان همه خوانند نام او که بوند — بزیر مرکب او بر کواکب و شقب
چنانکه ماه همی آرزو کند که بود — مر اسپ او را بآرائش لگام و یلب[4]
زبیم جود شِ بخل از جهان هزیمت کرد — هزیمتی رلرا فسوں زننده گشت هرب
عطا فزون کند انگه کز او شدی نومید — گناه ببخش کند عفو چون گرفت غضب
بزرگوار عطا هائے او خطیبانند — همی کنند برا و هر کجا رسند خطب
گذر نیابد ازآن بحر جود او خورشید — اگر زمانه بدو اندر افگند زبزب[5]
ایا سپهر برین مرکب تو را میدان — چنانکه نجم زحل همت آن ترا مرکب
مخالفان ترا بر سپهر تا بزیند — برون نیابد هرگز ستارشان زذنب
اگر مخالف تو رز نشاند اندر باغ — بوقت بار عنا بر دہد بجائے عنب
بدان زمین که بد اندیش تو گذشته بود — عجب نباشد اگر تا ابد نروید حب
کلاه داری و دل داری و نسب داری — بدین سه چیز بود فخر مهتران اغلب
برآسمان بزمینی ز قدر دین عجبست — عجیب تر آنکه بدین قدر نیستی معجب
تو بحر جودی و خلق تو عنبر و نشگفت — ازآنکه زایش بحر است عنبر اشهب[6]

۱- احدب کسیکه پشت او نوز باشد - ۲- مخلب چنگال طیور - ۳- وهب نام یکے از محدثین و چند نفر از صحابه است
۴- یلب درع یمانی و زره چرمین - ۵- بفتح نوعی از کشتی - ۶- عنبر بو یا منمائل بسفید رنگے :

اگر بخشش باد سخاوت تو وزد | مکان زر بشود خاره بُرکه بخشب
چنانکه گر بجلب مجلس تو یاد کنند | سرشته مشک شود خاک برزمین حلب
همیشه تا دو جمادی بود پس دو ربیع | بود پس دو جمادی رونده ماه رجب
همیشه تا نبود خانهٔ زحل میزان | چنان کجا نبود برج مشتری عقرب
جهان بکام تو باد و فلک مطیع تو باد | موافق از تو براحت عدو ز تو بکرب
خجسته بادت عید و چو عید باد مدام | همیشه روز و شب تو زیکدگر اطیب

در مدح یمین الدوله سلطان محمود سبکتگین گوید

ای ملک گیتی گیتی تراست | حکم تو بر هرچه تو گوئی رواست
درخور تو باشد کردار تو(۱) | هرچه در این گیتی مدح و ثناست
نام تو محمود بحق کرده اند | نام چنین باید با فعل راست
طاعت تو دینست آنرا که او | معتقد و پاک دل و پارساست
هر که ترا عصیان آرد پدید | کافر گردد اگر از اولیاست
از پی کم کردن بد مذهبان | در دل تو روز و شب اندیشهاست
سال و ماه اندر سفری خضروار | خوابگه و جای تو مهد صباست
ایزد کام تو بحاصل کناد | مارهیان را شب و روز این دعاست
تا سر آنان چو گیا بدروی | کاینشان گویند جهان چون گیاست
ای ملکی کز تو بهر کشوری | بهرهٔ بیدینان گرم و عناست(۲)
گرد سپاه تو کجا بگذرد | چشم مسلمانان را آن توتیاست
هر که وفادار تو باشد بطبع | هرچه امیدست مراد او را وفاست
وانکه دوتا باشد با تو بدل | تا دل فرزندان با او دوتاست
گرچه حریصی تو بجنگ ملوک | ورچه ترا پیشه همیشه وغاست(۳)
تیغ تو روی ملکان دیده نیست | طاقت پیکار تو ایشه که راست
هر که بگریزد و شوخی کند(۴) | مستحق هر بدی و هر بلاست

۱۔ درخور تو وزد در کردارتست) از در بمعنی شایستہ ولائق وسزاوار۔ ۲۔ گرم بضم کاف فارسی غم واندوه و دلگیری۔
۳۔ وغا جنگجوئی۔ ۴۔ شوخ بے حیا۔

میرری از بهر تو گم کرده راه — ورچه بهر گوشهٔ ری رهنماست
بر در تو راه گریزیش نیست — آمدن او نه بکام و هواست
نعمت ایزد را شاکر نبود — گفت چنین نعمت زیبا مراست
کافر نعمت شد و ناسپاس گشت — کافر نعمت را شدت جزاست
ایزد بگماشت ترا تا به تو — نعمت او گم شد و دولت بکاست
هیچ کسے را ز تو بد نامده است — گو نه بدان و نه تبرزان سزاست
حصن خدائیست شها حصن تو — حصن تو دور از قدر و از قضاست(۱)
بستهٔ ایزد بود از فعل خویش — هر که به بند تو بلک مبتلاست
ملک ری از قرمطیان بستدی(۲) — میل تو اکنون بمنا و صفاست
آنچه بری کردی هرگز که کرد — با تهمتا که نوا فست خواست
لاف زنانے را کردی بدست — کایشان گفتند جهان زان ماست
تیر ندارد دل و بازوئے ما — کوشش ما بر دل و بازو گواست
روز مصاف و گه ناموس و ننگ(۳) — هر یکے از ما چو یکے اژدهاست
هر که بما قصد کند پیش ما — زود جهد گر که عمد یا خطاست(۴)
از بن دندان بکند هر که هست(۵) — آنچه بدان اندر ما را رضاست
این همه گفتند ولیکن کنون — گفته و ناگفتهٔ ایشان هباست
حاجب تو چون بدر ری رسید — هیچکس از جای نیارست خاست
همچو زنانشان بگرفتی همه — اشتلم ایشان اکنون کجاست(۶)
آنکه سقط گفت همه بر ملا — اکنون از خون جگر بر بلاست(۷)
دار فرو بردی باری دویست — گفتی کاین درخور خوی شماست
هر که از ایشان بهوی کار کرد — بر سر چوبے خشک اندر هواست
بسکه ببینند و بگویند کاین — دار فلان مهتر و بهمان کیاست(۸)

۱- (دور از تو زایزد قضاست) ۲- قرامطه قومی بدکیش مبدع در دین اسلام که قبله از کعبه بگردانیدند و بمکہ قتل عام کردند و حجر الاسود از انجا بردند و روزہ رمضان بدل کردند و غسل جنابت برداشتند و قصهٔ ایشان در نوادر تاریخ مسطور است ۳- جنگ و نبرد ۴- در علی مرتضا است ۵- بن دندان کنایہ از اطاعت و انقیاد است ۶- اشتلم تندی و غلبه و زور و تعدی ۷- سقط فحش و ناسزا و ملا در مصراع اول بمعنی علن و آشکار و در مصراع ثانی بمعنی صلوه و مرا است

این را خانه بفلاں معدلست　　وانرا اقطاع[۱] فلاں روستاست
هیچ شهی با تو نیارد چخید　　گرچه که با لشکر بی منتهاست
تهنیت آوردن نزدیک تو　　از قبل مملکت ری خطاست
تهنیت گیتی گویم ترا　　زانکه همه گیتی چوں ری تراست
گرچه نخواهد دل تو آن تست　　هرچه بر از خاک و فرود از سماست
دائم و از رائے تو آگه شدم　　کایں ز توانگر دلی و از سخاست
هیچ ملک نیست در ایام تو　　کان ملکی نز تو مراو را عطاست
خانه ببیدیناں گیری همه　　راست خوی تو چو خوی انبیاست
تو چو سلیمانی و ری چوں سبا　　حاجب تو آصف بن برخیاست
نے نے این لفظ نباید درست　　معنی این لفظ نه بر مقتضاست
آصف تخت ز سبا برگرفت　　تو ملکی کاو را صد چوں سباست
معجزهٔ دولت تست او دیار　　دولت تو معجزهٔ مصطفےٰ است
دولت و اقبال و بقائے تو باد　　چنداں کایں چرخ فلک را بقاست
گم باد از روی زمین آں کسی　　کاو را مهر تو ز روی ریاست

در صفت گوی بازی سلطان محمود و مهمان شدنش بخانه یکے از فرزنداں

ایجوی تو ستوده و رای تو چوں تو راست　　دائم ترا بفضل و بآزادگی هواست
از کوشش تو شاه بهر جائے سلبت است　　وز بخشش تو میر بهر خانهٔ نواست
فضل ترا همے نبود منتهے پدید　　آنرا که از شماره بروں شد چه منتهاست
چوگاں زدی بشادیٔ با بندگان خویش　　چوگاں زدن ز خلق جهاں مرترا سزاست
گوی ترا ستاره نیائش کند همی　　گوید که قدر و منزلت و مرتبت تراست
من خواهمے که چوں تو بمیداں شتابی　　کانجای جائے مرتبت و عز و کبریاست

۱- اقطاع یتول و محل مواجب و مرسوم ؛

گر اختیار ما بود آن جای جای تست — آنجا یگاه بودن ما نه بدست ماست
گوی تو بر ستاره شرف دار دلے امیر — گوئی به از ستاره بجز مر ترا که راست
این جاه و این شرف بتو افزود گوی تو — تو آگهی که این سخن بنده است راست
پیدا بود که گوئی ترا تا کجاست قدر — پیدا بود که گوی ترا تا کجا بهاست
گوئی بخدمت تو بدین جایگه رسید — گو را بر آسمان سخن افتاد و نام خاست
گرما که بندگان تو باشیم و بگذریم — از آسمان بمنزلت و مرتبت رواست
آنکس که بندهٔ تو شد اے شاه بنده نیست — آنکس که بندهٔ تو شد اے شاه پادشاست
ای میزبان لشکر سلطان و آن خویش — امروز میزبان چو تو اندر جهان کجاست
مهمان تو بکاخ تو برخی گمان برد — گوید که از خدای مرا این شرف عطاست
چون بنگرد بزرگی بلند بدست چپ — چون بنگرد سعادت بلند بدست راست
تا این سمای روی کشاده نه چون زمی است — تا این زمین باز کشاده نه چون سماست
اندر جهان تو باش و بدر میزبان خلق — کاین عادت از ملوک جهان عادت شماست

در مدح خواجه بزرگ احمد بن حسن میمندی گوید

ای وعدهٔ تو چون سر زلفین تو نه راست — آن وعدہ ہائے خوش که همی کردهٔ کجاست
چون دشمنان کرانه گرفتی ز دوستان — تا قول دوستان من اندر تو گشت راست
با من همه حدیث وفا داشتی عجب — آگه نبوده ام که ترا پیشه جز وفاست
دل بر تو بستم و بتو بس کردم از جهان — و اندر جهان ز من دل من دیدن تو خاست
گفتی ترا ز من نرسد غم نه این غم است — گفتی ترا جفا ننمایم نه این جفاست
با این همه جفا که دلم را نمودهٔ — دل بر تو شیفته است ندانم چنین چراست
صد عیب دارد این دل مسکین و یک هنر — کورا بکدخدای جهان از جهان هواست
خواجه بزرگ شمس کفات احمد حسن — که احسان او ز نعمت او دستگیر ماست
آن معطئی که روز و شب از بهر نام نیک — در پوزش مروت و در دادن عطاست
از فضلهای صاحب سید سخا کم است — هر چند برترین همه فضلها سخاست

۱- بخوان تو برخی گمان برد.

اندر همه جهان بر خلق همه جهان | این فضل و این مروت و این نعمت آشناست

ایخواجگان دولت سلطان بهر نماز | او را دعا کنید که او در خور دعاست

با دشمنان دولت او دشمنی کنید | از بهر آنکه دولت او دولت شماست

تا او نشسته باشد شاد اندرین مکان | شور و بلا ز جای نیارد بپای خاست

آنجا که اوست راحت و آرام عالم است | و آنجا که نیست او همه شور و همه بلاست

اندر سلامتش همه کس را سلامت است | و اندر بقاش دولت اسلام را بقاست

هر چند کس بسر نشود پیش هیچ کس | پیشش بسر شوید و مگوئید کاین خطاست

گر هیچ کس بخدمت نیکو سزا بود | او را کنید خدمت نیکو که او سزاست

او را شما بچشم وزارت نگه کنید | او بر همه جهان و همه چیز پادشاست

گرچه بود وزارت او حشمت بزرگ | این حشمت و وزارت او حشمت خداست

او را چنانکه اوست ندانم همی ستود | از چند سال باز دل من درین عناست

در فضل و در کفایت او چون رسد سخن | این فضل و این کفایت او را چه منتهاست

فرخ پی است بر ملک و بر همه جهان | و این ایمنی و نعمت چندین این گواست

شور جهان بحشمت خواجه فرو نشست | در هر دلی نشاط بیفزود و غم بکاست

بر ملک و خانه تو ملک مشفقی نمود | گر مشفقی نمود مر او را ملک رواست

آن را که او همی بود اندر هوای شاه | این نعمت و کرامت و این نیکوئی جزاست

دائم صلاح خواجه هوا پادشاه را | کاندر هوای شاه دل خواجه چون هواست

با دوستان شاه جهان خواجه یکدلست | با دشمنان او همه ساله دلش دوتاست

بر چشم دشمنانش چون نوک سوزنست | در چشم دوستانش چون سوده توتیاست

---

(۱) از بهر آنکه دشمن او دشمن شماست ؛

در مدح میر ابوالفضل فرزند سید انور را گوید

من ندانم که عاشقی چه بلاست — هر بلائے که هست جمله مراست
زرد و خمیده گشتم از غم عشق[۱] — دو رُخ لعل فام و قامت راست
کاشکی دل نبودیم که مرا — این همه درد و سختی از دل خاست
دل بود جای عشق و چون دل شد — عشق را نیز جایگاه کجاست
دل من چون رعیتی است مطیع — عشق چون بادشاه کام رواست
بُرد و بُرد هر چه بیند و دید آن — کند و کرد هر چه خواهد و خواست
وای انکو بدام عشق آویخت — خنک انکو ز دام عشق رهاست
عشق بر من درِ عنا بکشاد — عشق سرتا سر عذاب و عناست
در جهان سخت نر ز آتشِ عشق — خشم فرزند سید انور راست
میر ابوالفضل کز فتوت و فضل — در جهان بے شبیه و بے همتاست
صفتش جهتر کشاده کف است — لقبش خواجهٔ بزرگ عطاست
بسخا نامور تر از دریا — گرچه او را کمینه فضلِ سخاست
دستِ او هست ابر و دریا دل — ابر شاگرد و نائبش دریاست
بخششِ او طبیعی و گهریست — بخششِ دیگران بروی ریاست
رادمرد و کریم و بے خلل است — راد و یکخوی و یکدل و یکتاست
نیکوئی را ثواب هفتاد است — از خدا و بر این رسول گواست
اندکست این ز فضلِ او هر چند — کس نگفته است کاندکیش چراست
آن خواجه غریب تر که از او — خدمتی را هزار گونه جزاست
اثر نعمت و عنایت او — بر همه کس چو بنگری پیداست
او بارا شریکِ دولت کرد — دولتِ خواجه دولتِ ادباست
شعرا را رفیق نعمت کرد — نعمتِ خواجه نعمتِ شعراست
هر تنے زیر بار منّت اوست — هر زبانے بشکر او گویاست

۱۔ زرد و چچاخ کردم از غم عشق م صاحب فرهنگِ ناصری در ذیل لغت چچاخ چنیں ثبت کرده و چچاخ را بمعنی و خمیده دانسته ؛

اوز جود و ز فضل تنها نیست　　دز همانند خویشتن تنهاست[1]

طبع او چون هواست روشن و پاک　　روشن و پاک بی بهانه هواست

هر که با او بدشمنی کوشد　　روز او از قیاس بی فرداست

تیغ او بر سر مخالف او　　از خدای جهان نبشته قضاست

دشمن او ازو بجان نرهد　　در همه بر پریده چون عنقاست[2]

گرچه آباش سیدان بودند　　او بهر فضل سید آباست

دست او را مکن قیاس بابر　　که روا نیست این قیاس خطاست

گرچه گیتی ز ابر تازه شود　　اندر او بیم صاعقه است و بلاست

تا هوا را کشادگی و خوشی ست　　تا زمین را فراخی و پهناست

شادمان باد و یافته ز خدای　　هر چه او را مراد کام و هواست

مهرگانش خجسته باد چنان　　کو خجسته پی و خجسته لقاست

کاندرین مهرگان فرخ پی　　زو مرا نیم موی و نیم قباست

در مدح ابوالحسن علی بن الفضل المعروف بالحجاج

ترک من بر دل من کام روا گشت و رواست　　از همه ترکان چند ترک من امروز کجاست

مشک با زلف سیاهش نه سیاهست و نه خوش　　سرو با قد بلندش نه بلندست و نه راست

همه نازیدن آن ماه بدیدار من است　　همه کوشیدن آن ترک بمهر و بوفاست

او سیمین سینه و نوشین لب و شیرین سخن است　　مشتری عارض و خورشید رخ و زهره لقاست

روی او را من از ایزد بدعا خواسته ام　　آنچنان روی ز ایزد بدعا باید خواست

دل من خواست همی بر کف او دادم دل　　در بجای دل ما نخواهد بدهم که سزاست

اندر این عشق مرا نیز ملامت مکنید　　کاین قضائیست بر این سر که ندانم چه قضاست

مردمان گو بتنم این دلشده کیست بر او　　که من دلشده این انده و اندیشه مراست

در دلم هیچ کسی دست نیابد به بدی　　تا در او مدحت فرزند نظیر الوزراست

خواجه سید حجاج علی بن الفضل　　آنکه از بار خدایان جهان بی همتاست

روز و شب درگه او خانهٔ اهل هنر است　　سال و مه مجلس او مسکن و جای ادباست

---

(۱) وز همانند - (۲) در همه پر دریده عنقاست ❊

بسخا مردهٔ صد ساله همے زنده کند   این سخا معجز عیسی است همانا نه سخاست
همچو بر شاخ درختاں اثر باد بہار   اثر نعمت او بر همه گیتی پیداست
همچو ما همه از نعمت او بهره وریم   پس چو نیکو نگری نعمت او نعمت ماست
مردمی زنده بدو نیست و سخا زنده بدو   وین دو چیز است که او را بجہاں کام و ہواست
سال و مه در طلب نعمت و ناز خدم است   روز و شب در سخن زائر و تدبیر عطاست
همه نازیدنش از دیدن زوار بود   وامق است او بمثل گوی و زائر عذراست
کهتری را بر او خدمت جاه و کرم است   خدمتے را بر او نعمت بسیار جزاست
خدمت فرخ او باید ورزید امروز   هر که را آرزوی نعمت و ناز فرداست
مهتران سپهے عاشق مهر و درم اند   بس درمهای درستست و بر این قول گواست
مرد را خدمت یکروزهٔ آن بارخدای   گرچه مسرف بود و مفرط صد ساله نواست
دل خواجه است که هرگز نگراید بدرم   دل خواجه نه دلستی که همانا دریاست
از پے عرض نگهداشتن و جاه عریض   خواسته بر دل او خوارتر از خاک و حصاست(۱)
چونکه داور بود او داور بیغل و غش است   چونکه حاکم بود او حاکم بے روی و ریاست
ضعفا را بهمه حالی یار است و خدای   یار آنست بهر وقت که یار ضعفاست
هم ز بهر ضعفا حال خداوند بسا(۲)   بپذیرفت و بیفزود و برآورد و بکاست
نامهٔ کرد سوی خواجهٔ سیّد که بفضل   شغل آن کار کفایت کن کان کار تراست
هم دل خلق نگه دارد و هم مال امیر   کار فرمای چنین در همه آفاق کجاست
رمضان آمد و دیوان مؤنت برداشت   خلق را گفت مرا شادی از ایام شماست
مردمان اکنون دانند که چون باید خفت   مردمان اکنون دانند که چون باید خاست
لاجرم بر تن و بر جان امیر از همه خلق   روز تا روز به نیکی ز دگر گونه دعاست
گر کسے گویدے کافی تر و کامل تر از او   نیز هیچ مهتر بود این لفظ چنان دان که خطاست
در جهاں با نظر او نه بلا ماند و نه غم   نظر نیکوی او نفی غم و دفع بلاست
از حلیمی چو زمین است و برادی چو فلک   از تمامی چو جهانست و ز پاکی چو هواست
تا فلکها را دور است و بروج است و نجوم   تا کواکب را سیر است و فروغست و ضیاست
تا بسال اندر سه ماه بود فصل ربیع   سه ماه دیگر صیف است و خریف است و شتاست

(۱) خواسته اسباب و متاع حصا سنگ، ریزه و ریگ۔ (۲) مال خداوند ؛

مجلس و پیش گہ از طلعت او فرد مباد — کہ ازو پیش گہ مجلس با فر و بہاست
شادماں باد و نصیبش ز جہاں نعمت و ناز — نعمت و نازی کانرا نہ زوال و نہ فناست
دیدن ماہ نو و عید بدو فرخ باد — کہ ہمایوں پے و فرخ رخ و فرخندہ لقاست

در مدح خواجہ ابوبکر حصیری گوید

دل آں ترک نہ اندر خور سیمیں بر اوست — سخن او نہ ز جنس لب چوں شکر اوست
با لب شیرینِ با من سخناں گوید تلخ — سخن تلخ نداند کہ نہ اندر خور اوست
نہ باندازہ کند کار و نگویم کہ مکن — چہ کنم بس کہ مرا جان و جہاں در بر اوست
از ہمہ خلق دل من سوی او دارد میل — بیہدہ نیست پس آں کبر کہ اندر سر اوست
سرو را ماند آوردہ گل سوری بار — بینی آں سرو کہ خنداں گل سوری بر اوست
مادرش گفت پسر زادم و سرو و گل زاد — پس مرا ایں گلہ و مشغلہ از مادر اوست
آں رخ چوں گل بشگفتہ و بالای چو سرو(۱) — خواجہ دیدہ است ہمانا کہ رہش بر در اوست
خواجہ سید بوبکر حصیری کہ خدائے — ہر چہ دادہ است بدو در خور او وز در اوست(۲)
مہتر محتشمانست و بحشمت بہ نژاد — از ہمہ محتشمان ہر کہ بود کہتر اوست
ہر کہ از چاکری و خدمت او رنج برد — رنج نادیدہ جہاں چاکر و خدمتگر اوست
چاکری کردن او در شرف از مہتری بہ — ورنہ چوں حشم ہمہ مہتراں بر چاکر اوست
دشمنی کردن با مرد چناں بیخردیست — خرد دشمنِ او در سخن مضمر اوست(۳)
دشمن خواجہ ببال و پر مغرور مباد — کہ ہلاک و اجل مورچہ بال و پر اوست
ہر مخالف کہ بدو قصد کند نیست شود — ور مثل سعد فلکہا ہمہ از اختر اوست
آتشی داں تو خلافش را در سوزش تب — کہ مثل چرخ اثیر از تف خاکستر اوست(۴)
مہر فرزندی بر خواجہ فگندہ است جہاں — زانکہ چوں مادرِ اندہ خور اندر بر اوست
دشمن از مہر طمع دارد ازو بیہدگیست — کہ جہاں مادرِ او نیست کہ ماہیندر اوست(۵)

---

(۱) (آں رخ چوں گل نوکندہ ببالای چو سرو) صاحب فرہنگ ناصری در ضمن لغت نوکندہ ایں مصرع را چنیں ثبت کردہ و نویسد نوکندہ بفتح نون و کاف عربی گل سرخ تازہ کہ از گلبن کندہ اند و ہنوز پژمردہ نشدہ و بے طراوت نگشتہ ۔ (۲) وز در مخفف و از در ۔ از در بمعنی لایق و سزاوار است ۔ (۳) (مضمر و دشمن) (۴) چرخ اثیر فلک آتش ۔ (۵) ماہیندر و مادندر و مادر اندر ہر سہ بمعنی زن پدر است ۔

او کریمی است عطابخش و کریمی که مدام — روزی خلق مدان دست عطی پرور اوست
کس در این گیتی با دشمن او دوست مباد — کاژدهائیست جهان دشمن خواجه خور اوست
دل او وقت عطا دادن بحریست فراخ — که مه زود رو اندر طلب معبر اوست
نتوان گفت که دریائی دلان را دگرست — نتوان گفت که دریای دگر خیزدر اوست
از کریمی دل او سیر شود هرگز نه — این هنر نیست که در خلقت و در گوهر اوست
دست او همچو درختیست که چشم همه خلق — ببهار و بخزان در گل و برگ و بر اوست
بر تن هیچ کس از هیچ ستمگر نبود — آن ستم کز کف بخشندهٔ او بر زر اوست
گر بکف گیرد و ساغر بخروشد آید زر — آن خروش از کف او نا بد وکز ساغر اوست
هرچه در گیتی از معنی خواهند گیست — نام او با صفت نیکوئے در دفتر اوست
این عطا دادن دائم خوی پیغمبر ماست — خنک است آنکس کو را خوی پیغمبر اوست
سببی باید تا فخر توان کرد بدان — رادی و فخر و بزرگی سبب مفخر اوست
مخبری باید و بر منظر پاکیزه گواه — مخبری در خور منظر بجهان مخبر اوست
همه خوبی و نکوی بود او را ز خدای — وین رهی را که ستایشگر و خنیاگر اوست(۱)
عید او فرخ و او شاد بفرخنده بتے — که گه استاده می اندر کف و گه بر در اوست

در مدح یمین الدوله سلطان محمود غزنوی گوید

همی تا خسرو غازی خداوند جهان باشد
جهان چون ملکش آبادان و چون بختش جوان باشد

جنان باشد جهان همواره تا شاه اندران باشد
از یرا کو فرشته است و فرشته در جنان باشد

بهار از عارض خویش همانا نسبتی دارد
که ایدون دلگشا و دلپذیر و دلستان باشد

بهار امسال پنداری که از بزمش برون آید
که خوب آید چنان چون مهر یک دل دوستان باشد

---

(۱) خنیاگر مطرب و نوازنده ؛

گلستاں بہرماں دارد ہمانا شیرخوارستی
لباس کودکان شیرخوارہ بہرماں باشد[1]

کنوں کوہ و بیاباں را نبات از عود تر باشد
کنوں شاخ درختاں را لباس از پرنیاں باشد

کنوں بلبل بشاخ سرو بر تو نغمہ خواں گردد
چرائی آہواں ہر ساعتے در گلستاں باشد

سحرگاہاں ہزار آواز گلبن نالہ برگیرد[2]
چو بیدل عاشقے کز عشق یار اندر فغاں باشد

درختِ گل سپیدہ دم بہر بینندہ بنمائد
ہر آنچ اندر دل پرخوں او راز نہاں باشد

خجستہ باد بر شاہ ایں بہار خرّم و دائم
ہمہ آں باد کو را جان و دل زاں شادماں باشد

شہ لشکر شکن محمود کشورگیر کز بیمش
رُخ اعدائے دیں دائم برنگِ زعفراں باشد

ہمہ شاہاں بزرگی زو ہمی جویند و او زاینِ د
آریں باشد کہ دائم بر ہواہا کامراں باشد

تنے کز طاعت او سر بہ پیچد خیرہ سر باشد
سری کز خدمتش بے بہرہ باشد بر سناں باشد[3]

برنگ زعفراں باشد رُخ اعدائے دیں زانکس
کہ جا تیغش زخوں حلقشاں چوں ارغواں باشد

بجز دریا نخواندے کس کفِ گوہر فشانش را
اگر نہ بحر آں بودی کہ دریا را کراں باشد

ہمانا دستِ گوہر بار او جانست و رادی تن
بلے رادی باو زندہ است و تن زندہ بجاں باشد

---

(۱) بہرماں بمعنی یاقوت است و دیگر بمعنی بافتۂ ابریشمی نازک بہمہ رنگ باشد۔ (۲) ہزار آواز ہزار دستان و بلبل است۔
(۳) کسے کز طاعت او سر بہ پیچد خیرہ سر باشد۔ کسے کز خدمتش با بہرہ باشد بے زیاں باشد۔

اگر بر چیز بخشیدہ زبخشندہ نشاں بودی
نہ بینی ہیچ دیناری کزاو نے صد نشاں باشد

چہارم آسماں گوئی ز رایش نسبتے دارد
کہ خورشید درخشاں بر چہارم آسماں باشد

گراں کوہ از گراں حلمش پدید آمد وگر نامد
چرا مانند علم او گراں سنگش گراں باشد

بنازو گوہر پولاد بر ہر گوہر و زیبد
بداں مفخر کہ از پولاد رمحش را سناں باشد(۱)

ولے چوں روی او بیند فزوں سازد خدا عمرش
وگرچہ زایں جہاں تا آں جہانش یکزماں باشد

عدو چوں تیغ او بیند بجاں او رازیاں آید
اگرچہ چشمۂ حیواں عدو را در دہاں باشد

خدنگش تیز رو پیکے کہ از رفتن نیاساید(۲)
ولیکن منزلش تا باشد اندر استخواں باشد

عدوی شاہ مشرق را بسوزد ہر زمانے دل
بسوزد آں دلے کاتش مراو را در میاں باشد

دل اعدائے او سنگست از آنست اندر او آتش
نہ بینی کاتش سوزاں بسنگ اندر نہاں باشد

دل اعدائش از آں آتش کہ دارد سوختہ گردد
ولیکن سنگ از آں آتش کہ دارد بے زیاں باشد

نباید جست جز مہرش کسے راکش خرد باشد
نباید خواند جز مدحش کسے راکش زباں باشد(۳)

اگرچہ شاعر استادواں آسا سخن گوید(۴)
جز اندر مدحت او آں سخنہا بے رواں باشد(۵)

(۱) رمح نیزہ سناں سر نیزہ - (۲) خدنگ تیر و اسم درختے است کہ چوب محکم و سخت دارد و تیر و نیزہ از آں سازند - (۳) کسے کورا خرد - کسے کورا زبان - (۴) ستارہ آلتے است طرب (۵) سخن ہا ناروا ں ؛

سخن آں خوبتر باشد که اندر مدح او گوئی
گل آں بوئیده تر باشد که اندر بوستاں باشد(۱)

مدیحش گوهر است و طبع مداحاں مرآں را کاں
گرامی گوهر آں باشد که آنرا طبع کاں باشد

ندیده است اندر اخبار ملوک او را قریں هرگز
کسے کو را حدیث از خسرواں باستاں باشد

نه هرگز کو بملک اندر مکیں باشد ملک باشد
نه نیلوفر بود هر گل که اندر آبداں باشد

ملک باید که اندر رزم گاه لشکر شکن باشد
ملک باید که اندر بزم گاه گوهر فشاں باشد

ملک با راستی باید ملک با داد و دیں باشد
ملک باید که اندر هر طریقے نکته داں باشد

ملک خواهد وزیری چوں نظام الدین که همواره
زهردیں بجنگ اندر دل هندوستاں باشد

ملک باید که چوں محمود باشد تا که دعوے
همه کردار او برهان و معنی او بیاں باشد

اشکار گرگ کس کردست جز محمود لا والله(۲)
که او را باچناں حیواں گرا زور و تواں باشد

چگونه هول حیوانی چه بالا در ژیاں پیلے(۳)
کجا پیلے ژیاں لعب تا جهاں باشد جهاں باشد

نه باد است و برفتن همسر باد سبک باشد
نه پیلست و ببالا همسر پیل دماں باشد(۴)

بکردار درخت سوخته شاخی به بینی بر
سیاه و سخت چوناں چوں دل نامهرباں باشد

---

(۱) گل آں شایسته تر۔ (۲) کرگ بکاف عربی اول و بکاف فارسی دوم کرگدن است که حیوانی است معروف۔ (۳) ژیاں بالادم دهول بمعنی بلند است۔ (۴) پیل کلاں ٭

بسیلی ماندار مرسیل را یشک و سُرو باشد[1]
بکوهی ماندار مرکوه را جان و روان باشد

ز دشمن کین کشد گر دشمنش چرخ برین باشد
بخصم اندر رسد گر خصم او باد وزان باشد

بتن بر پوست چون بینی ورا بر گستوان دارد
که دید آن جانور کو را بتن بر گستوان باشد[2]

چه دانم گفت آن شه را که اندر صیدگاه او را
کمینه صید گرگ وحشی و شیر ژیان باشد

بیک روز اندرون سی گرگ بگرفت و یک را
بزیر آورد و این اندر کدامین داستان باشد

غلامان را بگرگان بر نشاند و کس جز او دارد
غلامانی که شان گرگان وحشی زیر ران باشد

شه ننداورام و رای و گور از بیم شمشیرش[3]
بدان جا بند کاندر گورستان خوشتر مکان باشد

بداندیش ورا از تیغ او آن رست خیز آمد
که فردا بر و کیل مصر و بر قومش همان باشد

ز جنگ رام و جنگ رای و ننندا نام کی جوید
کسی کز جنگها او را کمینه جنگ خان باشد

چنان چون میزبان باشد همیشه خلق را جو وش
همیشه فتح را شمشیر تیزش میزبان باشد

حصاری کاندران مر خصم او را مسکنی دیدی
بویرانی و پستی چون حصار سیستان باشد

عجب دارم از آنکس کو نه محمودی بود زیرا
که محمود آن کسی باشد که از محمودیان باشد

---

(۱) یشک بروزن اشک چهار دندان پیش سباع و درندگان را گویند۔ سرو با اول و ثانی مضموم شاخ حیوانات۔ (۲) برگستوان پوششے که در روز جنگ پوشند و بیاسب پوشانند (۳) ننداورام و رای از القاب و نامهای حکام و سلاطین هند و گور نام

هر آنکس کو نه محمودیست مذمومے بود بے شک
که باشد آنکه زین جمله تواند بود آں باشد

همی تا جاوداں را نام در تازی ابد باشد
ملک محمود را شاهی و شادی جاوداں باشد

همی تا خلق را از ملّتِ تازی خبر باشد
ایمن ملّتِ تازی زهر بد در اماں باشد

همی تا در جهاں از دولتِ عالی اثر باشد
یمین دولتِ عالی خداوندِ جهاں باشد

در ذکر مراجعت سلطان محمود از فتح سومنات گوید

یمین دولت شاه زمانه با دل شاد[1]
بفال نیک کنوں سوی خانه روی نهاد

بتاں شکسته و بتخانه ها فگنده ز پای
حصارهای قوی بر کشاده لاو ازلاد[2]

هزار بتکده کنده قوی تر از هرمان
دو بیست شهر تهی کرده خوشتر از نوشاد[3]

گذاره کرد بیاباں های بے فرجام
سپه گذاشته از آبهای بے فرناد[4]

گذشت پایه ز آنجا که پایه گیرد ابر
رسید با سپه آں جا که ره نیابد باد

ز ملک و مملکت چندیں امیر یافته بهر
ز گنج بتکدهٔ سومنات یافته داد[5]

کنوں دو چشم نهاده است روز و شب گوئی
بفتح نامه خسرو خلیفه بغداد

خلیفه گوید او کامسال همچو هر سالے
کشاده باشد او چندیں حصار و آمده شاد

خبر ندارد او کامسال شهریار جهاں
بنای کفر فگنده است و کنده از بنیاد

بقاش باد که از تیغ او و بازوی اوست
بنای کفر خراب و بنای دین آباد

ز هر قوّت دین با ولایت پرویز
هزار باره بتن رنجکش تر از فرهاد

زبسکه رنج سفر بر تن شریف نهد
همی ندانم کاں تن تنست یا پولاد

۱- (ایمن ملت محمود شاه با دل شاد) ۲- لاد بنائے دیوار و هر رده از دیوار را گویند۔ ۳- هرمان در مصر معروفست نوشاد نام شهری است حسن خیز۔ ۴- فرناد پایاب۔ ۵- سومنات نام بتکده ملک گجرات است و منات که از بت های معروف است در آں بتخانه بوده محمود آنرا خراب کرد و آں بت بشکست و در بعضی نسخ این شعر چنین است (از ملک مملکت سند هیر یافته بهر۔ ز گنج مملکت سومنات یافته داد)

برابر یکے از معجزات موسے بود — درآب دریا لشکر کشیدن شاه راد

من از کرامت او یک حدیث یاد کنم — چنانکه بردل تو دیرها بماند یاد

بسومنات شد امسال و سومنات بکند — دراین مراد بپیمود منزلے هشتاد

بره زدریا بگذشت و آب دریا را — چو آب جیحون بمقدر کرد خسرو راد

شه عجم را چون این معجزه کرامت هاست — پدید گشت که آن از چه روی و از چه نهاد

درآن زمان که زدریای بیکران بگذشت — بسے میان بیابان بیکرانه فتاد

نه منزلے بود آنجا بمنزلے معروف — نه رهبری بود آنجا برهبری استاد

بماند خیره و اندیشه کرد و با خود گفت — کزین ره آید فردا بر این سپه بیداد

چنین نمود ملک را که ره بدست چپ است — برفت سوی چپ و گفت هر چه بادا باد

دراین تفکر مقدار یکدو میل براند — زرفته باز پشیمان شد و فرو استاد

زدست راست یکے روشنی پدید آمد — چنانکه هر که از آن روشنی نشانے داد

همه بیابان زآن روشنائی آگه شد — چو جان آذر خرداد ز آذر خرداد[1]

برفت بردم آن روشنی و از پے آن — به جستجوے سواران جلد بفرستاد

بجهد و حیله درآن روشنی همی برسید — سوار جلد بر اسپ جوان تازی نژاد

ملک همی شد و آن روشنائی اندر پیش — که روز نو شد و درهاے خرمی بکشاد

سرای پرده و جای سپه پدید آمد — دل سپاره شد از رنج تشنگی آزاد

کرامتی نبود بیش از این و سلطان را — چنین کرامت باشد نه یک نه هفتاد[2]

همه کرامت از ایزد همی رسید بوی — بدان زمان که کم از بیست ساله بود بزاد

مگو مگوی که چون کیقباد یا چو جم است — حدیث او دگر است از حدیث جم و قباد

چو زو حدیث کنی از شهان حدیث مکن — خطا بود که تخلص کنی هماے بخاد[3]

همیشه تا نبود نسترن چو سیسنبر — چنانکه تا نبود شنبلید چون شمشاد

همیشه تا که گل آبگون ز لالهٔ لعل — پدید باشد و خیری ز سوسن آزاد

یمین دولت محمود شهریار جهان — بشهریاری و رادی و خسروی بزیاد

سپهر بهر او پیوسته تازه روی و مطیع — چنانکه مادر دختر پرست بادا باد

بهار تازه بر او برخجسته باد و بے او — زمانه را و جهان را بهار تازه مباد

۱- آذر خرداد نام آتشکدهٔ پنجم است و نام موبدی که آن را بنا نهاد۔ ۲- ده هفته هفتاد) ۳- خاد زغن را گویند که غلیواج باشد

در دعای بسلطان محمود غزنوی گوید

چندانکه جهان است ملک شاه جهاں باد — بادولت پاینده و با بخت جواں باد
تا بود ملک شهره و شهرستاں بود — همواره چناں شهره و شهرستاں باد
چونانکه از و عالمے از بد به امانند — جان و تن او از همه بدها باماں باد
شاهانِ جهاں را ز نهیبش تن و جاں نیست — جان و تن شاهاں فدئی جان و تن آں باد
آں کز تن او هرگز کم الىند موئے — در حسرت و اندیشه چنوا ایلک[1] خاں باد
تا خواسته با قارونِ در خاک نهاں است — بدخواه و بداندیشش در خاک نهاں باد
آنرا که بکیں جستن او تیر و کماں خواست — بیروں شدن از گیتی با تیر و کماں باد[2]
در کینهٔ او کینه گزاران جهاں را — آنجا که همه سود بجویند زیاں باد[3]
وانکس که نباشد بجهانداری او شاد — مقهور و نگونسار و نژند دو جهاں باد
دستش برسانیدن ارزاق ضماں شد — بخشش بهمه خوبی و نیکیش ضماں باد
هر کار که کرد است ستوده است چو نامش — هر کار کزیں پس بکند نیز چناں باد
آنجا که نهد روی بغزو و بجز از غزو — با دولت و با لشکر انبوه و گراں باد
از دولت او هر چه گماں بود یقیں شد — از دولت خصم آنچه یقیں بود گماں باد
وانکس که زباں کرد ببد گفتن او نیز — در دست اجل خشک لب و خشک زباں باد
اندر سیر شاه چه بد تا ند گفتن — بدگوی بداندیش که خاکش بدهاں باد
دل شاد مباد آنکه بدو شاد نباشد — وانکس که بدو شاد بود شاد رواں باد
در خانهٔ بدخواه بنفسر بلنینی نو نو — هر روز دگر محنت و دیگر حدثاں باد[4]
وانکس که هزیمت شد ازیں خسرو جان برد — چوں از غم جاں رسته شد اندر غم ناں باد
تا در تن و بازوی کسے زور و توانست — اندر تن و بازوی ملک زور و تواں باد
چونانکه کراں نیست شمار هنرش را — شاهیش بے اندازه و بے حد و کراں باد
هر شاه که یکروز میاں بسته بشاهی — در خدمت فرخنده او بسته میاں باد
امروز جهاندار و خداوند جهاں اوست — همواره جهاندار و خداوند جهاں باد

۱- ایلک نام پادشاه یغما که ترکستان باشد و خاں پادشاهان ختنا را گویند (چو ایلک زگماں باد) ۲- (در تیر و کمان باد) ۳- (آں جا که هم از بهر سند) ۴- حدثاں مصائب و نوائب روزگار ؛

از مشرقِ تا مغربِ رائیش بهمه جای — گه شاه برانگیز و گهے شاه نشاں باد

هر ماه بشهرے علم شاهیِ شاهاں — زیر سمِ اسپانش نگوں باد و فتاں باد[1]

تا پادشهاں صدرِ گه آرایند او را — بر گاه شهے مسکن و در صدر مکاں باد[2]

از هیبت او روز بد اندیش چو شب شد — نوروز مخالف هم ازیں گونه خزاں باد

آں تیغ و سناں را که بدو حرب کند شاه — چرخ و فلک و دولت منصور فساں باد[3]

هر ساعتے اندر دل و در خانۂ کفار — درد و فزع و ناله و فریاد و فغاں باد

آراستن دیں همه زاں تیغ و سنانست — برداشتن کفر بداں تیغ و سناں باد

واں را که نخواهد که دریں خانه بود ملک — اندر همه ملکِ نه خُوں باد و نه ماں باد[4]

جنگش همه با کافر و با دشمن دیں است — شغلش همه با رامش و آرامش جاں باد

در دولت و در مرتبت و مملکت او را — چندانکه بخواهد ز خداوند زماں باد

هر ساعت و هر وقت ز خشنودی ایزد — بر دولت آئندۂ او تازه نشاں باد

ماه رمضاں بود بدو فرخ و میموں — شوال به از فرخ و میموں رمضاں باد

او را همه آں باد که او خواهد دائم — واں چیز که بدخواهاں بخواهند جز آں باد

در صفت شراب خوردن سلطان محمدؒ بن محمود

خسروی می خواست هم از بامداد — خلق بے خوردن او گشت شاد

خرمی و شادی در می بود — خرمی و شادیٔ را داد داد

ماه درخشنده قدح پیش برد[5] — سرو خرامنده بپای ایستاد

باطرب و خرمی و فال نیک — شاه قدح بستد و بر کف نهاد

شادی و مے خوردن شه را سزد — شاد خور ایشه که میت نوش باد

از تو بمی خوردن یابند زر — وز تو به هشیاری یابند داد

خلق زیکباره ز تو شاکر اند — زاں دل بخشنده وزاں دست راد

شیر دلے و پسر شیر دل — خسروی و خسرو و خسرو نژاد

هر شه کو را خلفی چوں تو ماند — نام و نشانش بجهاں مانده باد

۱۔ ستاں بر پشت خوابیده۔ ۲۔ گاه تخت سلاطین۔ ۳۔ فساں سنگے که کارد و شمشیر را بداں تیز کنند۔ ۴۔ خاں بمعنی خانه و ماں اسباب خانه را گویند۔ ۵۔ ماه دلفروز ؏

چون تو که باشد بجهان اندرون | چون تو ملک زاده ز مادر نزاد
سیر نگردد همی از تو دو چشم | خلق ندیده است ملک زین نهاد
روز مبارک شود آنرا که او | از تو ملک یاد کند بامداد
تا تو به شاهی بنشستی شها | خرمی از تو بجهان ایستاد[۱]
جز تو ملک بر ننشیند بملک | جز تو ملک بودن باداست باد
دیدن تو در دل هر بندهٔ | از طرب و شادی صد در کشاد
شاد زیادی ز تن و جان خویش | وانکه بتو شاد بشادی زیاد
بر در تو صد ملک و صد وزیر | به ز منوچهر و به از کیقباد

در تقاضا و مدح محمد بن محمود بن ناصر الدین گوید

ای همه ساله ز خوی تو دل سلطان شاد | دل سلطان همه سال از خوی تو شادان باد
باعلی خیزد هر کز تو بیاموزد علم | باعمر خیزد هر کز تو بیاموزد داد
زانکه استاد تو اندر همه کاری پدر است | چون پدر گشتی اندر همه کاری استاد
کیست کز نعمت زر تو و از بخشش تو | کار ویران شدهٔ خویش نکرداست آباد
خوی نیکوی تو بر ما در اندوه به بست | در اندوه به بست و در شادی بکشاد
مر مرا بارهٔ از بخشش پیوستهٔ تو | نشناسند همی خانه ز کرخ بغداد[۲]
لعبتان دارم و شیرین سخن و رومی روی | مرکبان دارم و ختلی گهر و تازی زاد[۳]
همه نیکوئی دارم بکف از دو کف تو | بس نکوئی که مرا بود از آن دو کف راد
روی آن جاه و بزرگی که ز تو یافته ام | زان قبا خواهم کردن که مرا خواهی داد
من قبای تو نه از بی ادبی خواسته ام | وین سخن نیز نه از بی ادبی کردم یاد
نه همی گویم چیزے کن کاں خلق نکرد | نه همی گویم رسمے نه کاں کس ننهاد
پدر تو ملک مشرق و سلطان جهان | دل و جانم را او کرده است بدین معنی شاد
تو همان کن که پدر کرد که مداحان را | آنچه داده است مرآن را به بزرگی بدهاد

۱- (بجهان در فتاد) ۲- کرخ نام محلهٔ بزرگیست از بغداد و نام دهے در آنجا که شاپور ذوالاکتاف بنا نهاد۔
۳- ختلی منسوب به ختلانست که نام ولایتی است از مضافات بدخشان که اسب خوب از آنجا آورند۔

در مدح سلطان محمدؐ بن سلطان محمود

ہر روز مرا عشق نگاری بدر آید | در باز کند ناگہ و گستاخ در آید
ور در بدو سہ قفل گراں سنگ ببندم | رہ جوید و چوں مورچہ از خاک بر آید
ور شب کنم از خانہ بجائے دگر آئم | او شب کند از خانہ بجائے دگر آید
جورم ز دل خویش و من از عشق چہ نالم | عشق ارچہ درازست ہم آخر بسر آید
دل عاشق آنست کہ بے عشق نباشد | ای دوست دلی کورا کہ بے عشق بر آید(۱)
گر عاشق عشق است غم عشق مراو راست | آخر نہ غم عشق مراو را ببر آید
دل چوں سپرے گرد و اندوہ ندارم | گر کوہ احد بر فتد و بر جگر آید(۲)
نے نے غلط است ایں ز ہمہ چیزی دل آید | گر دل بسر آید چہ خلل در بصر آید
دل خواہد و دل داند و دل شاد بپاید(۳) | گر ز آمدن شاہ بر ما خبر آید
شاہ ملکاں میر محمدؐ کہ مر او را | ہر ساعتے از فضل درختے ببر آید
نشگفت ہنر ز آں گہر ویژہ کہ او راست | چونیں ہنر و فضل ز چونیں گہر آید
گر سایہ دستش بحجر بر فتد از دور | چوں جانوراں اندر جنبش حجر آید
با طالع او دولت و فیروزئ یار است | از دولت و فیروزئ فتح و ظفر آید
بیداد نباشد سزد ار سر بفرازد | ہر شاہ کہ او را چو محمدؐ پسر آید
ایں لفظ کہ من گفتم و من خواہم گفتن | بر جان و دل دشمن او کارگر آید
ناید ز شہاں صد یک از آں کاید از آں شاہ | ناید ز سہا صد یک از آں کز قمر آید
ای وای سپاہی کہ بجنگ ملک آید | ای وای درختے کہ بزیر تبر آید
آں ہمت و آں دولت و آں رای کہ او راست | او را کہ خلاف آرد و با او کہ بر آید
با یوز ز دو کس بطلب کردن آہو(۴) | آنجائے کہ غریدن شیران نر آید
گوئی نشنیدست و نداند کہ حذر چیست | او را و پدر را ہمہ ننگ از حذر آید
جاوید زیند ایں ملکاں تا بر ایشاں | ہر روز بخدمت ملکے نامور آید
جاہ و خطر است اندر مرد خطر امید(۵) | صد حیلہ کند تا بہ جاہ و خطر آید

۱- (ای وای دلے کو زبے عشق برآید) ۲- اندوہ ہم از آنست کہ یکروزہ مفاجات۔ آسیبے ازیں دل فتد و بر جگر آید) ۳- دل شاد کجا آید۔ ۴- یوز سنگ و تولہ شکاری۔ ۵- (راز پدر و مرد خودمند) خطر بزرگی و شہامت ؛

درگاه ملک جای شهانست و شهانرا — زان در شرف افزاید و زان در بطر آید[1]
دولت چو بزرگان جهان از پے خدمت — هر روزه بدو وقت مرا و را بدر آید
دولت که بود کو بدر شاه نیاید — هر کس که بپائے آید و دولت بسر آید
از زائر و از سائل و خدمت گر و مدّاح — هر روز بدان درگه چندین نفر[2] آید
مادح بر او پوید و زیرا که ز مدحش — الفاظ نکت گردد و معنی غرر آید
من مدحت او چونکه همی مختصر آرم — آری چو سخن نیک بود مختصر آید
تا ماه شب عید گرامی بود او دوست — چون رفته عزیزی که همی از سفر آید
با تاج و کمر باد و چنان باد که هر شاه — هر روز بخدمت بر او با کمر آید
زین جشن خزان خرمی و شادی بیند — چندانکه در ایام بهاری مطر آید

در تهنیت جلوس سلطان محمد پس از سلطان محمود گوید

هر که بود از یمین دولت شاد — دل بمهر جمال ملّت داد
هر که او حق نعمتش بشناخت — میر مارا نوید خدمت داد
طاعت آن ملک بجا آورد — هر که او دل بر این امیر نهاد
وقت رفتن ملک بمیر سپرد — لشکر خویش و بنده و آزاد
گفت بر تخت مملکت بنشین — تا بتو نام من بماند یاد
هر چه ویران شد از تغافل من — جهد کن تا دگر کنی آباد
اینت نیکو وصیت و فرمان — ایزد آن شاه را بیامرزاد
اگر آن شاه جاودانه نزیست — این خداوند جاودانه زیاد
گل بجنبد ز باد این بر سنگ — آب گردد ز درد آن پولاد
انده او دل کشاده به بست — رامش میر بسته را بکشاد
شمع داریم و شمع پیش نهیم — گر بکشت آن چراغ مارا باد
گر برفت آن ملک بما بگذاشت — پادشاهے کریم و پاک نژاد

۱- بطر عجب و تکبر ۔ ۲- نفر جماعتے از مردم

سخت خوب آید این دو بیت مرا — کہ شنیدم ز شاعری استاد[1]
پادشاہی گذشت پاک نژاد — پادشاہی نشست فرخ زاد
بر گذشتہ ہمہ جہاں غمگین — وز نشستہ ہمہ جہاں دلشاد
گر چراغی زما گرفت جہاں — باز شمعی بہ پیش ما بنہاد
ای خداوند خسروان جہاں — ای جہاں را بجای جم و قباد
ملک بار اے تو قرار گرفت — بخت در پیش تو بپا استاد
کارہائے جہاں بکام تو گشت — گفتگوئے تو در جہاں افتاد
نہ شگفت ار ز فر دولت تو — رو بد از شورہ پیش تو شمشاد
تا بشاہی نشستی از پے تو — ہفت کشور ہمی شود ہفتاد
خلق را قبلہ گشت خانۂ تو — ہمچو زین پیش خانہ نوشاد[2]
پدر پیش بین تو بتو شاہ — بس قوی کرد ملک را بنیاد
ملک چوں کشت گشت و تو باراں — این جہاں چوں عروس و تو داماد
چاکرانند بر در تو کنوں — بر تر از طوس و نوذر و کشواد[3]
از پے تہنیت خلیفہ بہ تو — بفرستد کس ار نہ بفرستاد
ای امیرے کہ در زمانۂ تو — نیست شد نام زُفتی و بیداد[4]
کف برادی کشادۂ کہ چو مہر — دست دادت خدای با کف راد
زائر از تو بخرمی و طرب — درم از تو بنالہ و فریاد

۱۔ مراد فضل بن عباس بخاری ربنجی مادح آل سامان و معاصر رودکے است و این دو بیت از جملہ اشعاریست کہ در تعزیت نصر بن احمد و تہنیت جلوس نوح بن منصور گفتہ و اول کسیکہ جمع بین تہنیت و تعزیت کرد عبداللہ بن ہمام سلولی است کہ پس از گذشتن معاویہ و جلوس یزید علیہما لعنت اللہ نثر و نظمی در این معنی بگفت و شعرائے عرب و عجم از وی اقتباس کردند و ابیات فضل این است۔

پادشاہی گذشت خوب نژاد — پادشاہی نشست فرخ زاد — زاں گذشتہ جہانیاں غمگیں
زیں نشستہ جہانیاں دلشاد — بنگر اکنوں بچشم عقل بگو — کانچہ از ما گرفت ایزد داد
گر چراغی ز پیش ما برداشت — باز شمسی بجائے او بنہاد — (باز شمعی)

۲۔ نوشاد شہریست حسن خیز و بدیں سبب منسوب بخوباں شدہ۔ ۳۔ کشواد نام پہلوان پایہ تخت کیکاؤس است۔
۴۔ زُفتی بضم اول امساک و لامت و خشونت است۔

تخت شاهی و پادشاهیِ ملک | بر تو و بر زمانه فرخ باد
چون پدر کامگار باش که تو | پدر دیگری بر سم و نهاد
ماه خرداد بر تو فرّخ باد | آفریں باد بر مه خرداد

در مدح خواجه عبد الرزاق بن احمد بن حسن گوید

ای دل من تو را بشارت باد | که ترا من بدوست خواهم داد
تو بدو شادمانه و بجهاں | شاد باد آنکه تو بدوئی شاد
تا نگوئی که مر مرا نفرست | که نه کس دل بدوست بفرستاد[1]
دوست از من تو را ہمی طلبد | رو بر دوست ہر چہ بادا باد
دست و پائش ببوس و مسکن کن | زیر آں زلفگان چوں شمشاد
تا ز بیداد چشم او برہی | از لب لعل او بیابی داد
زلف او حاجب لبست و لبش | نپسندد ہیچ کس بیداد
خاصہ بر تو کہ تو فزوں ز عدد | آفریں ہائے خواجہ داری یاد
خواجۂ سیّد ستودہ ہنر | خواجۂ پاک طبع پاک نژاد
عبد رزاق احمد حسن آنک | ہیچ مادر چو او کریم نزاد
آنکہ کافی تر و سخی تر ازو | بر بساط ملک قدم ننہاد
خوی او خوب و روی چوں خویش | دل او را دوست چوں دل راد
کافیان جہاں ہمی خوانند | از دل پاک خواجہ را استاد
بستہ ہای کشادہ گشت بدو | کہ ندانست روزگار کشاد
از وزیران چو او یکے ننشست | بر بساط جم و بساطِ قباد
فیلسوفی بسر نداند برد | سخنے را کہ او نہد بنیاد
بسخن گفتن آں ستودہ سخن | نرم گرداند آہن و پولاد
راد مرداں بدو روند ہمے | کو رسد راد مرد را فریاد
زو تواند بہ پایگاہ رسید | ہر کہ از پایگاہ خویش افتاد
بس کسا کو بفر دولت او | کار ویران خویش کرد آباد

۱۔ (کہ کسے دل بدوست نفرستاد)

خانۂ او بهشت شد که در او ... غمگناں را زغم کنند آزاد

نزد آں خواجه خادمانش را ... هست پاداش خدمتے هفتاد

هیچ شه را چنیں پسر بنبود ... هیچ مادر چنو کریم نزاد[1]

جمع شد نزد او هزار هنر ... که بشادی هزار سال زیاد

پدر و مادر سخاوت و جود ... هر دو خوانند خواجه را داماد

پیش دو دست او سجود کنند ... چوں مغاں پیش آذر خرداد[2]

هر که او معدن کرمی جست ... بدر کاخ او فرود استاد

آفتاب کرام خواهد کرد ... لقب او خلیفه بغداد

تا بمرداد گرم گردد آب ... تا بدی ماه سرد گردد باد

تا بوقت خزاں چو دشت شود ... باغ های چو بتکدۂ نوشاد[3]

بادل شاد باد چوں شیریں ... دشمنش مستمند چوں فرهاد

روزگارش خجسته باد و براو ... مهرگاں فرخ و همایوں یاد

در مدح خواجه ابوبکر حصیری ندیم سلطان محمود

عاشقاں را خدائے صبر دهاد ... هیچ کس را بلائے عشق مباد

با همه بے دلاں برابر گشت ... هر که اندر بلائے عشق افتاد

هر که را عشق نیست انده نیست ... دل بعشق از چه روی باید داد

عشق بر من در نشاط ببست ... عشق بر من درِ بلا بگشاد

وای عشقا چه آفتی که ز تو ... هیچ عاشق همی نیابد داد

با بلاهائے تو و با غم تو ... تن ز کُه باید و دل از پولاد

دل من بستدی چه دانم کرد ... هم بخواجه برم ز دستِ تو داد

از قدم تا بسر همی تن من ... دل شود چوں ز خواجه کردم یاد

مهتر پاک خوے پاک سیر ... خواجه سیّد عمید ابن زیاد

۱- ظاهراً ایں شعر الی آخر ازیں قصیده نیست واز قصیده دیگریست در مدح سلطان بواسطه اتحاد وزن وقافیه خلط شده ودر فرهنگ جهانگیری ایں شعر را که لفظِ خواجه دارد ایں طور ضبط کرده (پدر و مادر سخاوت وجود - هر دو خوانند شاه را داماد) وایں موید احتمال فوق است - ۲- نام آتشکدۂ پنجم - ۳- نام شهرے حسن خیز -

خواجه بو بکر کز نوازش او ... کار ویران من شد است آباد
آنکه بے خدمتی و بے سببے ... ہست با من بجان شیریں راد
راد مردے و نیکنامی را ... جز برائے تو می بجنبد باد
رادی مہتراں زروی ریاست ... واں خواجه زگوہر و ز نژاد
خرد و مردیش روز افزوں ... فضل و آزاد کیش مادر زاد
ہر که او تیز ہوش تر زادب ... خواند او را مقدّم و استاد
ہمچو نو بادہ بر نہاد بچشم ... نامۂ او خلیفه بغداد
باد بیراں خویش گفت که کس ... مر سخن را چنیں نہد بنیاد
خواجه بو بکر برد گوئے ادب ... ایزد او را بقاے عمر دہاد
لقب او سپہر آداب است ... ویں لقب صاحب جلیل نہاد
ای نمودار معجزات مسیح ... ای سزاوار پیش گاہ قباد
تا من از درگه تو دُور شدم ... بے تکلف ہمی نگردم شاد
آنچه بے تو براین ولست از غم ... نه ہمانا که بود بر فرہاد
دور کردی مرا زخدمت خویش ... چوں شمن را ز لعبت نوشاد
ہمه اُمید من توئی در غم ... تو رسیدی ہمی مرا فریاد
داد و نیکوئی از تو دارم چشم ... چوں ز تو جو رہینم و بیداد
شاد گرداں مرا بدیدن خویش ... تا دل من ز غم شود آزاد
تا نباشد بہیچ عقد و شمار ... ہفدہ چوں ہفت و ہشت چوں ہشتاد
تا بوقت بہار و وقت خزاں ... گل بروید بآذر و خرداد
یک غم دشمنان تو صد باد ... شادی و عز تو یکے ہفتاد
بدسگال تو و مخالف تو ... خسر جنگ جوی با داماد[1]
عید نوروز بندہ دیدن تست ... عید نوروز بر تو فرّخ باد

۱- (خشوی جنگجوے با داماد) صاحب جہانگیری در ذکر لغت خشو چنیں ضبط کردہ نویسد خشو بضم اول و ثانی مادر زن و مادر شوہر باشد و صاحب برہان ہمیں معنی کردہ و صورت متن که تصحیح شدہ درست است۔ خسر بضم اول و ثانی پدر زن را گویند و نسخ موجودہ تماما خسر و نوشته شدہ و البته غلط است ؛

در تهنیت خلعت وزارت گوید

ای دل میر او نیا بتو شاد — خلعت میر بر تو فرّخ باد

روی دیوان او مزین گشت — تا ترا خلعت وزارت داد

لاجرم کار او کنی به نظام — لاجرم گنج او کنی آباد

خواست تا تو بدوره آموزی — شغل او را قوی کنی بنیاد

در همه کارها امام بود — هر که را چوں توئی بود استاد

بس گره کش زمانه سخت ببست — رای و تدبیر تو زهم بگشاد

خسته باد آں دلی و آں جگری — که بشادی تو نباشد شاد

که سزاوار تر بخلعت میر — از تو ای مهتر بزرگ نژاد

آنکه زاد ای بزرگ وار ترا — از پے رادی و بزرگی زاد

از بزرگی ز خلق فرد توئی — ویں چنیں فرد آمده است آزاد

تا نباشد چو ارغواں نسریں — تا نباشد چو نسترن شمشاد

دیر زی وانکه عز تو طلبد — همچو تو شاد باد و دیر زیاد

در مدح خواجه ابو علی حسنک میکال نیشاپوری

از باغ باد بوی گل آورد بامداد — وز گل مرا سوی بل سوری پیام داد

گفتا من آمدم تو بیا تا بروئے من — آزادگاں ز خواجه به نیکی کنند یاد

خواجه بزرگ ابو علی آں بے بهانه جود — خواجه بزرگ ابو علی آں بے بهانه راد

دستور شهریار که اندر سپاه او — صد شاه و خسرو است چو کسریٰ و کیقباد

ایں شهریار تا ابدالدّهر زنده باد — ویں خواجه جاودانه بدیں شهریار شاد

شادند و بیغمند همه مردماں بدو — چندانکه ممکن است بشادی همی زیاد

را دست شاه و خواجه همان راه بر گرفت — با شاه بس موافق و اندر خور او فتاد

این راد مرد را بکه خواهم قیاس کرد — کاندر جهاں بفضل ز مادر چنو نزاد

از عدل و داد به چه شناسی در این جهان | آراسته است مجلس خواجه بعدل و داد
شرم و تواضع است مراو را ز حد بدر [۱] | آری چنین بود چو خرد باشد اوستاد
ما را همی نشاند و شاه بزرگ را | آنجا ز بهر فخر بسر باید ایستاد
ایمن شد از بد و بهمه کامها رسید | آنکس که پای خویش بدین خانه در نهاد
جاوید شاد باد و تن آسان و تن درست | آن مهتر کریم خصال و ملک نژاد
این نو بهار خرم و این روزگار خوش | بر خسرو جهان و بر او بر خجسته باد
بدخواه او نژند و سر افگنده و خجل | چون گل که از سرش بر باید عمامه باد

در تهنیت جشن سده و مدح وزیر گوید

گر نه آیین جهان از سر همی دیگر شود
چون شب تاری همه از روز روشن تر شود

روشنائی آسمان را باشد و امشب همی
روشنی بر آسمان از خاک تیره بر شود

روشنی بر آسمان زین آتش جشن سده است [۲]
کز سرای خواجه با گردون همی همسر شود

آتشی کز دست خواجه کز فراوان معجزات
هر زمان دیگر نهادی گیرد و دیگر شود

گاه گوهر پاش گردد گاه گوهر گون شود
گاه گوهر بار گردد گاه گوهر خر شود

گاه چون زرین درخت اندر هوائی سر کشد
گاه چو اندر سرخ دیبا لعبت بربر شود

گاه روی از پردهٔ زنگار گون بیرون کند
گاه زیر طارم زنگار گون اندر شود

گاه چون خونخوارگان خفتان بخون اندر کشد
گاه چون دوشیزگان اندر زر و زیور شود

۱- مراو را بیرون ز حد - ۲- سده نام روز دهم بهمن ماه است در این روز فارسیان عید جشن ساختندی و آتش بسیار افروختندی وجه تسمیه و تفصیل آن مناسب مقام نیست رجوع بفرهنگها شود ۔

گاه برسان یکے یاقوت گوں گوہر بود
گہ بکردار یکے بیجادہ گوں مجمر شود

گاہ چوں دیوار برہوں گرد گردد سربسر[1]
گاہ چوں کاخ عقیقیں بام زریں ور شود

گہ میان چشم نیلوفر زبانہ بر زند
گاہ دودش گرد او چوں برگ نیلوفر شود

گہ فروغش بر زمیں چوں لالۂ نعماں بود
گہ شرارش بر ہوا چوں دیدۂ عبہر شود

سیم زراندود گردد ہرچہ زو گیرد فروغ
زر سیم اندود گردد ہرچہ زو اخگر شود

گاہ چوں درہم شکستہ مغفر زریں شود
گاہ چوں برہم نہادہ تاج پر گوہر شود

جادوئے آغاز کردہ است آتش ار نہ ازچہ رو
گاہ پشتش روی گردد گاہ پائش سر شود

گاہ چوں برگ رزاں اندر خزاں لرزاں شود
گاہ چوں باغ بہاری پر گل و پر بر شود

گہ ز بالا سوی پستی باز گردد سرنگوں
گہ ز پستی بر فروزد سوئے بالا بر شود

گہ معصفر پوش گردد گہ طبرخوں تن شود
گاہ دیبا باف گردد گہ طرائف گر شود

گاہ چوں اشکال اقلیدس سر اندر سر کشد
گاہ چوں خورشید رخشندہ ضیا گستر شود

۱- برہون ہرچیز میان خالی را گوئیند مانند ہالہ و طوق و کمربند و دائرہ کہ از پرکار کشند و در پارہ از نسخ دایوان برہون، نوشتہ شدہ ؛

نسبتی دارد ز خشم خواجه این آتش مگر
کز تفش خارا همی در کوه خاکستر شود

صاحب سید وزیر خسرو لشکر شکن
آنکه سهمش بر عدو هر ساعتی لشکر شود

جود لاغر گشته از دستش همی فربه شود
بخل فربه گشته از جودش همی لاغر شود

بر امید آنکه صاحب بر نهد روزی بسر
زر سرخ اندر دل خارا همی گوهر شود(۱)

از پی آن تا ببرد حلق بدخواهان بدو
آهن اندر کان بی آهنگر همی خنجر شود

ز آرزوی خاطب او ناتراشیده درخت(۲)
هر زمان اندر میان بوستان منبر شود

تا قیامت هر کجا نامش برند اندر جهان
نام شاهان از بزرگی نام او چاکر شود

مهتران هفت کشور کهتران صاحبند
هر کسی کو کهتر صاحب بود مهتر شود

کشوری خالی نخواهد بود از عمال او
در همیدون هفت کشور هفتصد کشور شود

مهتر دین است و زدین بازگشتن شرط نیست(۳)
هر کسی از دین بگشت اندر جهان کافر شود

نام آن لشکر به گیتی گم شود کز بهر جنگ
چاکری از چاکرانش پیش آن لشکر شود

۱- همی افسر شود - ۲- (ز آرزوی خطبهٔ او) ۳- مهتری دین است و زدین گشتن اندر عهد نیست ؛

گر براوی وہنر پیغمبری یابد کسے
صاحب سید سزا باید کہ پیغمبر شود

در شمار فضل او را دفترے سازد کسے
ہر چہ قانون شمار است اندر آں دفتر شود

دست رادش را بدریا کے تواں مانند کرد
کہ ہمی دریا بہ پیش دست او فرغر شود[1]

دست او ابر است و دریا را مدد باشد ز ابر
نیز از دستش جہاں دریای پہناور شود

آنکہ اندر ژرف دریا راہ بردہ روز و شب
بر امید سود ازیں معبر بداں معبر شود

گر زمانے خدمت صاحب کند از بیم غرق
گوہر اندر زیر گنجران او بستر شود

تا وزارت را بدو شاہ زمانہ باز خواند ہا
زو وزارت با نبدت ہر زماں ہمبر شود

ای خجستہ پے وزیر از فر تو ایوان ملک
بس نماند تا بخاور خسرو خاور شود

روم و چیں صافی کند یاران او در روم و چین
نایبی فغفور گردد حاجبی قیصر شود

۱- فرغر نہر کوچک و گودال آب ؛

در ذکر مراجعت سلطان محمود از فتح هندستان و فتح ثانی

قوی کنندهٔ دین محمد مختار   یمین دولت محمود قاهر کفار
چو باز گشت به پیروزی از در قنوج[1]   مظفر و ظفر و فتح بر یمین و یسار
هنوز رایتش از گرد راه چون نسرین   هنوز خنجرش از خون تازه چون گلنار
هنوز ماه ز آوای کوس او مدهوش   ز عکس تیغش خیره ستارهٔ سیّار
ز بهر ریختن خون دشمنان خدای   ز بهر قوت دین محمّد مختار
رهی به پیش خود اندر گرفت و گرم براند   بزیر رایت منصور لشکر جرّار
رهی چگونه رهی چون شب فراق دراز   چو عیش مردم درویش ناخوش و دشوار
نشیبهاش چو چنگالهائے شیر درشت   فرازهاش چو پشت نهنگ ناهموار
بشب سرشته و آغشته خاک او از نم   بروز تیره و تاری هوای او زنجار
چو کاسموی گیاهان او برهنه ز برگ[2]   چو شاخ رنگ درختان او تهی از بار[3]
میان بیشه او گم شده علامت پیل   گیاه منزل او بستدی سلیح سوار
ببرد پنج یک از لشکر و بلشکر گفت   که نیست آن سپه بیکرانه را مقدار
چو من بجنگ سوی آن سپه سپاه کشم   توان سپه را همچون سپاه شاه انگار[4]
برفت گرم و بدستور گفت کز پے من   تو لشکر و بنه را رهنمای باش و بیار
نماز شام ز بهر طلایه پیش برفت   محمّد عربی با جماعت احرار
هنوز میر خراسان براه بود که بود   طلایه دار بر آورده زان سپاه دمار
کشان کشان همی آورد هر کسی سوی او   مبارزان و عزیزان آن سپه را خوار
ملک برفت و علامت بدان سپاه نمود   بدان زمان که بسیج بهار کرد بهار
در این کرانه فرود آمد و کرانه بکرد   ز مکر کردن نندای رهمن مکار[5]
شب اندر آمد و نندا سپاه را برداشت   برفت و پیش چنین شاه شدن نباشد عار
همی شدند و همی ریخت آن سپاه سلیح[6]   چنانکه وقت خزان برگ ریزد از اشجار

۱- قنوج کسنور بلدة من بلاد الهند فتحها محمود بن سبکتگین - ۲- (برهنه بے برگ) کاسموی موی خوک است - ۳- (برهنه بے بلا رنگ بز کوهیست - ۴- (سام بیار) ۵- (نندا برهمن مکار) نندا نام یکے از سلاطین هند - برهمن بت پرست و هندو و آتش پرست - ۶- (فوج خصم سلیح)

شب سیاه مراد را تمام یاری داد — خنک کسیکه مراد را تمام باشد یار
چو راست روی شب تیره برگرفت و برفت — ز دست روز درخشنده رایت شب تار(۱)
بجائے لشکر ایشاں نگاه کرد ملک — ندید زیشاں جز خیمه بر زمیں آثار
برفت بر دمشاں یکدو منزل و همه را(۲) — بکشت و دشمن دیں را بکشت باید زار
خیارگان صفت پیل آں سپه بگرفت — نفایگانرا پی کرد و خسته کرد و نزار(۳)
فرو گرفت ز بالای بار پیلانشاں — بدرج گوهر سرخ و بتنگ زر عیار(۴)
تبارک الله ازآں خسروی که در هنرش — زبان خلق همی باز ماند از گفتار
بغزو کوشد و شاهاں همی بجستن کام — بجنگ یازد و شاهاں همی بجام عقار(۵)
چو روز روی بدو کرد روی کرد بغزو — چه کینه دارد با عالم همه اشرار
ایا شجاعت را نوک نیزهٔ تو پناه — ایا شریعت را تیغ تیز تو معیار
بسا بتا که تو برداشتی ز بتکده ها — چناں بتاں که ز لاهور بر گرفتی پار
ز بهر آنکه بتاں را همی پرستیدند — مخالفاں هدی اندر آں بلاد و دیار
بتان زرّیں بشکستی و به پالودی(۶) — بنام ایزد ازآں زر هاروی دینار
کلیدهائ شهادت نهادی اندر گنج — زهے ذخائر گنج تو طاعت جبّار
بهر کلیدی ازآں جبرئیل باز کند — در بهشت برین پیش تو بروز شمار
خدایگانه مدح تو چوں توانم گفت — که برتر است ز گفتار من ترا کردار
شنیده ام که فرامرز رستم اندر سند — بکشت مار و بداں فخر کرد پیش تبار
ازآں سپس که گه گشتن از کمان بلند — هزار تیر بر و بیش برده بود بکار
تو بادشاه یکے گرگ کشتی اندر هند — چنیں دلیری نیکوتر است ازآں صدبار
همیشه تا چو درمهائے خسروانے نیک(۷) — ستاره تابد هر شب به گنبد دوار(۸)
نماز شام پدید آید آفتاب از دور — چو زرگون سپری گشته گرد او پرکار(۹)
عزیز باش و بزرگی بدانکه خواهی ده — امیر باش و جهان را چنانکه خواهی دار

۱- (گیسوی شب تار) ۲- دم بضم بمعنی دنبال است. ۳- خیاره برگزیده نفایه معیوب و ناسره- (۴) درج بضم اول ظرفے که زنان جواهر آلات خود را در آں گذارند. تنگ یک لنگه از بار را گویند- (۵) عقار بضم بمعنی شراب است.
(۶) (بیا سودی) (۷) خسروانی نوعی از زر و سیم سپید خالص- (۸) (ز گنبد دوار) (۹) (چو زرگون ترسی) ترس بمعنی سپر است ۔

کشیده فخر و شرف پیش رایت تو سپاه | گرفته فتح و ظفر گرد موکب تو مدار
دو چیز دار برای دو تن نهاده مقیم[1] | زبهر ناصح تخت و زبهر حاسد دار
بفال نیک تو را ماه روزه روی نمود | تو دیر باش و چنیں روزه صد هزار گذار

در صفت باغ نو و کاخ و مجلس و در باچهٔ عمارت سلطان محمود گوید

بفرخنده فال و بفرخنده اختر | به نو باغ بنشست شاه مظفر
بروز مبارک به بخت همایون | به عزم موافق برائی منور
بباغی خرامید خسرو که او را | بهار و بهشت است مولا و چاکر
بباغی کزو ملک را زیب و زینت | بباغی کزو بلخ را عز و مفخر
بباغی درختان او عود و صندل | بباغی ریاحین او بسد تر[2]
بباغی چو پیوستن مهر خرم | بباغی چو رخسارهٔ دوست دلبر
بباغی که دل گوید ای تن درین چم | بباغی که تن گوید ای دل درین چر
بباغی در او سایهٔ شاخ طوبی | بباغی در او چشمهٔ آب کوثر
بباغی کز آب و گلش بازیابی | نسیم گلاب و دم مشک اذفر[3]
بهشت اندرو بازیابی تابان | بهار اندرو باز بینی به آذر
ز سرو بریده چو زلف بریده | ز شکل مدور چو چرخ مدور
بهشت است این باغ سلطان اعظم چم | دلیل آنکه رضوانش بنشسته بر در
دری را از آں مهر خواندست مشرق | دری را ازآں ماه خواندست خاور[4]
در او مسکن ماه رویان مجلس | در او خانهٔ شیرگیران لشکر
در او صید را چند جای ستوده | در او بزم را چند جای مشهر
کجا جای بزمست گلهای بیحد | کجا جای صید است مرغان بیمر
روان گرد بر گرد اسپرغمے را | تذروان آموخته ماده و نر[5]
ز خرگاه چوں بر کشاده جهانی | دری باز کرده بپایانش اندر
همه باغ پر سندس و پر صناعت[6] | چو لفظ مطابق چو شعر مکرر

---

۱. (از بهر دو تن) ۲. بسد مرجانست. ۳. مشک اذفر بویا و شدید الرایحه. ۴. خاور بمعنی مشرق و مغرب هر دو آمده و اینجا بمعنی مغرب است. ۵. تذرو مرغ صحرائی شبیه خروس. ۶. سندس قسمی از بافته دیبا و حریر.

یکی کاخ شاہانہ اندر میانش — سر کنگرہ بر کران دو پیکر

بکاخ اندروں صفّہ ہای مزخرف — در صفّہ ہا ساختہ سوئے منظر(۱)

یکی ہمچو دیبای چینی منقش — یکی ہمچو ارتنگ مانی مصوّر(۲)

نگاریدہ بر چند جای مبارک(۳) — شہ شرق را اندر آں کاخ پیکر

بیکجای در رزم و در دست ژوبین(۴) — بیکجای در بزم و در دست ساغر

وزاں کاخ فرخ چو اندر گذشتی — یکی رود آب اندر او ہمچو شکر

برفتن ز تیزی چو فرمان سلطاں — بخوردن ز کشتی چو عیش توانگر

نہ چرخست و اجزای او چوں ستارہ — نہ ابرست و آوای او ہمچو تندر(۵)

اگر بگذرد بر سرش مرغ موجش — بپالاید اندر ہوا مرغ را پر

بدینساں بباغ اندروں باز بینی — یکی ژرف دریا سراو را برابر

رواں اندراں کشتی و خیرہ ماندی — ز پہنائے آں دیدۂ آشناور

زمینش بکردار پشمینہ کردہ — کراں تا کرانش بکردار مرمر

بدو اندروں ماہیاں چو عروساں — بگوش اندروں حلقہ پر در و گوہر(۶)

دکانے برآوردہ پہلوئے دریا(۷) — بداں تا بداں می خورد شاہ صفدر

یمین دول شاہ محمود غازی — امین ملل خسرو بندہ پرور

شہ خوب صورت شہ خوب سیرت — شہ خوب منظر شہ خوب مخبر

بمردی فزائندۂ عز مومن — بشمشیر کاہندہ کفر کافر

ز بہر قوی کردن دین ایزد — ہمی گردد اندر جہاں چوں سکندر

زہے بزم را ابر دینار قطرہ — زہے رزم را خسرو رزم گستر(۸)

تو آنی کہ ہر چ از تو گوئم بمردی — نیوشندہ از من کند جملہ باور

نشان تو نا یافتہ شہریارا — نہ ماہیست در بحر و نہ مرغ در بر(۹)

مزوّر بود جز ترا نام شاہی — چو جز مر ترا نام مردی مزوّر(۱۰)

بہندوستان آنچہ تو بار کردی — بر اہل سلاسل نکرداست حیدر

۱۔ مزخرف مزین بزر (منظر جای نگریستن در بلندی) ۲۔ ارتنگ نام کتاب مانی نقاش۔ ۳۔ در چند جا مصور) ۴۔ ژوبین نیزہ کوچک۔ ۵۔ تندر بمعنی رعد است۔ ۶۔ (پر گہر حلقہ زر) ۷۔ (مکانی برآوردہ) ۸۔ (گرز گستر) ۹۔ (بر بہ تشدید بمعنی صحرا است) ۱۰۔ مزوّر تدلیس شدہ و اشتباہ ٭

تهی کردی از پیل هندوستان را | زبس تاختن بروی آنجا نه ایدر
زدو پادشا بستدی برده منزل | بیک تاختن هفتصد پیل منکر
همی تا بزرم اندرون نیک یابی | گل تانه را باز ناکرده از بر[1]
خدا بت معین باد و دولت مساعد | جهان زیر فرمان تو تا بمحشر
خوشا کاخ و باغی که داری بشادی | درین کاخ می خور و زین کاخ برخور

در صفت لشکر سلطان محمود و خلعت دادن به آنها

هر سپاهی را که چون محمود باشد شهریار
یمن باشد بر یمین و یسر باشد بر یسار
تیغشان باشد چو آتش روز و شب بدخواه سوز
اسپ شان باشد چو کشتی سال و مه دریا گذار
از عجائب خیمه شان باشد چو دریا وقت موج
وز غنایم خانه شان چون کشتی آگنده بار
شاخ کرگانشان بود میخ طویله در سفر
چنگ شیرانشان بود تعویذ اسپان در شکار[2]
بگذرند از رودهای ژرف چون موسی ز نیل
بر شوند از کنده چون شاهین بدیوار حصار[3]
کوکب ترکش کنند از گوهر تاج ملوک
وز شکسته دست بت بر دست بت رویان سوار[4]
از سر بت بند مصحف ها همی زرین کنند
وز دو چشم بت دو گوش نیکوانرا گوشوار
تیغ ایشان دست یابد با اجل در یک بدن
اسپ شان بازی کند با شیر در یک مرغزار

۱- ناکرده از بر یعنی ناچیدن از بن - ۲- کرگ بفتح اول کرگدنست که حیوانی است معروف و ناخن شیر را رسم بود که برائے تعویذ بر اسپاں می آویختند - ۳- کنده خندق است - ۴- کوکب ترکش ستاره مانندی از سیم و زر که بر ترکش نصب کنند و سوار بکسر دست بند زناں است ؛

هر که چوں محمود پشتی دارد اندر روز جنگ
چوں سرِ لشکر مقدم باشد اندر کارزار

لشکرِ او پیش دشمن ناکشیده صف هنوز
او به تیغ از لشکرِ دشمن برآورده دمار

من ملک محمود را دیستم اندر چند جنگ
پیش لشکر خویشتن کرده سپر هنگام کار

مرداں گویند سلطاں لشکری دارد قوی
پشت لشکر اوست در هیجا بحق کردگار[۱]

پیش ایزد روز محشر خسته برخیزد ز خاک
هر که از شمشیر او شد در صفِ دشمن فگار

نیست از شاهان گیتی اندریں گیتی چو او
وقت خدمت حق شناس و وقتِ ذلت بردبار[۲]

هر زماں افزوں ز خدمت شاه پاداشی دهد
خادماں خویش را ویں را عجب کاری مدار

آنچه کردست از کرم با بندگان امروز او
بارسولاں کرد خواهد ذو المنن روزِ شمار

هر یکے را در خور خدمت ثیابی داد خوب
خلعتی کو را بزرگی پود بود و فخر تار

زنده گردانید یک نام خویش و نام فخر
نیست گردانید یک نام ننگ و نام عار

جان شیریں را فدای آں خداوندی کنند
کز پس ایزد بود شاں بهتریں پروردگار

از رضای او نتابند و مراد را روز جنگ
یکدل و یک رائے باشند و موافق بنده دار

(۱) مضمون این بیت اقتباس از عنصری است که گوید دگر بجرب اندر بود لشکر پناه خسروان۔ چونکه روز حرب باشد تو پناه لشکری۔ و عنصری از متنبی اقتباس کرده که گوید۔ بالجیشِ یمتنعُ الساداتُ کلهم۔ والجیش بابن ابی الهیجاء یمتنعُ

(۲) در بیت ابن الفتح شعر نیز مضمون است:

وقتِ فتح از بخششِ نیکو بود شاں ملک و مال
وقتِ بزم از خلعتِ نیکو بود شاں یادگار

بخششے کاں دخل شاہاں بودی اندر پاستاں
خلعتے کاں خسرواں را بودی اندر روزگار

پیشِ خسرو روزِ خدمت چوں خزاں اندر شوند
باز گردند از فراواں سازِ نیکو چوں بہار

از نوازشہای سلطاں دل پُر از لہو و طرب
وز کرامتہای سلطاں تن پُر از رنگ و نگار

بر میاں شاں حلقۂ بندِ کمرہا شمس زر[1]
زیرِ رانشاں جملہ زرّیں مرکبانِ راہوار[2]

از تفاخر در بزرگی وز کرامت بر زمیں
زیرِ نعلِ مرکبانشاں مشک بر خیزد غبار

زینہمہ بہتر مرایشاں را ہمی حاصل شود
چیست آں خوشنودیٔ شاہ و رضای کردگار

با چنیں نیکو کرامتہا کہ می بینند باز
بیش ازیں باشد کرامتشاں امید از شہریار

وانگہے زیشاں نباشد نعمتِ سلطاں دریغ
نعمتے کورا براں کردست یزداں کامگار

نعمتش پاینده باد و دولتش پیوستہ باد
دولتِ او بیکراں و نعمتِ او بے کنار

بندگاں و کہتراں را حق چنیں باید شناخت
شاد باش اے پادشاہِ حق شناس و حق گذار

راست پنداری خزینہ خسرواں امروز شاہ
بر رسولاں عرضہ کرد و بر سپہ پاشید خوار

۱- (شمس زر) ۲- (زیر راں با ساز زرّیں)

کز در میدان او تا گوشۂ ایوانِ او بُد
مرکبِ سیمیں ستام است و بتِ سیمیں عذار[1]

ہر نوائیں مرکبے زاں کشوری کردہ پریش
ہر بتے زاں صد بتِ زرّیں شکستہ در نثار

آں بکشّی زینت میدان خسرو روز جنگ[2]
ویں بخوبی شمسۂ ایوان خسرو روز بار

آں برزم اندر نوشتہ پیش او دشتِ فراخ
ویں ببزم اندر گرفتہ پیش او جامِ عقار[3]

از فراواں دیدن ہرّا[4]ئے زر امروز گشت
دیدہ اندر چشم ہر بینندۂ زر عیّار

کے بود کردار ایشاں ہمسرِ کردارِ او
کے تواند بود تاریِ لیل چوں روشن نہار

ای یمینِ دولتِ عالی و ملت را امین
دولت از تو با سکوں و ملت از تو بر قرار

عزم تو کشور کشا و خشمِ تو بدخواہ سوز
رمح تو پولاد سنُب و تیغ تو جوشن گذار

موی بر اندام بدخواہت زباں گردد ہمی
از پئے آں تا ز شمشیر تو خواہد زینہار

یک سوار از خیل تو وز دشمناں پنجاہ خیل
یک پیادہ از تو وز گردنکشاں پانصد سوار

ہم سخاوت را کمالی ہم بزرگی را جمال
ہم شجاعت را جلالی ہم شریعت را شعار

---

(۱) ستام لجام و لگام (۲) کشی خوشی و تندرستی

(۳) عقار بضم اول شراب و نوشتہ بفتح در نورد دیدہ۔

(۴) ہرا بفتح و تشدید کلولہ ہای زریں و سیمیں کہ در ساختِ اسپ تعبیہ کنند بنا بمشابہت آں بہلیلہ کہ آں را ہرا گویند و بمعنی ساخت اسپ چوں سینہ بند و لگام وغیرہ استعمال شدہ ؛

تا درخت نار نارد عنبر و کافور بر
تا درختِ گل نیارد سنبل و شمشاد بار

تا دیبا بفگند نوروز بر صحرا بساط
تا دریا بر کشد خورشید بر گردوں بخار

دیر باش و دیر زی و کام جوی و کام یاب
شاد باش و شاد زی و مملکت گیر و بدار

در معنی عشق گوید

مرا دی عاشقی گفت ای سخنور
میانِ عاشق و معشوق بنگر

نگه کن تا چه باید هر دواں را
وزیں ره کز تو پرسیدم بمگذر (۱)

چه خواهد دلبر از دلجوی بیدل
چه خواهد عاشق از معشوق دلبر

چه دانی دوستی را حدّ و غایت
مقدّر باشد آں یا نامقدّر

چه باشد علت کردار معشوق
بجای عاشقی معشوق پرور

مرا زینگونه فکرتهاست بسیار
اگر دانی سخن ها گو ازیں در

مرا و را گفتم ای پرسنده احسنت
نکو پرسیدی و زیبا و درخور

بپرسیدی ز حد و غایت عشق
جوابی جزم خواهی و مفسّر

من آں گویم که دانم ور ندانم
مرا از جملهٔ جهّال مشمر

که داند عشق را هرگز نهایت
سؤالی مشکل آمد ردّی و منکر

بر من عشق را غایت بجائیست
که کس کردنش نتواند مقرّر

چناں باید که نکند هیچ عاشق
حدیثِ حاسدِ معشوق باور

بوقتِ خلوت اندر پیشِ معشوق
چو کهتر باشد اندر پیشِ مهتر

مسخّر گشتهٔ معشوق باشد
وگر چه عالمے او را مسخّر

زبهرِ دوستی بالائے معشوق
پرستد سایهٔ سرو و صنوبر

زبهرِ رنگ و بوی جعدِ معشوق
نباشد ساعتے بے سنبلِ تر

۱- (وزیں دو کز تو پرسیدم)

در مدح یمین الدوله محمود بن ناصر الدین و ذکر غزوات و فتوحات او در گنگ

بهار تازه دمید ای بروی رشکِ بهار — بیا و روز مرا خوش کن و نبیذ بیار

همی بروی تو ماند بهار دیباروی — همی سلامت روی تو و بقای بهار

بهار اگر نه زیک مادرست با تو چرا — چو روی تست بخوشی و رنگ و بوی و نگار

بهار تازه اگر داردی بنفشه و گل(۱) — ترا دو زلف بنفشه است و هر دو رخ گلزار

رُخ تو باغ منست و تو باغبان منی — بده بهیچ کس از باغ من گل زنهار

غریب موی که مشک اندرو گرفت وطن — غریب روی که ماه اندرو گرفت قرار(۲)

همیشه تافته بینم سیه دو زلف ترا(۳) — دلم ز تافتنش تافته شود هموار

مگر که غالیه میمالے اندرو گه گاه — وگرنه از چه چنان تافته است و غالیه بار(۴)

نداد هرگز کس مشک را بغالیه بوی — مده تو نیز ترا مشک غالیه بچه کار(۵)

ترا ببوی و بپیرایه هیچ حاجت نیست — چنانکه شاه جهان را گه نبرد بیار

یمینِ دولت ابوالقاسم ابن ناصر دین — امینِ ملّت محمود شاه شیر شکار

فراشته بهنر نام خویش و نام پدر — نگذاشته ز قدر قدر خویش و قدر تبار

بروز معرکه بسیار دیده پشتِ ملوک — بوقت حمله فراوان دریده صفّ سوار

هزار شهر تهی کرده از هزار ملک — هزار شاه پراگنده از هزار حصار

همیشه عادت او برکشیدنِ اسلام — همیشه همّتِ او نیست کردن کفّار

زخوی خویش هر روز شادمانه شود — هزار بار روان محمّد مختار

بزرگواری را رسمهای اوست جمال — چو مر شجاعت را تیغ تیز اوست شعار

ایا برزم گه اندر چو ببر شور انگیز — ایا ببزم گه اندر چو ابر گوهر بار

عطای تو بهمه جایگه رسید و رسد — بلند همتِ تو بر سپهر دائره دار

شجاعت تو همی بسترد ز دفترها — حدیث رستم دستان و حیدر کرّار

بساکسا که مر او را نبود جیب درست(۶) — ز مجلس تو سوی خانه برد زر بکنار

۱- (بهار تازه چه دارد و بنفشه دارد و گل) ۲- (غریب روی که مشک) (غریب موی که ماه) ۳- (سر دو زلف ترا) ۴- (تافته شود هر تار) ۵- (ترا بوی غالیه بچه کار) غالیه مطلق عطریات - ۶- جیب بفتح گریبان پیراهن ؛

حدیثِ جنگِ تو با دشمنان و قصهٔ تو
کجا تواند گفتن کس آنچه تو کردی
تو آن شهی که تو را هر کجا شوی شب و روز
همیشه کارِ تو غزواست و پیشهٔ تو جهاد
طریقهاش چو نرم آبهای سیل از گل
چه خارهای که اندر سرِ پهنای ستور
بگونهٔ شَل افغانیان دو پرّه و تیز
چو کاسموی و چو سوزن خلنده و سرتیز[5]
اگر بدستِ کسی ناگهان فرو رفتی[6]
گذاره بر دسپه را زده دوازده رود
چه رودهائے هر یک چنان کجا افتد[7]
بدان ره اندر معروف شهرهای بود
زهی قلاعی[9] در هر یکے هزار طلسم
چنانکه مرد بدو دست چون نهادی در
همی کشید سپه تا بآبِ گنگ رسید
نه برکناره مراورا پدید بود گذر
چو چرخ بر سر گرداب‌هاش گشته زمین
ز تیغ کوه درختان فرو فگنده بموج[13]
بران کنارهٔ او لوره و بزیر گلے[14]
هزار بار نه دریا گذشته باشد خضر
خدایگانِ جهان خسروِ ملوکِ زمان

محدّثان را بفروخت ای شهها بازار[1]
کجا رسد بر کردارهای تو گفتار
همی رود ظفر و فتح بر یمین و یسار
ازین دو چیز کنی نام خفته را بیدار
نبات هاش چو دندانهای ارّه زخوار[2]
فروشدی چو برگ اندر آهنین مسمار[3]
چو دسته بسته بهم تیرهای بے سوفار[4]
که دیده خار بدین صورت و بدین کردار
بسوی دیگر ازو بهره یافتی دیدار
بمرکبان بیابان نورد و کوه گذار
گه گذشتن ازو هر دو بازوے طیار[8]
تهی ز مردم و انباشته ز مالِ تجار
که خیره گشتی ازو چشمِ مردمِ هشیار
کشاده گشتی و تیری کشادی آرش وار[10]
نه آبِ گنگ که دریائے ناپدید کنار[11]
نه در میانه مراورا پدید بود سنار[12]
چو پشته روی زمین آبهاش واده بخار
ازو کهینه درختے مه از مهینه چنار
که تا بپالانِ پیل اندرو شدی ستوار
ز آبِ گنگ همانا گذشته نیست دوبار
که روشن است بدو چشمِ عزّ و چشمِ فخار

۱۔ (ایملک بازار) (خسروا بازار) بفروخت یعنی روشن و گرم کرد۔ ۲۔ در نسخ موجوده این شعر پس از شعر (همیشه کار تو) نوشته شده والبته بین دو شعر یک شعر یا بیشتر ساقط شده۔ ۳۔ (چو برگ اندر) ۴۔ شَل بکسر نیزه کوچک پره دار (چو دسته دسته بهم) ۵۔ کاسموی موی خوک نر را گویند۔ ۶۔ (فرو جستی) ۷۔ (کجا بفتد) ۸۔ طیاره کشتی سریع و تیز رو ۹۔ (زهے سلاحی) ۱۰۔ ارش نام پهلوانے که در تیر اندازی عدیل و نظیر نداشته۔ ۱۱۔ گنگ نام رودی معروف در هندوستان ۱۲۔ سنار تنگ آبی که کشتی در آن بایستد و نگذرد و در نسخه (کنار) بدل سنار نوشته اند۔ ۱۳۔ (فتاده ببرج) ۱۴۔ لوره زمینے که

زآبِ گنگ سپه را بیک زمان بگذاشت / بهمین دولت و توفیق ایزدِ دادار
گذشتنی که نیالوده بود زآب در او / ستور زینے زینِ ستور باری بار
خبر شنید که پلیش از پئے توشار از گنگ(۱) / گذشت و پیل پس پشت او قطار قطار
به جاشتنگاه ملک بے کمر میان سپاه / برفت بر دمِ آں جنگ جوی کینه گذار(۲)
میان بیشه براه اندروں حصاری بود / گرفته هر شهے از جنگ آں حصار فرار
دلش نداد کز آں تا کشاده بر گردد / سلیح داد سپه را و شد به پای حصار
بیکزماں ز در و دیوار آں حصار قوی / چو حلّه کرد و مراں حلّه را زخون آهار
از آں حصار سوی شار روی کرد و برفت / سپاه را همه بگذاشت با سپه سالار
بیک شبانه روز از پای قلعهٔ سَربَل / برو دراهت شد تازیاں بیک هنجار(۳)
به پلیش راه وی اندر پدید شد رودی / هلال زورق و خور لنگر و ستاره سپار(۴)
چه صعب رودی دریا نهاد و طوفان سیل / چه منکر آبی پیل افگن و سوار اوبار(۵)
چو کوه کوه درو موجهای تند روش(۶) / چو پیل پیل نهنگاں هول مردم خوار
چو کوه رو بمصافش نمود و بر لب رود / نمود گرد سپاه و ستاد از پئے کار(۷)
ترو چپال سپه را بشب گذاشته بود(۸) / به پیل از آب واز آنسو گرفته راه گذر
نمود هیبتِ پیلان آهنیں دنداں / کشاده بازوی مُرغان آهنیں منقار
سر ملوک عجم چوں بنزدِ کوه رسید / صف سپاه عدو دید با سکون و قرار
زریدگاں سرائے نژاد بر سر آب(۹) / بداں کنار فرستاد کوه کے سه چهار
بنیزه هر یک از ایشاں ستودهٔ غزنیں / بتیغ هر یک از ایشاں خجستهٔ بلغار
دلاورانے تراشکال رستم دستاں / مبارزانے ز اقرانِ بیژن جرار(۱۰)
وزیں کرانه کماں بر گرفت واندر شد / میان آب رواں با سلیح و زین افزار(۱۱)
بسر کشان سپه گفت هر که روز شمار / ثواب خواهد جستن همی ز ایزد بار
بجنگ کافر ازیں رود بگذرید بهم / که هم بدست شما قهر شاں کند قهار

۱- شار پادشاه گرجستان را گویند - ۲- دم بمعنی دنباله است - ۳- سربل به بای موحده و راهت نام دو محل است در هندوستان - ۴- دستار) ۵- اوبار بلع کننده - ۶- تندروش یعنی رعد مانند - ۷- رچه کوه روی مصافی کشیده برلب رود - در ابرو پیش مصاف ایستاده در پیکار) ۸- ترو چپال نام یکے از سلاطین هند - ۹- ریدک کودک و غلام ترک - ۱۰- (حیدر کرار) ۱۱- زین افزار اسباب سواری از قبیل سلاح و براق جنگ ::

ہمہ سپہ بیکبار با سلیح و سپر
چو قوم موسے عمران ز رودِ نیل و ز آب
ز جامہ بر تنِ کافر ہمی جدا کردند
چو زیں کرانہ شہِ شرق دست بُرد بتیر
شہ سپہ شکن جنگجو ز پیش ملک
بفرِ دولتِ او پشت آں سپاہ قوی
درشت بود و چناں نرم شد کہ روز دگر
ملک ز پنج یک آنجا نصیب یافتہ بود
دو دختر و دو زنش را فرو گرفت از پیل
چو شار را بزد و مال و پیل از و بستد
ز جنگ شار سپہ را بجنگ رای کشید
بداں رہ اندرِ بگذشت ز آبہای بزرگ
چہ آب گوئی از پیل بر گرفتی سر
خبر دہندہ خبر داد رای را کہ ملک
ہنوز رائے تمام ایں خبر شنیدہ نبود
ہزار پیل ثریاں پیش کرد و ز پس کرد
چگونہ جائے جائے چو بوستان ارم
چہ شہر شہر بدی اندر او سرای سرای[7]
سرایہاش چو ارتنگ مانوی پر نقش[9]
چو شہریار زمانہ بباری اندر شد[10]
بخواست آتش و آں شہر پر بدایع را
سرائی ہاش چو کوز شکستہ کرد از خاک

فرو شدند بداں رود نا دہندہ گذار
بر آمدند ہمہ بیگزند و بے آزار
بتیر تار ز پود و بنیزہ پود از تار
براں کرانہ نماند از مخالفان دیار
میان بیشۂ کشن اندروں خزید چو مار[1]
شکستہ گشت و از بند دولت ایں شگفت مدار
بصد شفیع ہمی خواست از ملک زنہار
دویست پیل و دو صندوق لؤلؤ شہوار
بخون لشکرِ او کرد خاک را غنجار[2]
کز آنچہ ز و بستد شاد باد و برخوردار
ز خواب خواست ہمی کرد رای را بیدار[3]
چہ آب ہای کہ تا گنگ رفتہ از کہسار[4]
چہ آب گوئی کز ژالہ بر فلک دی بار[5]
سوئی تو آمدہ راہ گریختن بردار
کہ شد ز مملکت خویش یکسرہ بیزار
ولائتی چو بہشتی و بارۂ چو بہار[6]
چگونہ شہرے شہرے چو بتکدہ فرخار
چہ کاخ کاخ بدی اندر او بہار بہار[8]
بہار ہاش چو دیبای خسروی بنگار
خبر شنید کہ رفت او ز راہ دریا بار
بہ آتش و بہ تبر کرد با زمیں ہموار
بہار ہاش چو نار کفیدہ کرد از نار[11]

۱- کشن انبوہ - ۲- غنجار گلگونہ یعنی سرخاب کہ زناں برروی مالند - ۳- رای نام یکے از سلاطین ہند مانند شار - ۴- راز گنگ رفتہ تا کہسار) ۵- (بر گرفتی بار) ژالہ تگرگ - ۶- بارہ بمعنی شہر است - ۷- (بیرون و اندرون سرائی سرائی) ۸- بیرون و اندرون نگار نگار) بہار بتخانہ چین و آتشکدۂ ترکستان است - ۹- ارتنگ نام کتاب مانی نقاش است - ۱۰- باری نام قلعہ ایست در آں حدود - ۱۱- نار کفیدہ انار ترکیدہ و شکافتہ و کوز بکاف تازی چیز است کہ گرد و باشد ؛

بسوخت شہر و سوی خیمہ باز گشت از خشم
خبر دہی ببر خسرو آمد و گفتا
برایں کرانۂ ماخیل رائے پیدا شد
چہل امیر زہندوستاں درآں سپہ است
علامت است درآں لشکر اندرو براو
قویست قلبگہ لشکرش بنہصد پیل
ہمہ چو کوہ بلند ند روز جنگ و جدل
خدایگان زمانہ چو ایں خبر بشنید
ہمہ حدیث زمحمود نامہ خواند و بس
خدایگانا غزوی بزرگ آمد پیش
ہمی روی کہ جہاں راتہی کنی زبداں
برو بفرخی و فالِ نیک و طالعِ سعد
مخالفان رایک روز روزگار مده[3]
خزائن ملکاں جملہ در خزاین تست
سپاہ دین سپہ ایزدست و بر سپہش
عدوی تو عدوی ایزدست و دشمنِ دیں
فریضہ باشدِ بر ہر موحدی کہ کند
اگر خدای بخواہد بمدتے نزدیک
چہ کار بود کہ تو سوی او نہادی روی
بوقت کود کے آنگہ کہ لشکرِ تو نبود[4]
بعرض گاہ تو لشکر چنانکہ پار نبود
براں سپاہ خدایت ہمی مظفر کرد
زدست آں ملکاں درہمی ربودی ملک

چو نرہ شیری گم کردہ زیر پنجہ شکار
کہ تیز گشت یکے جنگ تنگ را بازار
ہمی کشد سپہے ہمچو آہنیں دیوار
بزیر رایتشاں سی و شش ہزار سوار
پیادگان گزیدہ صد و سی و سہ ہزار
چگونہ پیلاں پیلان نامدار خیار[1]
بلند کوہ بدندانہا کنند شیار[2]
چہ گفت گفت ہمیخواستم من ایں پیکار
ہمانکہ قصۂ شہنامہ خواندئی ہموار
ترا فریضہ تر است ایں زغزو کردن پار
زمفسداں نگذاری تو در جہان دیار
بہ تیغ تیز زدشمن برآر زود دمار
کہ اژدہا شود ار روزگار یابد مار
سلیح شاہاں در قلعہ ہای تست انبار
پس از محمدؐ مرسل توی سپہ سالار
سپاہ ایزدِ را بر عدوی خویش گمار
بطاقت و بتواں با عدوی تو پیکار
مراد خویش برآری زدشمنِ غدار
کہ کام خویش بحاصل نکردی آخر کار
چنیں کہ ہست کنوں ہمچو آہنیں دیوار
ہزار و ہفتصد و اند پیل بد بشمار[5]
کہ کس ندانست آنرا ہمی کنار و شمار
کہ داشت ہر یک ہمچوں علی تگین دو ہزار

۱۔ وکزدم زمیں کنند شیار) خیار یعنی برگزیدہ و پسندیدہ است ۲۔ ربلند کوہ زبن بر کنند چوں اشجار) شیار شخم کردن۔
۳۔ (ندہ اما نشان زین بیش و روزگار مدہ) روزگار یعنی فرصت و مدت ۔ ۴۔ (چہ وقت بود وکے انگہ کہ لشکر) ۵۔ (از پیل بتیوں کردار)۔

علی تکین راپیش توای ملک چه خطر
گرفته گیرش و در مرغزار کرده بدار

خدای داند کاین پیش تو همی گویم
تنم ز شرم همیگردد اے امیر نزار(۱)

ز تو چو یاد کنم ور ملوک یاد کنم
چناں بود که کنم یاد با نُبی اشعار(۲)

همیشه تا که بود در جهاں عزیز درم
چنانکه هست گرامی و پر بها دینار(۳)

خدایگان جهاں باش و ز جهاں برخور
بکام زی و جهاں را بکام خویش گذار

بدولت و سپه و ملک خویش کام روا
ز نعمت و ز تن و جانِ خویش برخوردار

بزی و در طرب و عیش و شادکامی و لهو
عدو ز ید بغم و درد و انده و تیمار

خجسته باد تو نوروز و نیک بادت روز
تو شادخوار و بداندیش خوار و انده خوار

در ذکر سفر سومنات و فتح آں و شکستنِ منات و رجعتِ سلطان گوید

فسانه گشت و کهن شد حدیث اسکندر
سخن نو آر که نو را حلاوتیست دگر

فسانهٔ کهن و کارنامهٔ بدروغ(۴)
بکار ناید رو در دروغ رنج مبر

حدیث آنکه سکندر کجا رسید و چه کرد
ز بس شنیدن گشته است خلق را از بر

شنیده ام که حدیثے که آں دو باره شود
چو صبر گردد تلخ ارچه خوش بود چو شکر(۵)

اگر حدیث خوش و دلپذیر برخواهی کرد
حدیث شاه جهاں پیش گیر و زیں مگذر

یمین دولتِ محمود شهریار جهاں
خدائیگان نکو منظر و نکو مخبر

شہے که روز و شب او را جز ایں تمنا نیست
که چوں زند بُت و بتخانه بر سر بُتگر

گہے ز جیحون لشکر کشد سوی سیحون
گہے سپه برد از باختر سوی خاور

ز کارنامهٔ او گرد و روے برخوانے(۶)
بخنده یاد کنی کارہائے اسکندر(۷)

بلی سکندر سر تا سر جهاں بر گشت
سفر گزید و بیاباں برید و کوه و کمر

ولیکن او ز سفر آب زندگانی جست
ملک رضای خدا و رضای پیغمبر

۱- نزار لاغر- ۲- نبی بضم نون قرآن مجید- ۳- (گرامی تر از درم و دینار) (گرامی بر همه دینار) ۴- کارنامه یعنی تاریخ- ۵- (اگرچه صبر گردد تلخ از شهد هست شکر) ۶- (گردد داستاں خوانے) ۷- (فسانه دانی تو کارہائے) ۞

وگر تو گوئی در شانش آیتیست رواست
نه ایم منکرم این را که باشد آن منکر

بوقت آنکه سکندر همی امارت کرد
بند نبوت را بر نهاده قفل بدر

بوقت شاه جهان گر پیمبری بودی
دو بیست آیت بودی بشان شاه اندر

همه حدیث سکندر بدان بزرگ شده است
که دل بشغل سفر بست و دوست داشت سفر

اگر سکندر با شاه یک سفر کردی
ز اسپ تازی زود آمدی فرود بحر[1]

دراز تر سفر او بدان رهی بوده است
که ده زده نگسسته است و کرد و راز کردر[2]

ملک سپاه براهی برد که دیو در آن
شمیده گردد و گمراه و عاجز و مضطر[3]

چنین سفر که شه امسال کرد در همه عمر
خدای داند کو را نیامده است بسر

گمان که برد که هرگز کسی ز راه طراز[4]
بسومنات برد لشکر و چنین لشکر

نه لشکری که مر آن را کسی بداند حد
نه لشکری که مر آن را کسی بداند مر[5]

شمار لختی از آن بر تر از شمار حصی[6]
عداد بعضی از آن بر تر از عداد مطر

بلشکر کش و بیکران نظر چه کنی
تو دوری ره صعب و کمی آب نگر[7]

رهی که دیو در آن گم شدی بوقت زوال
چو مرد کم بین در تنگ بیشه وقت سحر

دراز تر ز غم مستمند سوخته دل
کشیده تر ز شب دردمند خسته جگر

بصد پی اندر ده جای ریگ چون سره[8]
بده پی اندر صد جای سنگ چون نشتر

چو چشم شوخ همه چشمه های آن بی آب[9]
چو قول سفله همه کشتهای آن بی بر

هوای آن ذرم و باد آن چو دود جحیم
زمین آن سیه و خاک آن چو خاکستر

همه درخت و میان درخت خار کشن
نه خار بلکه ستان خلنده و خنجر

نه مرد را سر آن کاندر آن نهادی پای
نه مرغ را دل آن کاندر آن کشادی پر

همی ز جوشن برکند غیبهٔ جوشن
همی ز مغفر بگسست رفرف مغفر[10]

۱- (آمدی لگاؤ و تجر) ۲- کردر بکاف عربی زمین پشته و بیشه و صاحب جهانگیری گوید کردر بر وزن سرور شهر وقصبه استنباط میشود- ۳- شمیده رمیده و بیهوش و ترسیده و بیم زده- ۴- طراز نام ولایتی در بدخشان ۵- مر بتشدید بتازی بمعنی شمار و در فارسی عدد پنجاه یک مر است و صد دو مر بهمین قیاس و اینجا عربی است نه فارسی- ۶- حصی سنگریزه و ریگ- ۷- (تو روی صعبی ره بین و تنگ آب نگر) ۸- (چون پشته) ۹- شوخ بیحیا و بی شرم و بمعنی چرک و ریم نیز میباشد- ۱۰- غیبه پولک های آهن و پولاد که بر زره بکار برند و رفرف آنچه از زره و مغفر آویخته باشند۔

سوار با سر اندر شدی بدو و از آں
ہزار خار شکستہ دراو و خستہ از آں
کمر کشاں(۱) سپہ را جدا جدا ہر روز
چو پای باز درآں بیشہ پر جلاجل بود
گہے گیاہے پیش آمدی چو نوکِ خدنگ(۳)
درآں بیابانِ منزل گہے عجائب بود
بگونہ شب روزی برآمد از سرِ کوہ
نماز پیشین انگشت خویش را برداست
عجب تر آنکہ ملک را چنیں ہمی گفتند
تر اینزرگ سپاہی است دین و راز رہی است
بشب چو خفتہ بود مرد سر برآرد نار
چو خور برآید و گرمی بمرد خفتہ رسد
خدایگان جہاں ز آں سخن نبیند شید
بدیں درشتی و زشتی رہی کہ کردم یاد
پیادگان رایک یک بخواند و اشتر داد
جمازہ ہارا در بادیہ دُما دُم کرد(۸)
بساخت از پئے پس ماندگاں و گمشدگاں
ہمہ سپہ را ز آں بادیہ بروں آورد
بداں رہ اندر چنداں حصار و شہر بزرگ
نخست اندر آوَرد کز روی برج و بارہ آں

بروں شدی ہمہ تن چوں ہزار پای بسر
بچند جای سر و روی و پشت و پہلو و بر
کمر برہنہ بمنزل شدی ز حلیۂ زر
ستاکہائے(۲) درخت و پشیز ہائے کمر
گہے ز بینغ پیش آمدی چو روی تبر(۴)
کہ گر بگویم کس را نیاید آں باور
کہ ہیچ گونہ برآں کار گر نگشت بصر
ہمی ندیدم من ایں عجایبست و عبر
کہ اندر ایں رہ مار دو سر بود بیمر
ہمہ سراسر پر خار و مار و لورہ(۵) و جر
ہمی کشد بنفس خفتہ تا برآید خور(۶)
سبک نگردد ز آں خواب تا گہ محشر
سپہ براند بیاری ز ایزد داور
گذارہ کرد بتوفیق خالق اکبر(۷)
بتوشہ کرد سفر بر مسافراں چو حضر
بآب کرد ہمی ریگ آں بیاباں تر
میان بادیہ(۹) ہا حوضہای چوں کوثر
شگفتہ چوں گل سیراب و ہمچو نیلوفر(۱۰)
خراب کرد و بکند اصل ہر یک از بن و بر
چو کوہ کوہ فرو ریخت آہن و مرمر

۱۔ کمر کشن کنایہ از شجاع و دلاور است۔ ۲۔ (ستاکہائے درختاں بسبز فام گہر) جلاجل زنگہا کہ بر پای باز و دیگر طیور بندند (ستاک شاخہ) درخت پشیز پولک ہای نقرہ کہ بر کمر نصب میکردند۔ ۳۔ (نوک خسک) خسک خارے است سہ گوشہ۔ ۴۔ (چو نوک تبر) ۵۔ لور بر وزن کور زمینے کہ سیلاب کندہ باشد صاحب انجمن آرا در ذکر ایں لغت ہمیں شعر را شاہد آوردہ (جر بفتح اول و سکون ثانی شگاف عموماً و زمین شگافتہ خصوصاً۔ ۶۔ (نفس خفتہ) ۷۔ (گذاشت شاہ) ۸۔ جمازہ شتر تند رو (دمادم بضم ہر دو دال متعاقب و پی در پی۔ ۹۔ (بادیہ پس برکہ ہا) ۱۰۔ (برگ نیلوفر) ؛

حصار آن قوی و بارهٔ حصار قوی | حصاریان همه برسان شیر شرزهٔ نر[1]
مبارزانی همدست و لشکری هم پشت | درنگ پیشه بفرّ و شتاب کار بکر
نبرد کرده و اندر نبرد یافته دست | دلیر گشته و اندر دلیری استمگر
چو چیکودر که چه صندوقهای گوهر یافت[2] | بکوه پایه آن شهریار شیر شکر
چو کوه البرز آنکوه کاندر آن سیمرغ | گرفته مسکن و با زال شد سخن گستر
چگونه کوهی چونانکه از بلندی آن | ستارگان را گوئی فرود اوست مقر
مبارزانی بر تیغ او به تیغ گذاشت[3] | که هر یکی را صد بنده بود چون عنتر[4]
چو نهرواله که اندر دیار هند بهیم[5] | بنهرواله همی کرد بر شهان مفخر
بزرگ شهری و در شهر کاخهای بزرگ | رسیده کنگرهٔ کاخها بدو پیکر
بدخل نیک و بتربت خوش و بآب تمام | بکشت مند و بباغ و ببوستان برور
دویست پیل و کما بیش ده هزار سوار[6] | نود هزار پیاده مبارز و صفدر
همیشه رائی بهیم اندر آن مقیم بدی | نشسته ایمن و دل پر نشاط و ناز و بطر[7]
چو مندهیر که در مندهیر حوضی بود[8] | چنانکه خیره شدی اندر آن دو چشم فکر
چگونه حوضی چونانکه هر چه بندیشم | نمیتوانم گفتن صفاتش اندر خور
ز دستبرد حکیمان بر او پدید نشان | ز سالهای فراوان بر او پدید اثر
دراز و پهنای حوضی بصد هزار عمل | هزار بتکدهٔ خرد گرد حوض اندر
بزرگ بتکدهٔ پیش و در میانش بتی | بحسن ماه و لیکن بقامت عرعر
دگر چو دیولواره که همچو روز سپید | پدید بود سر افراشته میان گذر
در او درختانِ چون کوز هندی و پوپل[9] | که هر درخت بسالی دهد مکرر بر
یکی حصار قوی بر کران شهر و در آن | ز بت پرستان گرد آمده یکی معشر[10]

---

(۱) حصاریانش برسان، ۲- چیکلودار نام محلی است در آن حدود و چیکودر بواو معدوله ظاهراً مخفف آنست. ۳- تیغ اول بمعنی زبانهٔ کوهست. ۴- عنتره نام یکی از فرسان عرب است. ۵- نهرواله شهری است بگجرات و بهیم از راجه های بزرگ آن ملک بوده. ۶- (صد هزار سوار) ۷- بطر عجب و نشاط از کثرت مال و جاه ۸- مندهیر نام شهری از بلاد هند. ۹- کوز هندی و پوپل نام دو درخت معروفست که در هند روید که جوز هندی و فوفل گویند. ۱۰- معشر گروه از مردم ؛

بکشت مردم و بتخانه ها بکند و بسوخت[1]
نرست از و بره اندر بگر کسی که بماند
نهفتگانرا ناخستہ زآن قبیل بگذاشت
کسیکہ بتکدۂ سومنات خواہد کند
ملک ہمی نہ کردن منات شتافت
منات لات و عزی در مکہ سہ بُت بودند
ہمہ جہاں ہمی آں ہر سہ را پرستیدند
دو زآں پیمبر بشکست و ہر دو را آں روز
منات را زمیاں کافراں بدزدیدند
بجای گاہے کز روزگار آدم باز
زبہرِ آں بت بتخانۂ بنا کردند
بکار بردند از ہر سوئے تقرب را
بہ بتکدہ در بت را خزینۂ کردند[5]

چنانکہ بتکدۂ وارنی و تانیسر[2]
نہفتہ زیر خسیے چون بھیم شوم اختر
کہ شغل داشت جز آں آنشہ فرشتہ فر
بخسنگاں نکند روزگار خویش ہدر
شتاب او ہم ازیں روی بودہ بود مگر[3]
ز دستنبر و بت آرای آنزماں آزر
جز آنکسے کہ بدو بود از خدائے نظر
فگندہ بود ستاں پیش کعبہ پای بسر[4]
بکشوری دگر انداختند از آں کشور
برآں زمیں ننشست و نرفت جز کافر
بصد ہزار تماثیل و صد ہزار صور
چو تختہ سنگ برآں خانہ تختہ تختہ زر
درآں خزینہ بصندوق ہائے ہیل گہر

۱- (بکند بتکدہ و کافراں گرفت و بکشت) ۲- وارنی موضعی است در ہندوستان مشتمل بر بتخانہ بسیار (تانیسر نام شہری است در ہندوستان در سنۂ احدی و اربعمایہ چنیں خبر آوردند مر امیر محمود را کہ تانیسر جائی بزرگ است و بتاں بسیار اندر او داین تانیسر بہ نزدیک ہنداں ہمچناں است کہ مکہ بہ نزدیک سلماناں و سخت بزرگ دارند ہندواں آن بقعت را و اندر آں شہر بتخانہ سخت کہن است و اندراں بُتے است کہ آں را جگرہ سوم گوئیند چوں امیر محمود ایں خبر بشنید رغبتش افتاد کہ بشود و آں ولایت بگیرد و آں بتخانہ ویران کند و مالی جزیل خویشتن را فراہم آورد و اندر سنہ اثنین و اربعمائہ از غزنیں برفت و قصد تانیسر کرد چوں براہ جیپال شاہ ہندوستان خبر یافت تافتہ گشت و رسول فرستاد سوی امیر محمود کہ اگر ایں عزم را بیفگنی و سوئے تانیسر نشوی پنجاہ فیل خیارہ بدہم امیر محمود بداں سخن التفات نکرد چو بدیرہ رام رسید مردمان رام بر راہ آمدند اندر انبوہی بیشہ و اندر کمین گاہ ہا بنشستند و بسیار مسلماناں را تباہ کردند چوں بتانیسر رسید شہر را خالی کردہ بودند آنچہ یافتند غارت کردند و بتاں بسیار بشکستند و آں بت جگرسوم را بغزنیں آوردند و بر درگاہ بنہادند و خلق بسیار بنظارہ آں گرد آمدند (گردیزی) ۳- (بود و بود اکثر) ۴- (از آں سہ را دو پیمبر شکست و تا امروز فتادہ اند ستاں پیش پای کعبہ بسر) (پیش کعبہ پائے سپر، ستاں بر پشت خوابیدہ) ۵- (بہ بتکدہ اندر بت را خزانہ کردند) کدہ بمعنی خانہ است ۶ء

گهر خریدند او را بشهرها چندان که سیر گشت زگوهر فروش گوهر خر
برابر سربت کلّه فروهشتند(۱) نگار کار به یاقوت و بافته بدرر
ز زر پخته یکی جرو ساختند او را(۲) چو کوه آتش و گوهر برو بجای شرر
خراج مملکتی تاج و افسرش بود ست کمینه چیز وی آن تاج بود و آن افسر
پس آنگه آنرا کردند سومنات لقب(۳) لقب که دید که نام اندر او بود مضمر
خبر فگندند اندر جهان که از دریا بتے برآمد زینگونه و بدین پیکر
مدبر همه خلق است و کردگار جهان ضیا دهندهٔ شمس است و نوربخش قمر
بعلم این بود اندر جهان صلاح و فساد بحکم این بود اندر جهان قضا و قدر
گروه دیگر گفتند نے که این بت را برآسمان برین بود جایگاه و مقر
کسے نیاورد این را بدین مقام که این زآسمان بخودی خود آمده است ایدر
بدین بگوید روز و بدان بگوید شب بدین بگوید بحر و بدان بگوید بر
چو این ز دریا سر بر زد و بخشک آمد سجود کردند این را همه نبات و شجر
بشیر خویش مر او را بشست گاو و کنون بدین تقرب خوانند گاو را مادر
زبهر سنگے چندین هزار خلق خدای بقول دیو فروهشته بر خطر لنگر
فریضه هر روز آن سنگ را بشستندی بآب گنگ و بشیر و بزعفران و شکر(۴)
زبهر شستن آن بت ز گنگ هر روزی دو جام آب رسیدی فزون زده ساغر
از آب گنگ چه گویم که چند فرسنگ است بسومنات بدانجایگاه ذلت و شر
که گرفتن بت صد هزار کودک و مرد بدو شدندی فریاد خواه و پوزش گر
ز کافران که شدندی بسومنات بحج همی گسسته نگشتی بره نفر ز نفر(۵)
خدای خوانند آن سنگ را همی شمنان(۶) چه بیهده سخن است این که خاکشان بر سر

۱- کله بکسر کاف تازی و تشدید لام پردهٔ که همچوں خانه ساخته و عروس را در آں آرایش کنند - ۲- جرد بفتح جیم تخت شاهاں را گویند و در نسخهٔ (رغو) نوشته شده - ۳- سومنات بتخانه معروف در جونه گڈھ نواحی گجرات که سلطان محمود خراب کرد و این لفظ بنا بقول رشیدی و برهان هندیست که گفته اند سوم بمعنی قمر است و نات بمعنی عظیم - چوں آں بتخانه را بهیکل قمر ساخته بودند سومنات گفتند (ناصری)، و تحقیقات دیگر در معنی این لفظ نوشته اند که این جا محل ذکر آں نیست - ۴- گنگ نام رود خانه معروف در هندوستان - ۵- نفر جماعتی از مردم ۶- شمن بت پرست شمناں جمع ؛

خدای حکم چناں کرده بود کاں بت را   زجای بر کند آں شہر یار دیں پرور
بداں نیت که مراد را بمکهٔ باز برد   بکند و اینک با ماہی برد ہمبر
چو بت بکند از آنجا و مال و زر برداشت[1]   بدست خویش به بتخانه در فگند آذر
برہمنانرا چندانکه دید سر ببرید   بریدهٔ بسر آں کز بدی بتابد سر[2]
زخون کشته کز آں بتکده بدریا راند   چو سرخ لاله شد آبی چو سبز سیسنبر
زبت پرستان چنداں بکشت و چنداں بست   که کشته بود و گرفته زغانیاں بکتر
خدای داند کانجا چه مایه مردم بود   ہمه در آرزو جنگ و جنگ را ازدر[3]
میانِ بتکده استاده و سلیح بجنگ   چو روز جنگ میان مصاف رستم زر[4]
خدنگ ترکی بر روی و سر ہمیخوردند[5]   ہمی نیامد بر رویشاں پدید غیر
بجنگ جلدی کردند لیکن آخرکار   بتیر سلطان بردند عمر خویش بسر
خدایگانرا اندر جہاں دو حاجت بود   ہمیشه آں دو ہمیخواست ز ایزد داور
یکے که جایگه حج ہندواں بکند   دگر که حج کند و بوسه بر دہد بحجر
یکے از آں دو مراد بزرگ حاصل کرد   دگر بعون خدای بزرگ کرده شمر
خراب کردن بتخانه خرد کار نبود[6]   بدانچه کرده بیابد ملک ثواب و ثمر
چو دل ز سوختن سومنات فارغ کرد   گرفت راه زره باز رفتگان دگر
ہمی زگردش دریا براه پیش آمد   گسسته شد زره امید مردماں یکسر
نبود رہبر کاں خلق را بجوید راه[7]   نبود ممکن کاں آب را بود معبر
سوی دراز بیکماه راه بیراں بود   رہی بصعبی و زشتی در آں دیار سمر[8]
زسوئے پہنائے چندانکه کشتی دو سه روز   ہمی رود چو رود مرغ گرسنه سوی خور
درون دریا مد آمدی بروز دو بار   چنانکه چرخ زدی اندر آب او چنبر
چو مد باز شدی بر کرانش صیّاداں   فرو شدندی و کردندی از کرانه حذر[9]
ملک چو حال چناں دید خلق را دل داد   براند و گفت که ایں مایه آب را چه خطر

۱- (بکند و ز بتخانه مال و زر برداشت) ۲- (کز بدی بتابد سر) ۳- ازدر بمعنی لایق و سزاوار- ۴- زر لقب زال پدر رستم و ازآنجہت که وی باگونهٔ سرخ و موی سپید از مادر بزاد او را زال زر گفتند۔ ۵- خدنگ نام درختے که چوب سخت دارد و از آں تیر سازند و در نسخهٔ دیگر (خدنگ ترکی بر روئے و بر) ۶- (کار خرد نبود) ۷- (نبود رہبر کاں خلق را بجستی راه) ۸- سمر مشہور- ۹- (از میانه حذر) ۔

امید خویش بایزد فگند و پیش سپاه　　فگند بارۂ فرخنده پے بآب اندر[1]
بفال نیک شہ پر دل آب را بگذاشت　　رواں شدند ہمہ از پئے شہ آں لشکر
برآمدند برآں پے ز آب آں دریا　　چنانکہ گفتی آں آب بد ہمی فرغر[2]
نہ آنکہ ہیچ کسے را بجاں رسید آسیب[3]　　نہ آنکہ ہیچ کسے را بجاں رسید ضرر[4]
دو روز و دو شب از آنجا ہمی سپاہ گذشت　　کہ بر نیامد و نگذشت آبش از میزر[5]
جدا ز مردم بگذشت ز آب آں دریا　　پر از دو بیست ہزار اسپ و اشتر و استر
بدیں طریق ز یزداں چنیں کرامت یافت　　تو ایں کرامت ز اجناس معجزات شمر[6]
جز اینکہ گفتم چنداں غزات دیگر کرد　　بباز گشتن سوی مقام عز و مقر
حصار کندھہ را از بھیم خالی کرد[7]　　بھیم را بجہاں آں حصار بود مفر
قوی حصاری بر تیغ نامدار گہے　　میان دشتے سیراب ناشدہ ز مطر
میان سنگ یکے کندہ کندہ گرد حصار[8]　　نہ ز آں عمل کہ بود کار کردہائے بشر
نہ راہ یافتہ خصم اندر آں حصار بجہد　　نہ ز آں حصار فرود آمدی یکے بخبر
وز آں حصار بمنصورہ روی کرد و براند[9]　　بر آں ستارہ کجا راند حیدر از خیبر
خفیف چوں خبر خسرو جہاں بشنید　　دوان گذشت و بجوی اندر او فتاد و بجر[10]
بآب شور و بیاباں پہ گزند افتاد　　بماندش خانہ ویراں ز طارم و ز طرر[11]
خفیف را سپہ و پیل و مال چنداں بود　　کہ بیش از آں نبود در ہوا ہمانا ذر
نداشت طاقت سلطان ز پیش او بگریخت　　چنانکہ ز و بگریزند صد ہزار دگر[12]
نگاہ کن کہ بدیں یک سفر کہ کرد چہ کرد　　خدایگان جہاں شہریار شیر شکر
جہاں بگشت و اعادی بکشت و گنج بیافت　　بنای کفر بیفگند اینت فتح و ظفر
ہے مظفر و فیروز بخت و دولت یار　　کہ گوی بردہٴ از خسروان بفضل و ہنر
ز یں ہنر کہ نمودی درہ کہ پیمودی　　شہان غافل سرمست را ہمی چہ خبر[13]

---

[1] بارہ اسپ است۔ [2] (غوید بود و خضر) (جوی بود حقر)۔ [3] (رسد بجاں آسیب)۔ [4] (رسد بجال ضرر)۔ [5] (کہ مد ... بیامد) میزر شلوار و زیر جامہ۔ [6] (تو بے گزافہ ایں راز معجزات شمر)۔ [7] (حصار کہتمہ)۔ [8] کندہ خندق است۔ ... اوناں حصار بہیوارہ)۔ [10] جر زمین شگافتہ۔ [11] طارم بر وزن آدم خانہ ایست کہ از چوب سازند چوں خرگاہ ... یعنی گنبد نیز آمدہ و نیز مجری کہ از چوب سازند (طرہ سجاف جامہ و شقیر نہر و وادی و دستار و کمر بند و گیسو جمع طرر ... [12] (چنانکہ ز و بہ وزد مہ دو صد ہزار دگر)۔ [13] (کجاست خبر)۔

تو بر کنارهٔ دریای شور خیمه زده | شهان شراب زده بر کنار های شمر[1]
تو سومنات همی سوختی به بهمن ماه | شهان دیگر عود مثلث و عنبر
بوقت آنکه همه خلق گرم خواب شوند | تو در شتاب سفر بودهٔ و رنج سهر[2]
تو آن شهی که ز بهر غزات[3] رایت تو | بسومنات رود گاه و گه بکالنجر
خدایگانا زین پس چو رای عزو کنی | بر سپاه کشن[4] سوی روم و سوی خزر
بسند و هند کسی نیست مانده کان ارزد[5] | کز آن تو شود آنجا بجنگ یک چاکر
خراب کردی و بیمرد خاندان بهیم | نگه کنی پس ازاین قصد خانه قیصر
سپه کشیدی زاین روی تا لب دریا | بجای گاهی کانجا آدمی نبود اثر
بما نمودی آن چیزها که یاد کنیم | گمان بریم که این در فسانه بود مگر
زمین بماند برین روی و آب پیش آمد | بهیچ روی ازین آب نیست روی گذر
اگر نه دریا پیش آمدی براه ترا | کنون گذشته بدی از قمار[6] وز بربر
ایا بمردی و پیروزی از ملوک پدید | چنانکه بود بهنگام مصطفی حیدر
شنیده ام که همیشه چنین بود دریا | که بر دو منزل از آواش گوش گردد کر
همی نماید هیبت همی فزاید شور | همی بر آید موجش برابر محور
سه بار با تو بدریای بیکرانه شدم | نه موج دیدم و نی هیبت و نه شور و نه شر
نخست روز که دریا ترا بدید بدید | که پیش قدر تو چون ناقص است و چون ابتر
بمال با تو نتاند شد ار بخواهد جفت[7] | بقدر با تو نیارد زدار بخواهد بر[8]
چو گرد خویش نگه کرد مار و ماهی دید | بگرد تو مه تابان و زهرهٔ ازهر[9]
ز تو خلائق را خرمی و شادی بود | وزو همه خطر جان و بیم غرق و ضرر
چو قدرت تو نگه کرد و عجز خویش بدید | چو آبگینه شد آب اندر او ز شرم و ضجر
ز آب دریا گفتی همی بگوش آمد | که شهریارا دریا توئی و من فرغر
همه جهان ز تو عاجز شدند تا دریا | نداشت هیچ کس اینقدر و منزلت ز بشر
بزرگوارا کاری که آمد از پدرت | بدولت پدر تو نبود هیچ پدر

۱- شمر جوی کوچک و گودال آب ۲- سهر بیداری ۳- غزات اسم است مرغزو را ۴- کشن انبوه و بسیار ۵- رتابدان ارژن ۶- قمار بضم اول نام شهرے است در هند و عود قماری منسوب بدانجا است و در یک نسخه (تتار) نوشته بود) ۷- در بمال با تو نخواهد شد ۸- بر بمعنی پہلو است در انجمن آرا همین شعر شاہد است ۹- ازهر روشن و درخشان ؛

بملک داری تا بود بود وقت شدن
بماند از وجهان چون تو یادگار پسر

همیشه تا نبود جان چو جسم و عقل چو جهل
همیشه تا نبود دین چو کفر و نفع چو ضر

همیشه تا علوی را نسب بود بعلی
همیشه تا عمر یرا شرف بود بعمر

خدایگانے جز مر ترا همی نسزد
خدایگان جهان باش و از جهان برخور

جهان و مال جهان سر بسر خنیده تست[1]
بشهریاری و فیروزی از خنیده بچر[2]

در مدح سلطان محمود و ذکر شکار او گوید

ای مبارک پے جهاندار و همایون شهریار
ای ز بهر نام نیکو دین و دنیا را بکار

ای یمین دولت و ملک و ولایت را شکوه[3]
ای امین ملّت و دین و شریعت را نگار[4]

نیکنامی را چنانی چون زمین را گلستان
پادشاهی را چنانی چون گلستان را بهار

جهد تو از بهر خلق است و تو از بهر خدای[5]
مهربان بر مردمانِ زاهد پرهیزگار[6]

عابدان را از غلامانِ تو رشک آید همی
از جهاد و از عبادت کردن لیل و نهار

از پے آن تا بر تو قدر شان افزون شود
کار شان تسبیح و روزه است و حدیث کردگار

گر گرامی تر کسے ز آن تو اندر راه دین
چشم را نگشته بخواهد بر کشتی او را بدار

گیتی از بد مذهبان خالی شد و آسوده گشت
تا تو سم سنگ و دار آوردی اندر مرغزار[7]

۱- خنیده ستوده و برگزیده و با غنها وکشت نزاها - ۲- (آن خنیده بچر) و در یک نسخه در هر موضع (چمپیده) بوده - ۳- (هم ملک و دولت را شکوه) ۴- (هم دین و ملت را نگار) ۵- (خلق و جنگ تو از بهر دین) ۶- (مهر تو بر مردمان) ۷- مرغزار جائی بوده که سلطان محمود مقصرین را در آنجا بدار آویختی چنانکه جائی دیگر گوید (علی تکین را پیش تو ایملک چه خطر [illegible] شیر و دد را [illegible] کرده بود)

در همه کاری ترا صبر و قرار است ای ملک
چوں بکار دیں رسیدی بیقراری بیقرار

چوں باقصای جہاں از ملحداں یابی خبر
حیلہ سازی تاکنی بر چوب خشک او را سوار

شہریارا روزگار تو بتو تاریخ گشت
ہمچو تو از دولت تو بہرہ ور شد روزگار

عاشقی بر غزو کردن فتنۂ بر نام نیک
ایں دو کردستی بگیتی خویشتن را اختیار

تو بشب بیدار و از تو خلق اندر خواب خوش
تو بجنگ خصم و از تو عالمی در زینہار

جز ترا از خسرواں پیوستہ ہر روزی کہ دید
مصحفی اندر میان و مصحفی اندر کنار

از شتاب ورد خواندن زود بر خیزی ز خواب
وز پے انصاف دادن دیر بنشینی ببار

باکہ کرد از شہریاراں و بزرگان جہاں
آں کرامتہا کہ ایزد با تو کرد ای شہریار[۱]

لاجرم چنداں کرامت یافتی ایزد کز آں
صد یکے را ہیچ حاسب کرد نتواند شمار

ہر کہ خواہد کز کرامتہای تو آگہ شود
گو ز دولت نامہ بر خواند ہمی بیتے ہزار

آنکہ او فخر ہمہ پیغمبراں بود از نسب
خواستی حقا کہ بودی با تو ایشاہ از تبار

آنکہ اندر خدمت تو تا بشب روزی گذاشت
مژدہ باد او را کہ تا حشر ایمن است از ننگ و عار

۱۔ (کہ ایزد کرد با تو)

بس کسا کز دولتِ تو گشت با ملک و سپاہ
بس کسا کز خدمتِ تو گشت با مین و یسار

آنچہ تو بخشی بکس بخشید نتواند فلک
زیں قدر خاں آگہ است ایخسروِ دینار بار

بردباری بردباری مہربانی مہربان
حق شناسی حق شناسی حق گذاری حق گذار

خشم و پیکارِ تو باشد با اعادی بیکراں
برّ و کردارِ تو باشد با موالی بے شمار

ہر کہ را تو خصم خواندی روز خواندش روز کور
ہر کہ را تو دوست خواندی بخت خواندش بختیار

دوستاں چوں قدر خاں را کنی شاد و عزیز
دشمنانِ ہمچو ایلک را کنی غمگین و خوار[1]

کس مبادا کو کند با تو خداوندا خلاف[2]
کز خلافت ریگِ خاکستر شود در جوئبار

بیم تو بیدار دارد بدسگالاں را بشب
ہمچو کاندر خواب دارد کودکاں را کوکنار

برفروزی و بتابی و بتازی از نشاط[3]
چوں ترا با شہریاری کرد باید کارزار

خوشتر آید مغفر پر خوں بچشمت روز جنگ
زانکہ جامِ بادۂ گلگوں بچشمِ بادہ خوار

رزمگاہِ تو چناں باشد زخوں آلودہ سر
چوں بوقتِ بہ شدن بالین بیماراں زنار

گہ سپاہی را بدیوار حصاری برکنی
گہ فرود آری شہے را بستہ از برج حصار

۱۔ ایلک نام پادشاہ یغما کہ ترکستانی باشد۔ ۲۔ (خداوندا ختلاف) ۳۔ (برفروزی و ببالی)

از ہمہ شاہاں تو دانی بستن اندر روزِ جنگ
جنگجویاں و بداندیشاں قطار اندر قطار[1]

ہر کہ را از جنگجویاں در قطار آری کنی
زآہنِ پیچیدہ و از خام گاو او را مہار[2]

بس جہانبانرا کہ تو بر او تبہ کردی جہاں
بس دلیرانرا کہ از سرشان برآوردی دمار

تا شکارِ شیر بینی کم گرائے سوئے رنگ[3]
آں شکارِ اختیار است ایں شکارِ اضطرار

شیر تا بر کنگرۂ کاخت سرِ نخچیر دید
از غم و از رشک خوں گرید بروزی چند بار

چشمِ شیر از خون گرستن سرخ باشد روز و شب
ہر کہ چشمِ شیر دید ایں آید او را استوار

سر فرود آری بتیغ از گرگ چوں بار از درخت[4]
پنجہ بربائی بتیر از شیر چوں برگ از چنار

چونکہ لختے جنگ را ماند شکار از حرص جنگ
چوں بیاسائے ز جنگ آید ترا رائے شکار

تا بدانستند نخچیراں کہ از سر شاں ہمی
کنگرہ کاخ تو گردد ہچو شاہاں تاجدار

چوں گہ صید تو باشد سر سوی غزنیں نہند
تا مگر سر شاں بری بر کنگرۂ کاخت بکار

گرچہ جاں خوش باشد و شیریں زتن برندجاں
پیش تیر آیند شاداں گشنہ و گستاخ وار

ہر کہ را در سر نباشد در خور کاخِ تو شاخ
روزِ صید از شرم چوں شاخی بود خشک و نزار[5]

۱۔ (جنگجویاں سپاہ دشمناں را بر قطار) ۲۔ خام کمند و ریسمان بلند از پی وچرم حیوانات وغیر آں۔ ۳۔ رنگ بز کوہی
۴۔ گرگ بکاف تازی وکاف پارسی کرگدن کہ حیوانی معروف است۔ ۵۔ (یعنی سرش آں شاخ چوں)،

ای بهرباب دوست تو سخی تر ز آسمان
ای نهانِ تو بهر کاری نکو تر ز آشکار

آفتابی تو و لیکن طبعِ تو دُور از طمع
آفتاب از طامعی بر گیرد از دریا بخار

تا وحوش اندر بیابان زیرِ فرمانِ تو اند
روز صید آرند پیشِ کاخِ تو سرہا نثار

طاعتِ تو چوں نماز است و ہر آنکس کز نماز
سر بیکسو تافت او را کرد باید سنگسار

تا بجنگ و آشتی شیریں بود گفتار دوست
تا باندوه و بشادی خوش بود دیدار یار

تا تنِ شیراں شود در عشق بت رویاں اسیر
تا دلِ شاہاں بود بر ناز خوباں بردبار

بر جہاں فرمانِ تو راں و بر زمیں خسرو تو باش
از مہاں طاعت تو خواه و از شہاں گیتی تو دار

کشورِ دشمن تو گیر و خانۂ دشمن تو سوز
مرگِ دشمن تو شنو ہم نعمتِ دشمن تو خوار

بر ہوای دل تو باش از شہریاراں کامراں
بر مرادِ دل تو باش از تاجداراں کامگار

بر خور از بختِ جوان و بر خور از ملکِ جہاں
بر خور از عمرِ دراز و بر خور از روئے نگار

باده خور بر روی آں کز بہرِ او خواہی جہاں
می ستاں از دستِ آں کز عشقِ او داری خمار

دستِ او بر دست گیر و روی او بر روی نہ
بوسہ اندر بوسہ بند و عیش با او خوش گذار

گنگ باد آنکس کہ اندر طعنِ تو گوید سخن . کور باد آنکس کہ اندر عرضِ تو جوید عوار

در ذکر شکار جرگۂ سلطان محمود بعد از مراجعت از جنگ

ای زجنگ آمده و روی نہادہ بشکار[1] — تیغ و تیر تو ہمی سبز نگر دیدہ زکار[2]
گاہ تیغ تو برآرد ز سر دشمن گرد — گاہ تیر تو برآرد ز بر شیر دمار
ہیبت تیغ تو و تیر تو دارد شب و روز — ملک بر خصم تو و بیشہ بر شیر حصار[3]
وای آں خصم کہ در رزم بدو گوئی گیر — وائے آں شیر کہ در صید بدو گوئی دار
روز صید تو بچشم تو چہ روباہ و چہ شیر — روز رزم تو بر تو چہ پیادہ چہ سوار
من در ایں صیدگہ آں دیدم از تو ملکا[4] — کہ صفت کردن آں گشت بمن بر دشوار
ہرچہ در ایران درندہ و دام و دد بود[5] — ہمہ را گرد بہم کردی در یک دیوار
گرد ایشان پرہ بستی تا تند عقاب[6] — زاں بروں رفت ندانست ہم از ہیچ کنار
وز سر بالا چنوں ژالہ رواں کردی تیر[7] — ہر کہ را گفتی بر دیدۂ بر رم تیر بکار
در دو یدند بسوی تو قطار از سر کوہ — باز گستردی در دامن کہشاں بقطار
چوں درختاں کشن بودند از دور و بتیر — بفتادند بدانساں کہ فتد میوہ ز دار[8]
بامداداں ہمہ کوہسار پر از وحشی بود — شامگاہ از ہمہ پرداختہ بودی کہسار
در زمانے ہمہ دشت زخوں دد و دام — لعل کردی چو گلستانے ہنگام بہار
نہ کرانست مر آنرا کہ تواں کرد قیاس — نہ کنار است مر آنرا کہ تواں کرد شمار
ظن برم من کہ چنیں بود ہمانا دشمن — کشتہ و پیش تو افگندہ سر و جانے خوار
خواہی من کہ بجا بینی بہرام امروز — تا بدیدی و بیاموختی از شاہ شکار
شاد باش ایملک بارخدایاں کہ گرفت — دولت و ہمت و شادی و شہی بر تو قرار
تو بکردار چنیں قادر و ماد رہمہ وقت — پیش کردار تو درماندہ بعجز از گفتار
نام تو نام ہمہ شاہاں بسترد و ببرد — شاہنامہ پس ازیں ہیچ ندارد مقدار
مر ترا بارخدایا بہ لقب نیست نیاز — نام تو برتر و بہتر ز لقب سیصد بار

۱- (ای زکار آمدہ) ۲- کار بمعنی جنگ آمدہ - ۳- (بر خصم تنہ بیشہ) ۴- (روز صید تو من آں دیدم) ۵- (ہرچہ در صحرا درندہ و دد و دامی بود) ۶- پرہ حلقہ زدن لشکر باشد از سوارہ و پیادہ برای شکار - ۷- ژالہ تگرگ - ۸- دار بمعنی درخت است ٭

هرکجا گوئی محمود بدانند که کیست — از فراوانی کردار و بلندی آثار
به ز محمود یقینم که لقب نتوان کرد — وین سخن نزد همه خلق عیانست و جهار[1]
نام تو در خور خوئی تو و خو در خور نام — این نامی و خوی ساختهٔ معنی دار
هر جهانداری کو را بلقب باشد فخر — هیچ شک نیست کز آن فخر تو را باشد عار[2]
مرد باید که مسلمان بود و پاک بود — چه بکار آید چندین سخنان بیکار
ای بهر جای تو را سروری و پیشروی — وی بهر کار ترا دسترس و دست گذار[3]
شهریاران ز تو فخر چه ببزم و چه برزم — پادشاهان را تو تاج چه بتاج و چه ببار[4]
فرخنت باد برون آمدن از خانه بصید — شاد بادی بدن از صید تو و تن برخوردار
شادمانه بتو آنکس که ترا دارد دوست — شادمانه بتو آنکس که ترا باشد یار
سال و ماهت برخ از شادی رویش گل سرخ — روز و شب بر رخش از رامش عشقت گلنار
عهد بسته دل او با تو بمهر و بوفا — شرط کرده تن او با تو ببوس و بکنار
گاه در موکب شاهانهٔ تو جوشن پوش — گاه در مجلس فرخندهٔ تو باده گسار
هر که از شادی تو شاد نباشد بجهان — یکزمان دور مبادا ز غم و از نالهٔ زار
مجلس افروز بتو باغ تو امروز شها — مجلس نو کن و نو گیر و مے نوش گوار
تا بزرگان سپاه تو بهر باغ کنند — پیش تو از قبل تهنیت باغ نثار

در شکر گذاری از اسپے که سلطان محمود بوی داده

اے آنکه همی قصهٔ من پرسی هموار — گوئی که چگونه است بر شاه ترا کار
چیزیکه همی دانی بیهوده چه پرسی — گفتار چه باید که همی دانی کردار
در گوئی گفتار بباید ز پے شکر — آری ز پے شکر بکار آید گفتار
کاریست مرا نیکو و حالیست مرا خوب — با لهو و طرب جفتم و با کام و هوا یار
از فضل خداوند و خداوندی سلطان — امروز من از دی به و امسال من از پار
باضیعت آبادم و با خانهٔ آباد[5] — با نعمت بسیارم و با آلت بسیار

۱- (به ز محمود بعالم لقبی نتوان کرد- وین سخن نزد همه خلق عیان شد چو نهار) (جهانست جهار) ۲- (که او را ز لقب باشد عار) ۳- دست گذار بذال معجم کنایه از معادن و مددگار است۔ ۴- (پادشاهان را تاجی) ۵- ضیعت ملک و زمین وزراعت (در یک نسخه این بیت چنین بود- (با نعمت بسیارم و با خانهٔ آباد- باضیعت آبادم و با آلت بسیار)

هم بارهٔ اسپم و هم با گلهٔ میش　　هم با صنم چینم و هم با بت فرخار
ساز سفرم هست و نوای حضرم هست　　اسپان سبکسار و ستوران گرانبار
از ساز مرا خیمه چو کاشانهٔ مانی(۱)　　وز فرش مرا خانه چو بتخانهٔ فرخار
میران و بزرگان جهان را حسد آید　　زین نعمت و زین آلت و زین کار و ازین بار
محسود بزرگان شدم از خدمت محمود　　خدمت گر محمود چنین باید هموار
با موکبیان جویم در موکب او جای　　با مجلسیان یابم در مجلس او بار
دو بار نه ده بار نه صد بار فزون کرد　　در دامن من بخشش او بدرهٔ دینار(۲)
گر عمر بود خواسته داده است مرا شاه(۳)　　چون شکر کنم در خور این ابلق رهوار
از خواسته با رامش و با شادی بودم　　زین اسپ شدم با خطر و قیمت و مقدار
این اسپ نه اسپ است که سرمایهٔ فخر است　　من فخر بکف کردم و ایمن شدم از عار
اسپی که چنو شاه دهد اسپ نباشد　　تاجی بود آراسته از لولوی شهوار
ای آنکه بیاقوت همی تاج نگاری　　بر تاج شهان صورت این مرکب بنگار
دشمن که بر این ابلق رهوار مرا دید　　بی صبر شد و کرد غم خویش پدیدار
گفتا که بمیران و بسرهنگان را مانی　　امروز کلاه و کمرت باید ناچار
گفتم تو چه دانی که شب تیره چه زاید　　بشکیب و صبوری کن تا شب بنهد بار
باشد که بدین هر دو سزاوار ببیند　　آنکس که بدین اسپ مرا دید سزاوار(۴)
خواهم کله و از پی آن خواهم تا تو　　مارا نزنی طعنه بکج بستن دستار
کار سره و نیکو بیک رنگ بر آید　　هرگز بنکوئی نرسد مرد سبکسار
با وقت بود بسته همه کار و همه چیز　　بیوقت بود کار جهان بسته و دشوار(۵)
چون حال بر این جمله بود وقت بباید　　چون وقت بود کار چنان گردد چون یار(۶)
من تنگدلی پیشه نکردم که بزرگان　　کس را به بزرگی نرسانند بیکبار
خدمت کنم او را بدل و دیده همه روز　　از بهر دعا نیز بشب باشم بیدار

۱- (چو بتخانهٔ چینی) ۲- بدره خریطه از پارچه یا گلیم یا تیماج که طول آن از عرضش بیشتر باشد و آنرا پر از پول و زر کنند- ۳- (گر شکر کنم خواسته) خواسته اسباب و امتعهٔ پسندیده از هر قبیل- ۴- (باشد که بر این هر دو سزاوار ببیند- آنکس که مرا دید بدین اسپ سزاوار- ۵- (کار بسر بردن دشوار) ۶- (چون وقت بر این جمله بود کار بیاید- چون وقت بود کار چنان گردد هموار) ٭

گوئم که خدایا بخدائی و بزرگیت — کو را بهمه حال معین باش و نگهدار
چندانکه بود ممکن و او را بدل آید — عمرش ده و هرگز مرسانش بتن آزار
تا در عوض عمر که بدهی ز پی تو — در مصر کند قرمطیان را همه بردار
کم کن بفر بازوی او قرمطیان را — چونانکه بشمشیرش کم کردی کفار
پیوسته از و دور بود انده و دائم — با خاطر خرم بود و با دل هشیار
توفیق ده او را و ببر تا بکند حج — چون کرد بشادی و بپیروزئی باز آر
در دولت و در ملک همیدار مر او را — با سنت و با سیرت پیغمبر مختار

در مدح سلطان محمود بن ناصر الدین گوید

بخندد همی باغ چون روی دلبر — ببوید همی خاک چون مشک اذفر[1]
بسبزه درون لالهٔ نو شگفته — عقیق است گوئی بپیروزه اندر
همه باغ کله است و اندر کشیده — بهر کلهٔ پرنیانی معصفر[2]
همه کوه لاله است و آن لاله زیبا — همه دشت سبزه است و آن سبزه در خور
بهارا بآئین و خرم بهاری — بمان همچنان سالیان و بمگذر
بصورت گری دست بردی زمانی — بکند آوری گوئی بردی ز آذر[3]
چه صحرا و چه بزم گاه فریدون — چه بستان و چه رزم گاه سکندر
ز نقاشی و بت گری ها که کردی — ز تو خیره مانده است نقاش و بتگر
ز نسرین در آویختی شکل لؤلؤ — ز گلبن در آویختی عقد گوهر
بهر مجلسی از تو رنگی دگرگون — بهر باغی از تو نگاریست دیگر
عجب خرم و دلکشائی ولیکن — نه چون مجلس شهریار مظفر
جهاندار محمود بن ناصر الدین — خداوند و فرمانده هفت کشور
بآزادگی پیشرو چون بمردی — بگوهر پسندیده هم چون بمنظر

۱- ببوید یعنی بوی دهد و بوی کند مشک اذفر یعنی بویا و شدید الرایحة. ۲- کله بکسر اول و ثانی مشدد پرده را گویند که همچون خانه دوخته باشند و عروس را در آن آرائش کنند و معصفر رنگین بعصفر که گیاهی است سرخ. ۳- کند آوری شجاعت و دلیری و با آذر که آتش است مناسبتی ندارد و محتمل است این مصراع تصحیف شده باشد و بعض از نسخ آذر بذال معجمه بود آن هم معنی درست ندارد ؛

خداوند فضل و خداوند دانش ‌‌‌ ‌ خداوند تخت و خداوند افسر
همه سرکشان امر او را متابع ‌ همه خسروان رائی او را مسخر
ایا از همه شهریاران مقدّم ‌ چو از اختران آفتاب منور
جهان را بشمشیر چون تیر کردی ‌ سپه بر وی از باختر تا بخاور
خلافت که جست از همه شهریاران ‌ که نه شهر او پست کردی سراسر
خلاف تو کرده است ماموینانرا ‌ بارک و بطاق سپهبد مجاور (۱)
خلاف تو رانده است یعقوبیانرا ‌ ز ایوان سام یل و رستم زر (۲)
خلاف تو مالید گرگانجیانرا ‌ بجوی هزار اسپ و دشت سدیور
خلاف تو بر کنده سامانیانرا ‌ ز بتانها سر و داز کاخها در
خلاف تو کرد اندر ایام ایلک ‌ بدشت کتر خیل خانرا مبتّر
خلافت جدا کرد جیپالیانرا ‌ ز کنهای زرین و شاهانه زیور (۳)
خلاف تو کرده است نندائیانرا ‌ بی آرام و بی هال و بیخواب و بیخور (۴)
زهی ملک را پادشاهی موفق ‌ زهی خلق را شهریاری مشهر
تو کردی تهی حد هندوستان را ‌ ز مردان جنگی و پیلان منکر
چو بالاپسند تناور که چون او ‌ نتاید ز بالای گردون سه خواهر (۵)
چو هروان و جیله شبیه الوهه ‌ چو مولوس و سوله و چون مسور کیسر
چو کلنی کرد کالپی نمر دحنانک ‌ چو جود هپولی و چون لولوی پیکر
چو سر زنج دبره و چو سرها سنیمر ‌ چو یک لوله پیل و چو سند و چو سنگر
چو حبکوب و چون سدمل و رنده مملک ‌ چو ورجنبل و سیمگنبس سوریابر
بدین ژنده پیلان کشی گنج کسری ‌ بدین ژنده پیلان کنی قصر قیصر
زمین را فرو شستی از شرک مشرک ‌ جهان را تهی کردی از کفر کافر
سکون یافت از جنبش تو زمانه ‌ قوی شد ز تو پشت دین پیمبر

۱- ارک و سپهبد نام دو قلعه است در سیستان - ۲- زر لقب زال است چون رویش سرخ و مویش سفید بود بدین نام خواندندش - ۳- کت تخت پادشاهان هندرا گویند - جیپال یکے از سلاطین هند هال قرار و آرام ۴- این شعر و چهار بیت بعد از آن اسامی پیلان جنگی محمود است تصحیح این اسامی غیر مقدور است - ۵- خواهر بنات النعش است ؛

بروم و بچین از نهیب تو یکشب — همی خوش نخسپند فغفور و قیصر

ز شاهان و گردنکشان و دلیران — که یارد شدن با تو زین پس برابر

بسا جنگجو یا که پیش تو آمد — سپه کرد بر سوگ او جامه مادر

بسا گنج هائے که تو بر گرفتی — پر از گنج دینار و صندوق گوهر

بسا بیشه هائے که اندر گذشتی — تهی کردی از کرگ و ببر و غضنفر(۱)

بسا سرکشانا مدارا سوارا — که سر در کشد از نهیبت بچادر

بسا تاجدارا که تو از سر او — بشمشیر بر داشتی تاج و افسر

بسا دشتهائی که چون پشته کردی — ز پشت و بر کافر کوفته سر

بسا پشته هائے که تو دشت کردی — ز نعل سم شولک و خنگ اشقر(۲)

بسا رود هائے که تو غبره کردی — که آنرا نبوده است پایاب و معبر

بسا خانه هائے که بیمرد کردی — بشمشیر گرد افگن شیر گستر

بسا صعب کوها و تیغ بلندا(۳) — که راهش بده ره بریدی کبوتر

نه بر تیغ او سایه افگنده شاهین — نه بر گرد او راه بیموده رهبر

که تو زو بیکساعت اندر گذشتی — بتوفیق و نیروی یزدان گرگر(۴)

بسا قلعه هائی که از برج هر یک — سر پاسبانان رسیدی بمحور

بسا شهرهائے که بر گرد هر یک — ربض که بدو پارگین بحر اخضر(۵)

همین و همانجای گردان صف کش(۶) — همان و همین جای شیران صفدر(۷)

که چون از پس یکدگر ناوک تو — روان شد همه بر زد آن یک بدیگر

کنون هر که آن جایگه دیده باشد — بعبرت همی گوید الله اکبر

همی تا ببالائے معشوق ماند — بباغ اندرون بر کشیده صنوبر

همی تا بر خسار معشوق ماند — گل تازهٔ باز نا کرده از بر(۸)

طربرا قرین باش و با خرمی زی — جهانرا ملک باش و از عمر برخور

بطبع و بروی و بدل هر سه تازه(۹) — بگنج و بمال و بلشکر توانگر

۱- کرگ کرگدن است۔ ۲- (سم آدھم) شولک بضم شین و فتح لام اسپ تیز رو و خنگ اشقر اسپ زرد مائل بسرخی۔ ۳- تیغ دماغه و بلندی سر کوه۔ ۴- گرگر نامی از نامهای خدا معنی آن صانع الصنایع۔ ۵- ربض عمارات اطراف شهر که در باغها بنا کنند و پارگین گودالی که آبهائے کثیف آنجا جمع شود۔ ۶- (صفهای شیران) ۷- (گردان صفدر) ۸-

در مدح یمین الدوله محمود بن ناصر الدین و ذکر فتوحات او گوید

سال و ماه نیک و روز خرم و فرخ بهار … بر شه فرخنده پی فرخنده باد این هر چهار
خسرو غازی سر شاهان و تاج خسروان … میر محمود آن شه دریا دل دریا گذار
آنکه بر درگاه او خدمتگرانند از ملوک … هر یکی اندر دیار خویش روی صد تبار[1]
پادشاهی کو بداند نام نیک از نام بد … خدمت سلطان کند بر پادشاهی اختیار
خدمت سلطان بجان از شهریاری خوشتر است … وین کسی داند که دارد بر فزوده روزگار[2]
هر کسی کو خدمت محمود را شایسته گشت … عاقبت محمود خواهد کرد او را کردگار
هر که را توفیق یار است او بدان خدمت رسید … بخ بر آنکس باد کانکس را بود توفیق یار[3]
ایشه پاکیزه دین ای پادشاه راستین … ای مبارک خدمت تو خلق را امیدوار
در جهان خذلان ندانم برتر از عصیان تو … یارب این خذلان ز شهر ما و از ما دور دار
باغهای دیده ام من چون بهشت اندر بهشت … کاخهائی دیده ام من چون نهار اندر بهار
چون در او خذلان و عصیان تو اینشه راه یافت … کاخها شد جای چغد و باغها شد جای مار
هر کجا مردم رسید و هر کجا مردم رسند … تو رسیدستی و لشکر برده ای بختیار
از بیابانهای بی ره با سپه بیردل شدی … چون مراد آمد ترا بگذاشتی دریا سوار
جنگ دریا کردی و از خون دریا بلوبال[4] … روی دریا لعل کردی چون شگفته لاله زار
من شکار آب مرغابی و ماهی دیده ام … تو در آب امسال شیران شنبه کردی شکار
هر کجا گردن کشی اندر جهان سر بر کشد … تو بر آوردی بشمشیر از تن و جانش دمار[5]
طاغیان و عاصیان را سر بسر کردی مطیع … ملحدان و گمرهان را جمله بر کردی بدار[6]
عیشهای بت پرستان تلخ کردی چون کبست … روزهای دشمنان دین سیه کردی چو قار[7]
خانمان دوستان را خوب کردی چون بهشت … روزگار نیکخواهان تازه کردی چون بهار
هر چه در هندوستان پیل مصاف آرائی بود … جمله شان کردی و در آوردی بدشت شابهار[8]

۱- داندر تبار خویش) ۲- که خواهد بر خورد از روزگار- ۳- زبخ بر آنکس یا که آنکس را بخ کلمهٔ تحسین و آفرین د معرب بست زخ بخ معرب به به- ۴- زنا زبان) ۵- دمار دم و نفس- ۶- جملگی کردی) ۷- کبست تلخ اول و ثانی حنظل قار همان قیر است- ۸- شابهار دشتی بود در غزنین که سلاطین غز نوی در آنجا عرض لشکر و سپاه میدیدند:

زین بگرگان بر نهادی در میان بیشه شان | اندر آوردی بلشکر گه چو اشتر بر قطار(۱)
بر سر افگندی نهنگان را بخشت از قعر آب(۲) | سرنگون کردی پلنگان را بتیر از کوهسار
بیشه های بی شیر کردی دشتها بی اژدها | قلعه ها بی مرد کردی شهرها بی شهریار
خسروی از خسروانی بستدی پیروز بخت | تخت و ملک از سروَرانی بر گرفتی نامدار
خانهٔ یعقوبیان و خانهٔ باموینان | خانهٔ چیپالیان و این چنین صد بر شمار
کارهای شیر مردان کردی و از رشک تو | حاسدانت یاوه گوستند و جمله ژاژخوار(۳)
گر کسی خواهد که در گیتی چو تو کاری کند | کی کند چون در همه گیتی نیاید هیچکار
عمرهای نوح باید تا شبیه خیزد دگر(۴) | هم از آن شاهان که تو برکندهٔ از بیخ و بار(۵)
یاد کن تا بر چه لشکرها شدستی کامران | یاد کن تا بر چه کشورها شدستی کامگار
اینجهان از دست شاهانی برون کردی که بود | هر یکی را چون فریدون ملک صد بیشگار
مرغزاری هست گیتی و تو شیری از قیاس | بس هژبران را که تو گم کردهٔ زین مرغزار(۶)
مردمان اندر حصار از بیم امنی را شوند(۷) | کس نیارد شد همی از بیم تو اندر حصار
تا توای خسرو حصار سیستان بگشادهٔ | استواری نیست کس را بر حصار استوار
همچنان خواهم که باشی خسرو و شادان دلت(۸) | تن درست و شادمان و شادکام و شادخوار
خسرو پیروز بختی شهریار چیره دست | فتح و نصرت بر یمین و بخت و دولت بر یسار
روز تو فرخنده باد و عمر تو پاینده باد | دولت تو بیکران و ملکت تو بیکنار(۹)
گاه می خوردن می تو بر کف معشوق تو | وقت آسایش بت تو پای تو اندر کنار
مر مرا در خدمت تو زندگانی باد نیز(۱۰) | تا به بینم مر ترا در مکه با اهل و تبار(۱۱)

این قصیدهٔ مصنوعه را در مدح سلطان محمود گفته

پار آن اثر مشک نبوده است پدیدار | امسال دمید آنچه همیں خواستم پار
بسیار دعا کردم کاینه وزنه بینم | امروز بدیدم ز دعا کردن بسیار
عطار شد آن عارض و آن زلف سیه عطر | هم عاشق عطرم من و هم عاشق عطار

۱- (بلشکر گه قطار اندر قطار) ۲- خشت نوعی از سلاح جنگ - ۳- ژاژ گیاہے ناخوش و بے مزہ و ناگوار - ۴- (تا مثل خیزد دگر) ۵- (نیم از آن شاہاں) ۶- (که تو کردی برون از مرغزار) ۷- (از بیم متواری شوند) ۸- (خسروا سالی دویست) ۹- (لشکر تو بے شمار) ۱۰- (باد و بیر) ۱۱- (در ملک قرنی بے شمار)

بار غم و اندیشه همه زین دل برخاست ‌ ‌ تا مشک سیه دیدم کافور ترا بار
کار دل من ساخته بوده است نبوده است ‌ ‌ امروز بکام دل من گشته همه کار
گفتار نبوده است میان من و تو هیچ ‌ ‌ در بود بیکبار به بستی در گفتار
همواره دل بردهٔ من کام تو جوید ‌ ‌ چونانکه جهان کام ملک جوید هموار
سالار زمان فخر جهانداران محمود ‌ ‌ آنشه که چو جم دارد صد حاجب و سالار
کردار بود چاره گر کار بزرگان[۱] ‌ ‌ کردار چنین باشد و او عاشق کردار
مقدار جهانرا است ورا نیز گرانست ‌ ‌ بخشیدن او را نه گرانست و نه مقدار
دینار چنان بخشد ما را که بر ما ‌ ‌ پیوسته بود خوارترین چیزی دینار
بیدار عطا بخشد خفته بسگالد[۲] ‌ ‌ بیفائده مال نبود او خفته و بیدار
تیمار رعیت کشد و انده درویش ‌ ‌ ایزد ندهد او را هیچ انده و تیمار
اسرار همه گیتی دانسته و سرش ‌ ‌ محمود پسندیده بر عالم اسرار
زنهار دهد خصم قوی را چو ظفر یافت ‌ ‌ هرچند نباشد بر او از در زنهار[۳]
آزار کهن وقت ظفر بگسلد از دل ‌ ‌ هرچند که او را نبود خود ز کس آزار
اقرار دهد شاه جهان را همه فضل ‌ ‌ آنکس که دهد خلق بفضلش همه اقرار
اخبار نویسان و خردمندان زین پس ‌ ‌ هرگز ننویسند جز اخبار شه اخبار
کفار پراگنده و برکنده شدستند ‌ ‌ از بسکه شکسته است ملک لشکر کفار
پیکار همین جوید پیوسته ولیکن ‌ ‌ کس نیست که با لشکر او جوید پیکار
قار ارچه سیه تر بود و تیره تر از شب ‌ ‌ روز ملکان از فزعش تیره تر از قار
هنجار بود پیش شه اندر شب تاریک ‌ ‌ جائے که در آن ره نبرد باد بهنجار[۴]
دشوار جهان نزد ملک باشد آسان ‌ ‌ آسان ملک نزد همه گیتی دشوار
همواره همه مملکت شاهان بگرفته ‌ ‌ در زیر سپه کرده همه گیتی هموار
بلغار گرانی ز جهان است و مر او راست ‌ ‌ از پارهٔ قنوج و بَرَن تا در بلغار[۵]
دیدار نکو دارد و کردار ستوده ‌ ‌ خوی خوش و رسم نکو اندر خور دیدار
نظار ز دیدار همه چیز شود سیر ‌ ‌ از دیدن او سیر نگردد دل نظار
یارت طرب و روز بهی باد همیشه ‌ ‌ با باده و با بوسه ز دست و ز لب یار

۱۔ چاره گر ۲۔ سگال اندیشه و فکر ۳۔ از در بمعنی لایق و سزاوار است ۴۔ هنجار راه و طریق و جاده ۵۔ قنوج نام

در ذکر وفات سلطان محمود و رثاء بر آن پادشاه گوید[1]

شهر غزنین نه همانست که من دیدم پار — چه فتاده است که امسال دگرگون شده کار

خانه‌ها بینم پر نوحه و پر بانگ و خروش — نوحه و بانگ و خروشی که کند روح فگار

کویها بینم پر شورش و سرتاسر کوی — همه پر جوش و همه جوشش از خیل سوار[2]

رسته‌ها بینم پر مردم و درهای دکان[3] — همه بربسته و بر در زده هریک مسمار

کاخها بینم پرداخته از محتشمان — همه یکسر ز ربض برده بشارستان بار[4]

مهتران بینم بر روی زنان همچو زنان — چشمها کرده ز خونابه برنگ گلنار

حاجبان بینم خسته دل و پوشیده سیه — کله افگنده یکی از سر و دیگر دستار

بانوان بینم بیرون شده از خانه بکوی — بر در میدان گریان و خروشان هموار

خواجگان بینم برداشته از پیش دوات — دستها بر سر و سرها زده اندر دیوار[5]

عاملان بینم باز آمده غمگین ز عمل — کارنا کرده و نارفته بدیوان شمار

مطربان بینم گریان و ده انگشت گزان — رودها بر سر و بر روی زده شیفته وار

لشکری بینم سرگشته سراسیمه شده — چشمها پرنم و از حسرت و غم گشته نزار

این همه لشکریانند که من دیدم دی — وین همان شهر و زمین است که من دیدم پار

مگر امسال ملک باز نیامد ز غزا — دشمنی روی نهاده است بر این شهر و دیار

مگر امسال ز هر خانهٔ عزیزی گم شد — تا شد از حسرت و غم روز همه چون شب تار

مگر امسال چو پیرار بنالید ملک — نی من آشوب از این گونه ندیدم پیرار

تو نگوئی چه فتاده است بگو گر بتوان — من نه بیگانه ام این حال ز من باز مدار

اینچه شغلست و چه آشوب و چه بانگست و خروش — این چه کار است و چه بار است چه چندین گفتار

کاشکی آنشب و آنروز که نرسیدم از آن — نه فتادستی و شادی نشدستی تیمار

کاشکی چشم بد اندر نرسیدی به امیر — آه ترسم که رسیده است و شده زیر غبار[6]

رفت و ما را همه بیچاره و درمانده بماند — من ندانم که چه درمان کنم این را و چه چار

۱- وفات سلطان محمود روز پنجشنبه بیست و سیم ربیع الثانی چهار صد و بیست و یک اتفاق افتاده - ۲- (همه پر جوش و جوشنور دیر خیل سوار) ۳- (بی مردم) ۴- (همه هریک) الربض مسکن القوم حول المدینة من بیوت و مساکن شارستان شهرستان - ۵- (دستها بر هم و) ۶- (که رسید و شده سه زیر غبار) ؛

آه و دردا و دریغا که چو محمود ملک
آه و دردا که همی لعل بکان باز شود
آه و دردا که بی او هر کس نتواند دید[1]
آه و دردا که بیک بار تهی بینم ازو
آه و دردا که کنون قرمطیان شاد شوند
وای و دردا که کنون قیصر رومی برهد
وای و دردا که کنون برهمنان همه هند
میر ما خفته بخاک اندر و ما از بر خاک
فال بد چون زنم اینحال جز اینست مگر
میر مئے خورده مگر دی و بخفته است امروز
دهل و کوس همانا که همی زاں نزنند[5]
ای امیر همه میراں و شهنشاه جهاں
خیز شاها که جهاں پر شغب و شور شده است[6]
خیز شاها که بقنوج سپه گرد شده است
خیز شاها که رسولاں شهاں آمده اند
خیز شاها که امیراں بسلام آمده اند
خیز شاها که بفیروزی گل باز شده است
خیز شاها که بچوگانی گرد آمده اند
خیز شاها که چو هر سال بعرض آمده اند
خیز شاها که همه دوخته و ساخته گشت
خیز شاها که بدیدار تو فرزند عزیز
که تواند که برانگیزد زیں خواب ترا
گر چناں خفتی ایشه که نخواهی برخاست
خفتن بسیار انجمن و خوی تو نبود

همچو هر خاری در زیر زمین ریزد خوار
او میاں گل و از گل نشود برخوردار
باغ پیروزی پر لاله و گلهای ببار[2]
کاخ محمودی و آنخانهٔ پر نقش و نگار
ایمنی یابند از سنگ پراگنده دوار
از تکاپوی و برآوردن برج و دیوار
جای سازند بتاں را و گراز نو به بهار[3]
ایں چه روز است بدیں زاری یارب نهار
زنم آں فال که گیرد دل از آں فال قرار
دیر برخاست مگر رنج رسیدش ز خمار[4]
تا بخسپد خوش و کمتر بودش بر دل بار
خیز و از حجره برون ای که خفتی بسیار
شور بنشاں و شب و روز بشادی بگذار
روی ز آنسو نه برنارکشاں آتش بار
هدیه ها دارند آورده فراوان و نثار
بار شاں ده که رسیده است همانا گه بار
بر گل نو قدحی چند می لعل گسار
آنکه با ایشاں چوگاں زدهٔ چندیں بار
از پس کاخ تو و باغ تو پیلی دو هزار
خلعت لشکر دکردند بیک جا انبار
بشتاب آمد بنمای مر او را دیدار
خفتی آں خفتن کز بانگ نگردی بیدار
ایخداوند جهاں خیز و بفرزند سپار
هیچکس خفته ندیده است ترا زیں کردار

۱- (هرگز نتوانم دید) ۲- (گلهای بهار) ۳- (باز سازند بتاں را دگر از نو تیمار) و بهار نام بتکده است. ۴- (دیر خفته است)
۵- (دهل دکاسه) کاسه بمعنی طبل است. ۶- شغب شور و غوغا و هیجان شد.

خوی تو ناختن و شغل سفر بود مدام ... بنیا سودی هرچند که بودی بیمار

درسفر بودی تا بودی و در کار سفر ... تن چون کوه تو از رنج سفر گشته نزار

سفری کانرا باز آمدن امید بود ... غم او کم بود ارچند که باشد دشوار

سفری داری امسال دراز اندر پیش ... که مر آنرا نه کرانست پدید و نه کنار

یک دو یک باری در خانه بیابیست نشست ... تا پدید آمدی روی تو عزیزان و تبار

رفتن تو بخزان بودی هر سال شها ... چه شتاب آمد کامسال برفتی به بهار

چون کنی صبر وجدا چندین و چون بود توان ... زان برادر که بپروردهٔ او را به کنار

تن او از غم و تیمار تو چون موی شده است ... رخ چون لالهٔ او زرد برنگ دینار

از فراوان که بگرید بسر کوی تو شاه[1] ... آب دیده بشخوده است مر او را رخسار[2]

آتشی دارد در دل که همه روز روان ... بسوی چرخ برافگنده از آن دود و شرار[3]

گر برادر غم تو خورد شها نیست عجب[4] ... دشمنت بیغم تو نیست به لیل و به نهار

مرغ و ماهی چو زنان بر تو همی نوحه کنند ... همه یا ماشده اندر غم و اندوه تو یار

روز و شب بر سر تابوت تو از حسرت تو ... کاخ پیروزی چون ابر همی گرید زار

بحصار از فزع و بیم تو رفتند شهان ... تو شها از فزع و بیم که رفتی بحصار

تو بباغی چو بیابانی دلتنگ شدی[5] ... چون گرفتستی در جایگه تنگ قرار

نه همانا که جهان قدر تو دانست همی ... لاجرم نزد خردمند ندارد مقدار

زینت و قیمت و مقدار جهانرا بتو بود ... عمر خویش از چه قبل بر تو نبرده است بکار[6]

شعرا را بتو بازار برافروخته بود ... رفتی و با تو بیکبار برفت آن بازار

ای امیری که وطن داشت بنزدیک تو فخر ... ای امیری که نگشته است بدرگاه تو عار

همه جهد تو در آن بود که ایزد فرمود ... رنج کش بودی در طاعت ایزد هموار

بگذارا دو بردی تو میارا دو هگرز ... زلتی را که نکردی تو بدان استغفار

زنده بادا بو لیعهد تو نام تو مدام ... ای شه نیکدل نیک خوی نیکوکار

دل پژمان بو لیعهد تو خرسند کناد ... این برادر که زد اندر دل از درد تو نار

اندر آن گیتی ایزد دل تو شاد کناد ... به بهشت و بثواب و بفراوان کردار

۱- (بسر گور تو شاه) ۲- شخودن مجروح کردن۔ ۳- (برساند بسوی گنبد افلاک) بسوی زهره و مه درفگند دود و شرار
۴- (خورد و خورد نیست) ۵- (دلتنگ دل میشدی ار دیر بماندی در باغ) ۶- (تا تو رفتی ز جهان این سه بردن شد یکبار)

در مدح امیر محمد بن محمود بن ناصر الدین گوید

ای زینہار خوار بدیں روزگار | از یار خویشتن کہ خورد زینہار
یکدل ہمی چرند کنوں آہواں | باشیر و با پلنگ بیک مرغزار
وقتی کہ چوں دو عارض رخسارِ تو[1] | در باغ گل ہمی شگفد صد ہزار
ہر شب ہمی درخشد در گلستاں | چوں شعلہ ہائے آذر گلہای نار
وقتی کہ چوں موشح گردد ہمی | دشت و چو پرنیاں ہمہ کوہ و قفار[2]
گردد ز چشم دیدہ وران ناپدید | اندر میاں سبزہ بصحرا سوار
وقتی کہ چوں سرود سرائی بباغ | یا در چمن چغانہ ہنی بر کنار[3]
بلبل سرود راست کند بر سمن | صلصل قصیدہ نظم کند بر چنار
وقتی کہ عاشقاں و جواناں بہم | در باغ مئے خورند بدیدار یار
ایں بر چمن نشستہ و پر مئے قدح[4] | واں زیر گل غنودہ و پر گل کنار
زیر گل شگفتہ بخواہد کشاد | نرگس دو چشم خویش ز خواب خمار
از من ہمی جدا شوی ایماہ روی | نامہرباں نگاری و ناسازگار
بی دوست چوں بوم بچنیں ماہ و روز | بی یار چوں زیم بچنیں روزگار
ترسم کہ از بہار بترسی ہمی | گوئی ز تو بہار بہ آید بکار
وآنگاہ چوں بہار بہ آید ز تو[5] | گردی بچشم عاشق بیقدر و خوار
تو زیں قبل اگر روی ایجان مرو[6] | واندہ تو زیں است اندہ مدار
من ہم بہار دیدم و ہم روئے تو | روئے تو از بہار بہ اے غمگسار
اینک بہار و اینک رخسارِ تو | بنگر بروئے خویش و بروئے بہار
در بے بہانہ رفتن خواہی ہمی | بیمہر گشت خواہی و زینہار خوار
شاخ بنفشہ بخش مرا تاں دو زلف | تا دارم آں بنفشہ ز تو یادگار
چوں تو شدی دلم شد و فرد امرا | از بہر مدح میر دل آید بکار

۱۔ (دو عارض و زلفین تو) ۲۔ (وقتی کہ چوں موشح گردد زمین وشتی و پرنیاں ہمہ کوہ و قفار) موشح مزین از بس الوشاح یعنی پوشید زینتہای سلاح را وشتی پارچہ حریر بلون) قفار بیابان خشک ۔ ۳۔ (چغانہ ہنی) چغانہ جام شراب و چغانہ نام سازیست و بعضی گویند قانون است ۔ ۴۔ (ایں بر سمن) ۵۔ (دانی کہ چوں بہار) ۶۔ (تو زیں قبل ہمی روئی) ؛

بنیاد حمد میر محمد کز اوست　　شاہی و ملک و دولت و دین استوار

نزد پدر ستودہ و نزد خدای　　اندر ہمہ مقامی و اندر ہمہ تبار

ہم شہرگیر و ہم پسر شہرگیر　　ہم شہریار و ہم پسر شہریار

زو قدر و جاہ و عز و شرف یافتہ　　تاج و کلاہ و تیغ و نگیں ہر چہار

اسلام را بمنزلت حیدر است　　شمشیر او بمنزلت ذوالفقار

مردان مردگیر و شیران نر　　روزِ نبرد کردن و روزِ شکار

در نزد او سراسر در بندگی　　در پیش او تمامی در زینہار

رائش بوقت حزم حصار قویست　　تیغش بروز رزم کلید حصار

در حلم نا بیابند او را جبال　　در جود چاکر انند او را بحار

جائے کہ جود باید جود و سخاست　　جائے کہ حلم باید حلم و وقار

از قادری کہ ہست نیارد گذشت　　اندر ہمہ ولایت او اضطرار

با سہم او دلیرتریں جاہلے　　از سر بروں نیارد کردن فسار

از بیم او نیکوخو و بخرد شدند　　دیوانگاں گشتہ خلیع العذار(۱)

فرزند آنشہ است کہ از بیم او　　بیروں نیارد آمد ثعبان زغار

ایعدل و داد و مردمیرا در جہاں　　نوشیروان دیگر و اسفندیار

آنکو شمار ریگ بداند گرفت　　فضل ترا گرفت نداند شمار

برتر ز چیزہا خرد است و ہنر　　مردم بے ایں دو چیز نیاید بکار

ایں ہر دو را امید تبست از جہاں　　زیبی بہر امیدے امیدوار

غرہ نئی بدیں ہنر و نیکوئی　　از فر شاہ بینی و از کردگار

سلطان ترا بچرخ بریں برکشید　　و آخر بدیں ہمی نکند اختصار

جائے رساندت کہ بدرگاہ تو　　از روم ہدیہ آرند از چین نثار

بخت موالی تو سوی ارتفاع　　بخت مخالف تو سوی انخدار

فرمانبران تو شدہ اند اے امیر　　فرمان دہندگان صغار و کبار

اندر دو چشم خویش زنند خار خشک　　ہر دشمنے کہ با تو کند خار خار(۲)

۱- یقال فلاں خلیع العذار یعنی گسستہ فسار - ۲- خار خار بمعنی خارش و خلجان خاطر است و ظاہر کلمہ چار چار بودہ کہ بمعنی برابری و ہمچشمی و ہمتائے کردن است و مناسب مقام است ؛

در هر دو هوای تو بیخی زده است ‌ ‌ بیخی که شاخ دارد و بر شاخ بار
گیتی گرفته با تو امیر اسکون ‌ ‌ دل ها گرفت با تو امیر اقرار
وآن دل که رفته بود بجائی دگر ‌ ‌ از بهر باز گشتن بر بست بار
ای درگه تو جایگه قدر و جاه ‌ ‌ ای خدمت تو مایهٔ عز و فخار
بنگ اختیار باشد هر کس که کرد ‌ ‌ درگاه تو و خدمت تو اختیار
فخر بست خدمت تو که تا روز حشر ‌ ‌ او را نه ننگ خواهد دیدن نه عار
شادی بخدمت تو کند پیش بین ‌ ‌ خدمت بدرگه تو کند هوشیار
آنجاست ایمنی و دگر جای بیم ‌ ‌ آنجایگه گل است و دگر جای خار
ای از تو یافته دل افزودمی شده ‌ ‌ فرهنگ دل شکسته و جود نزار
ای از تو یافته دل و فرخ شده ‌ ‌ غمگین و دل شکسته چون فرخی هزار
سال نو است و ماه نوروز نو ‌ ‌ وقت بهار و وقت گل کامکار
شادی و خرمی را نو کن بسیج ‌ ‌ دل را بخرمی و بشادی سپار
بو بکر عندلیب نوا را بخوان ‌ ‌ گو قوم خویش را چو بیائی بیار
وز هر یکی جدا غزلی نوش نو ‌ ‌ شاهانه شادمانه زی و شاد خوار
نوروز و نو بهار و دلارام را ‌ ‌ با دوستان خویش بشادی گذار
تا فعل ابر پاک نیاید ز خاک ‌ ‌ تا طبع خاک خشک نگیرد بخار
پاینده باش تا بمراد و بکام ‌ ‌ از دشمنان خویش بر آری دمار[1]
امروز تو همیشه نکوتر زدی ‌ ‌ امسال تو همواره نکوتر ز پار
همواره یمین باد ترا بر یمین ‌ ‌ پیوسته یسر باد ترا بر یسار

در مدح میر ابو احمد محمد بن محمود بن ناصر الدین و صفت شکارگاه

چهار چیز کزین بود خسروان را کار ‌ ‌ نشاط کردن و چوگان و رزم و بزم و شکار
ملک محمّد محمود آمار و بفزود ‌ ‌ برین چهار بتوفیق کردگار چهار
نگاه داشتن عهد و بر کشیدن حق ‌ ‌ بزرگ داشتن دین و راستی گفتار
جزین چهار هنر صد هنر فزون دارد ‌ ‌ ازین چهار هنر هر یکی فزون صد بار

۱- دمار دم و نفس ؛

چو داد و دادن نیکو چو علم گفتن خوب   چو عفو کردن مجرم چو بخشش دینار
هنر فراواں دارد ملک خدائی کناد   که باشد از هنر و عمر خویش برخوردار
چنانکه او ملکست و همه شهاں سپهش   همه ملوک سپاهند و او سپه سالار
زجملهٔ ملکان جہاں که داند کرد   هزار یک از آں کاں شہریار گیتی دار
بیک شکارگه اندر من آنچه نو دیدم   ترا بگویم خواهی کنی گر استفسار
بدشت بر شد روزی بصید کردن و من   زپیش بر فتستم با چاکراں و با نظار
ز دور دیدم گردے بر آمده بفلک   میان گرد مصلفے چوں آهنیں دیوار
امیر پیش و گروهی شکاری اندر پس   بتیر کرده بر ایشاں فراخ دشت حصار
همی فگند به تیر و همی گرفت بیوز   چو گرد باد همی گشت بر یمین و یسار
بیکزباں همه بفگند پس بحاجب گفت   که هرچه کشتهٔ تیر منست پیش من آر
زبامداد تا نیم روز حاجب او   میان دشت همی گشت با هزار سوار
بر استران سبک پے همی نهاد سبک   شکارها که بر او تیر برده بود بکار
بماند مرکبش و استران بمانده شدند   زبس دویدن تیز و زبس کشیدن بار
هنوز پنج یکے پیش میر برده نبود   از آں شکار که از تیر میر شد کشتار
چو پشته پشته شد از کشته پیش روی ملک   فراخ دشتی چوں روئی آئینه هموار
زچشم آهو چوں چشم دوست شد همه دشت   زشاخ آهو چوں زلف تا بداده یار
مرا ز چشم و سیه زلف یار یاد آمد   فرو نشستم و بگریستم بزاری زار
در آرزوی دو زلف و دو چشم آهوی خویش   چو چشم شیراں کردم زخون دیده کنار
زچاکراں ملک چاکری بدید مرا   همی ندانم بونصر بود یا کشوار[1]
برفت و گفت ملک را که فرخی بگریست   بصیدگاه تو بر چشم آهوئی بسیار
چو بازگشت همی برد سوئی خیمهٔ خویش[2]   زخون دیده کناری عقیق و دانهٔ نار
مگر که آهو چشم است یار او که شده است   بچشم آهو بر چشمهاش باراں بار
ملک چنانکه ز آزادگی سزد بگزید   ز آهواں چو نگاری ز بتکدهٔ فرخار
دراز گردن و کوتاه پشت و گرد سرین   سیاه شاخ و سیه دیده و نکو دیدار
بچشمش اندر گفتی کشیده بود ستی   بسحر سرمهٔ خوبی و نیکوئی سحار

---

۱. (نشوار) ۲- (چو بازگشت همی روی سوی خیمه نهاد) ٭

بمن فرست و آنرا و معنی آں بودہ است کہ شادماں شو و اندوہ دل برایں بگسار
بدیں کریمی و آزادگی کہ داند بود[1] مگر امیر نکو سیرت نکو کردار
چہ جایگاہ شگفت است کیست از امرا ہنرائے ملک جز آں آفتاب فخر و تبار[2]
ہمی ندانی کایں دولتی چگونہ قویست تو ایں حدیث کہ گفتم ہمی نداری خوار
رسیدہ است بجائے محمد محمود کہ کس خبر نشنید از محمد مختار[3]
بگاں بگاں ہمہ فردا ترا پدید آید تو گوش دار و ببیں تا چگونہ گردد کار
ہنوز خاقان در خدمتش نبستہ کمر ہنوز قیصر بر درگہش نکردہ نثار
ہنوز نامۂ او خواندہ نیست بر فغفور ہنوز خطبۂ او کردہ نیست در بلغار
ہنوز نائب او باد بیر و مستوفی خراج مغرب را گرفتہ نیست شمار
ہنوز پیش او روسیاں بطبع نکرد[4] رکاب او را نیکو بدست خویش سپار[5]
ہنوز رود سرایاں نساختند بروم زبہر مجلس او ارغنون و موسیقار[6]
ہنوز طوف نکردہ است و سر ببر نگشت چنانکہ باید گرد جہاں سکندر وار
بسے نماندہ کہ کار جہاں چنیں گردد بکام خویش رسیدہ من و ہمہ احرار
ہمیشہ تا نبود گل بروزگار خزاں چنانکہ میوہ نباشد بروزگار بہار
خدای ناصر او باد و روزگار بکام فلک مساعد و گیتی بر او گرفتہ قرار

در تہنیت عید فطر و مدح امیر محمد بن محمود گوید

رمضان رفت و رہی در گرفت اندر بر خنک آنکو رمضان را بسزا برد بسر
بس گرامی بود ایں ماہ و لیکن چکنم رفتنی رفتہ بہ وردی نہادہ بسفر
سبکی کرد و بہنگام سفر کرد و برفت تا نگویند فرو ہشت بر ما لنگر
رمضان پیرے بس چابک و بس با خرد است کار بجز و ہمہ زیبا بود و اندر خور

۱- (چنیں کریمی و آزادگی کہ داند کرد) ۲- (ہنروری بجز آں آفتاب) ۳- (رسیدہ است بجائے محمد محمود- کہ کس خبر نشنید از محمد مختار) ۴- (بطوع نکرد) ۵- (خویش فشار) صاحب جہانگیری بیشار بفتح با خواندہ و بمعنی لمس و دست بسودن معنی کردہ و صاحب انجمن ناصری فشار دانستہ و گوید رسم بودہ کہ چاکراں باستقبال موالی خود از امرا و سلاطین میرفتہ و رکاب او را می بوسیدہ و با دست میسودہ و می افشردہ اند و صورت متن معنی ندارد شاید سوار بمعنی دست بند بودہ و در یک نسخہ (نثار) نوشتہ شدہ) ۶- ارغنون و موسیقار نام دو ساز بودہ ؎

او شنیده است که بسیار نشیں را گویند — دیر نشست بر ما و همی خورد جگر
چکنم قصه دراز این بچه کار است مرا — سخنی باید گفتن که بره دارد در
رمضاں گر بشد از راه فراز آمد عید — عید فرخنده زماه رمضان فرخ تر[1]
گاه آں آمد کز شادی پر گردد دل[2] — وقت آں آمد کز باده گراں گردد سر
مجلسی باید آراسته چوں باغ بهشت — مطربی مدح امیر الامرا کرده زبر
بادهٔ صافی و آسوده و روشن چو گلاب — ساقی دلبر و شایسته و شیریں چو شکر
اثر غالیهٔ عیدی نارفته هنوز — زاں بنا گوش که با سیم زند رنگش بر[3]
دست ها کرده برنگ نو و پا کرده بلند — زانکه چوں چشم نگار است و چو زلف دلبر[4]
هر نبیذے را یکے از لب ساقی نقل — فرخی تا بتوانی بجز ایں باده مخور
ایں همه دارم و زیں بیش بفرّ ملکی — که امام ملکانست بفضل و به هنر
پس چرا غافل باشم که نشینم بر خیر — ساقیا باده فراز آر و همه شغل ببر[5]
من و معشوق و مے رود و سر کوی سرود — بر سر کوی سرود است مرا گم شده خر
اینچو شا بامے و معشوق سرودی که در آں — نعت آں قدّ بلند آید و آں سیمین بر
خوش بگوش آید شعری که در آں شعر بود — مدحت خسرو یا نعت رخے همچو قمر
مطربا آں غزل نغز دلاویز بیار — ور ندانی بشنو تا غزلے گویم تر

تجدید مطلع

اے دریغا دل من کاں صنم سیمین بر — دل من برد و مرا از دل او نیست خبر
او دلی داشت گرامی و دل دیگر یافت — کاشکے من دلکے یافتمے نیز دگر
دلفروشاں خدا را سا نرا بازار کجاست — تا دلے یابم از ایشاں چو دل خویش نگر
ور بود نیز همانا نفروشند بزر —
اندریں شهر کسی را دل افزونی نیست — حال ازینگونه است اینجا حذر ای قوم حذر
هر که او گرد بتاں گشت چو من بیدل شد —
تو چگوئی که من بیدل چوں تانم گفت — مدحت خسرو عادل بچنیں حال اندر

۱- (رنگوتر) ۲- (کز شادی بر پرّد دل) ۳- بر بمعنی پهلو است و بر زدن بمعنی پهلو زدن و برابری کردنست - ۴- ایں شعر در اغلب نسخ ملحوظه بدیں صورت بود که ثبت افتاد و در بعضی نسخ بجائے کلمهٔ (نو و پا)، (نو و ها) بود بهر صورت شعر نا صحیح است - ۵- بنه شغل دگر ٭

میر ابو احمد بن محمود آں شیر شکار
آنکه از شاهاں بیش است بعلم و بادب
بنهاد و خود صورت بپدر ماند راست[2]
تا جهاں گم نشود گم نشود نام و نشاں
شکر باید کند ایزد را سلطان که کند
گر هنر باید هست ار که سخا باید هست
ایزد از چهرهٔ او چشم بداں دُور کناد
اے سپندے منشیں خیز و سپند آر سپند
ور بدست تو کنوں اخگر افروخته نیست
چشم بد را زچناں شاه بگرداں بسپند
نه شگفت است که از دیدن آں یار خدای
دیدی امروز ملک را تو بآں دشت فراخ
تو بگفتی بچه ماند که من ایدوں گفتم
ماه از آں گفتم کاندر لغت و لفظ عرب
کمرش دیدی شاهانه کمر بسته همی[6]
هر که شاهنشهے و ملک همیخواهد جست
ملک آں باشد کاورا سخن باشد دست
او هنر دارد بایسته چو بایسته رواں
همه شاهانِ جهاں را چو همی درنگرم
ایدر است آنکه همی داشتیی جم پنهاں
ایدر است آنکه همی خوانند اورا طوبی
شکر ایزد را کامروز بداں جا یگهم

میر ابو احمد بن محمود آں شیر شکر
آنکه از میراں بیش است بفضل و بهنر[1]
پسر آنست پدر را که بماند بپدر
پدر ایرا که چنیں داد خداوند پسر
بچنیں شاه نکو رسم پسندیده سیر
بقیاس عدد قطرهٔ باراں بشمر
خاصه امروز که امروز فزوں دارد فر
تا ترا سازم ازیں چشم گرامی مجمر
ز آتش هیبت آنشه بفروزاں اخگر[3]
کافریں باد بر آنصورت نیکو منظر
مردکم بین را افزاید در دیده بصر
پیش آں موکب و آں رایت فرخ پیکر[4]
که بمه ماند و مه را ز ستاره لشکر
چشمهٔ روز بود ماده و مه باشد نر[5]
دیدهٔ هیچ شهے بسته بدیں زیب کمر
گو چو او باش وگرنه بشو و رنج مبر
ملک آں باشد کورا بهنر باشد کر[7]
او سخن راند پیوسته چو پیوسته درر
بندگی باید کرد از بن دنداں ایدر[8]
ایدر است آنکه همی جست بجهد اسکندر
ایدر است آنکه همی خوانند اورا کوثر
که پادشاهانِ همه گیتی را آنجاست مقر

۱- (با فضل و گهر) ۲- (بنهاد خرد و دل بپدر) ۳- اخگر پارهٔ آتش رخشنده- ۴- (و پروین پیکر) ۵- یُقالُ طَلَعَتِ الشَّمسُ وَطَلَعَ القَمَرُ- ۶- (کمر بسته ببیں) ۷- (ملک آنست که او را) کر بمعنی قدرت و توانائی است و همیں شعر در فرهنگ ناصری محل شاهد است- ۸- بن دنداں کنایه از اطاعت و انقیاد و رغبت تمام است ؛

بر سد قافیهٔ شعر و بپایان نرسد[1] گر بگویم که چه کرد او به بت کالنجر[2]

تا نباشد چو گل سیب گل آذرگون تا نباشد چو گل نار گل نیلوفر

تا نماند بگلاب آن عرق مرزنگوش تا نماند بسمن بوی بهٖ سیسنبر[3]

شادمان باد و بهر کام که دارد برساد آن نکوخوی نکو منظر نکو مخبر

شغل او باطرب و شغل عدو با غم دل بخت او روز به و بخت عدو روز بتر

همچنین عید بشادی بگذاراد هزار در جهانداری و در دولت پیروز اختر

در وصف بهار و مدح ابواحمد محمد بن محمود بن سبکتگین

مرحبا ای بلخ بامی همره باد بهار از در نوشاد رفتی یا ز باغ نوبهار[4]

ای خوشا آن نوبهار خرم نوشاد بلخ خاصه اکنون کز در بلخ اندرون آمد بهار

هر درختی پرنیان چینی اندر سر کشید پرنیان خرد نقش سبز بوم لعل کار[5]

ارغوان بینی چو دست نیکوان پر دستبند شاخ گل بینی چو گوش نیکوان پر گوشوار

باغ گردد گل پرست و راغ گردد لاله گون باد گردد مشکبوی و ابر مروارید بار

باغبان بر گرفته دل بماه دی ز گل پر کند هر بامدادی از گل سوری کنار

بلخ بس خوش است لیکن بلخیان را باد بلخ مر مرا با شهرهای گوزکانانست کار[6]

نوبهار بلخ را در چشم من حشمت نماند تا بهار گوزکانان پیش من بگشود بار

باغ و راغ و کوه و دشت گوزکانان سر بسر حلّهٔ دو روی را ماند ز بس نقش و نگار[7]

هر چه زیور بود نوروز نو آیین آن همه بر دبر گلهای باغ و راغ نوروزی بکار

از درون رشته تاکهپایهای کثر روان سبزه از سبزه نبرّد لاله زار از لاله زار

بلشه‌های کثر روان از لاله زار و شنبلید گاه چون سجاده گردد گاه چون زر عیار

۱- (نرسد قافیه) ۲- کالنجر نام قلعه ایست در هندوستان. ۳- (تا نماند بمی قطربلی سیسنبر) قطربل بضم اول و بفتح ثالث و ضم باء موحده مشدّده نام قریه ایست بین بغداد و عکبراء که شراب آن بخوبی مشهور است و در السنهٔ شعراء عرب مذکور. ناصر خسرو گوید رخصت داد است مر ترا که بخور شهرهٔ امامت نبیذ قطربّلی. ۴- (یا ز باغ قندهار) بامی لقب بلخ و نوشاد نام شهری حسن خیز است. ۵- بوم زمینه. ۶- گوزکانان ولایتی است در کنار نهر جیحون جزو تخارستان و جوزجانان معرب آنست و نوبهار نام آتشکدهٔ بلخ است. ۷- (صفحهٔ نقاش را ماند) ٭

از فراواں گل کہ بر شاخ درختاں بشگفد — راست پنداری درختاں گوہر آوردند بار
باد اداں بوے فردوس بریں آید ہمی — از در باغ و در راغ و ز کوہ و جوئبار
گل ہمی گل گردد و سنگ سیہ یاقوت سرخ — زیں بہار سبز پوش تازہ روئے آبدار
خوبتر زیں کوزکا نرا بہائے دیگر است — دیں بہار اکنوں پدید آید کہ آید شہریار
میر ابواحمد محمّد شہریار داد گر — سرفراز گوہر و فخر بزرگان تبار
آنکہ دنیا را جمالست آنکہ دیں را قوّتست — آنکہ دولت را ثنیابست آنکہ شاہی را شعار(۱)
در بزرگی با تواضع در سیاست با سکوں — در سخا با تازہ روئی در جوانی با وقار
پر دلی پردل ولیکن مہربانی مہرباں — قادری قادر ولیکن بردباری بردبار
خشت او از کوہ بر گیرد ہمی تیغ بلند(۲) — ناوک او کنگرہ بر باید از برج حصار
ہمچناں نترسند چوں کبکاں نترسندہ ز باز — پیل از و روز نبرد و شیر از و روز شکار
ابر گوہر بار زرّیں کلّہ بندد در ہوا(۳) — گر ز دریای کفش خورشید بر گیرد بخار
مرورا دل بزرگی نفس باید پس نسب — مرد ما نرا بس نشان چند گردد آشکار
آں ہمائے رایت فرخندۂ تو خفتہ نیست — آخر او خواہد بنائے مملکت کرد استوار
بس بناپاید کو بپرواز اندر آید گرم خوش — گر بپرواز اندر آید مملکت گیرد قرار
بر در بغداد خواہم دیدن او را تا نہ دیر — گرد بر گردش غلاماں سرائے صد ہزار
دولت سلطان قوی باد و سر تو سبز باد — کایں جہاں با دولت و تیغ شما خواستست خوار
خوش نخسپم تا نبینم بر در میدان تو — خفتہ ہر شب شہریاراں جہانرا بندہ وار
تا ہمی پیدا بود نیک از بد و نرم از درشت — ہمچو سنگ خارہ از بیجادہ و نیل از بہار
تا نباشد چو ستاک نسترن شاخ بہی(۴) — تا نباشد چوں شگوفہ ارغواں شاخ چنار
نیک بادت سال و ماہ و نیک بادت روز و شب — نیک بادت وقت و ساعت نیک بادت روزگار
رنج و مکروہ از تو دور و عدل و انصاف از تو شاد — دیں و دنیا با تو جفت و بخت و دولت با تو یار
تا ز بہر خدمت درگاہ تو ہر چند گاہ — شاہ چین آید پیادہ شاہ روم آید سوار
برخور از نوروز خرّم برخور از بخت جواں — برخور از عمر گرامی برخور از روئی نگار
دشمنانت مستمند و مبتلا و ممتحن — دوستانت شادماں و شادکام و شادخوار

۱۔ (آنکہ دولت را ثنیابست) دوثار است ظ) ۲۔ خشت نام اسلحہ ایست (تیغ دماغہ و بلندی کوہ) ۳۔ کلّہ بکسر کاف پردہ کہ ہمچوں خانہ ساختہ و عروس را در آں آرائش کنند۔ ۴۔ ستاک شاخہ درخت۔

در مدح امیر ابواحمد محمّد بن محمود غزنوی گوید

ای دل تو چه گوئی که ز من یاد کند یار — پرسد که چگونه است کنوں یار مرا کار

گوید که مرا چاکر کے بود وفاجوئے — گوید که مرا بنده ئی بود وفادار

اندوه خورد گو غم من خورد همی دی — اندیشه برد کو بر من بود همی پار

نے نے که من او را دلکی نازک دیدم — از بهر من او بر دل نازک ننهد بار

او را نتواں گفت که تو اندهٔ من خور — کاں رامش دل نیست باندوه سزاوار

عاشق منم اندوه مرا باید خوردن — اے عشق همه دردی و اندوهی و تیمار(۱)

با ایں همه درد دل و اندوه چه بودی — گر دور نبودی ز من آں لعبت فرخار

تا چشم من از دیدن آں ماه جدا شد — اندوه مرا هیچ کراں نیست پدیدار

چوں زیر شدم زرد و نزار از غم هجرش(۲) — از من چه عجب داری گر ناله کنم زار

حال دل خود گوئم نے نے که نکو نیست(۳) — در مدح امیر انده دل گفتن بسیار

شهزاده محمّد ملک عالم عادل — بو احمد بن محمود آں علم خریدار

آں بر همه شاهاں بشرف سیّد و سرور — آں بر همه میراں بهنر سرور و سالار

برنا و به برنائی اندر هنر وے — عاجز شده پیراں جهاندیدهٔ بیدار

پیری که بسالی سخنے خام نگوید — باشد بر او خام و سبک سنگ و سبکسار

در علم چناں است که او داند و ایزد — در جود چنانست که من دانم و زوار

زو پرس همه مشکل و دشوار جهاں را — زیرا که بر او نبود مشکل و دشوار

صد نکته مثل در دو سخن با تو بگوید — ویں معجزه زو دیدم صد بار نه یکبار

با اینهمه فضل و هنر و مملکت و عزّ — همچوں ملکاں نیست پر از کینه و جبّار(۴)

هرچند جهاں سخت فراخست و بزرگست — پیش دل او تنگ تر از نقطهٔ پرکار

یارب چه دلست آنکه در او گم شد و ناچیز — چیزیکه بشش روز نهاد ایزد دادار(۵)

داند همه چیزی جز از آں چیز که راهش — یکسو بود از ملّت پیغمبر مختار

حقا که ندارد بر او دنیا قیمت — والله که ندارد بر او گیتی مقدار

۱- (همه درد و همه انده و تیمار) ۲- زیر گیاهی است زرد و باریک۔ ۳- (که نه نیکو است) ۴- (همچوں ملکاں نیست براز گنبد دوار) ملک بفتح لام۔ ۵- خلق السّمٰوٰت والارض فی ستّة ایام ۝

منّت ننهد بر تو بکردار فراواں   داند که ز منّت بشود رونق کردار[1]

گر مملکت خویش بتو بخشد گوید   تقصیر همی باشد معذور همی دار

چوں شاکری از نعمت او شکر گزارد   از شرم دو رخسار کند همچو گل نار

در تخت بنام ادبا دارد اثواب   در بدره بنام شعرا دارد دینار[2]

اندر خور آں همّت واں نعمت و آں دل   طاقت چه ازایں باید یارب تو پدید آر

او نام نکو جسته برنج از دل نازک   والله که بود نام نکو جستن دشوار

از بهر نکو نامی گفتار من و تو   بر دل ننهد رنج مگر مردم هشیار

آں کو طلبد نام نکو باید کردن   با دیو برو زاندر سیصد ره پیکار

بر بیهده کس را نستایند و مرا او را   از ریگ ستاینده فزوں بینم همواره

اندر خوی او گر خللے بودی بیشک   پنهاں نه بماندی و بگفتندی ناچار

چشم بد از و دور کناد ایزد کو را   چیزے نشناسم که ندادایزد جز عار

نظاره گر آنچیز بگوید که بہ بیند   از میر همه فضل و هنر گوید نظار

اے شمسۂ ملک پدر و زینت عالم   اے نعمت اهل ادب و دولت احرار

آئیں همه چیز تو داری و تو دانی   آئیں همه مهر نگهدار و بمگذار

آں کن که بدیں وقت همی کردی هر سال   خز پوش و بکاشانه رو و صفه فرود آر

فرمائے که پیش تو بسازند حصارے   از آهن و پولاد مرآں را در و دیوار

آتش بدو اندر فگن و عود فرو ریز   تا عود بگویم که چه گفته است ببازار[3]

از خانه ببازار همی گشتم یک روز   ناگاه فتادم به یکے کلبۂ عطّار

عطّار به کلبه در با عود همی گفت   کاصل تو چه چیز است و چه چیزی بن و بار[4]

گفتم بگو اے عود که یک ذرّه ز عنبر   به باشد و خوشتر بود از عود بخروار

عنبر نه همانا که چنیں یاره گفتن   گفتی و خطا گفتی عذر آر و استغفار[5]

از عود گنه گارتر امروز بره من ؛   آنست که شک دارد در هستی جبّار

ز آتش بکن اے شاه مکافات گناهش   آتش بود اے شاه مکافات گنهگار

۱- ولاتبطلوا صدقاتکم بالمنّ والاذی. ۲- تخت جامه‌دان جمع تخوت. بدره خریطه از نیماج وغیر آں که پر از زر و سیم کنند. ۳- (چه کرده است ببازار) ۴- (چه چیزی بکن اظهار) ۵- ظاهراً بعد ازیں شعر یک بیت ساقط است ؛

اے عرض تو بر چشم تو چوں دیدہ گرامی — ایمال تو نزدیک تو چوں دشمن تو خوار

تا وقت خزاں زرد بود باغ چو زریخ — تا وقت صبا سبز بود باغ چو زنگار

تا کوہ چو مصمت بود اندر مہ آذر[1] — تا دشت چو وشی بود اندر مہ آذار[2]

دلشاد زی و کامروا باش و طرب کن — با طرفہ نگاری چو گل تازہ بگلزار

ہر روز یکے دولت و ہر روز یکے عزّ — ہر روز یکے نزہت و ہر روز یکے بار

ومد مہر مہ دیگر بفزای بشادی — در دولت سلطان جہانگیر جہاندار

در مدح امیر محمّد بن محمود بن ناصر الدین سبکتگین گوید

مرا چہ وقت خزاں و چہ روزگار بہار — چو دور باید بودن ہمی زروئے نگار

بہار من رخ او بود و دور ماندم ازو — برابر آید بر من کنوں خزاں و بہار

اگر خزاں نہ رسول فراق بود چرا — ہزار عاشق چوں من جدا فگند از یار

ببرگ سبز چناں شادمانہ بود درخت — کہ من بروئے نگاریں آں بت فرخار

خزاں در آمد و آں برگہا بکند و بریخت — درخت ازیں غم چوں من نژند گشت و نزار

خدای داند کاندر درخت ہا نگرم — ز درد خون خورم و چوں زناں بگریم زار

کسیکہ او غم ہجراں کشیدہ نیست چو من — ز بہر برگ درختاں چرا خورد تیمار

مرا رفیقے امروز گفت خانہ باز — کہ باغ تیرہ شد و زرد روئے و بے دیدار

جواب دادم و گفتم درخت ہمچو منست — مراز ہمچو منی اے رفیق باز مدار

من و درخت کنوں ہر دواں بیک صفتیم — منم ز یار جدا ماندہ و درخت از بار

نگار یار من و دوست غمگسار شود — بفر خدمت درگاہ میر شیر شکار

امیر عالم عادل محمّد محمود — قوام دولت و دین محمّد مختار

ستودۂ پدر خویش و شمع گوہر خویش — بلند نام و سر افراز در میان تبار

ہمہ جہاں پدرش را ستودہ اند و پدر — چو من ستائش او را ہمی کند تکرار

ہر آں پسر کہ پدر زاں پسر بود خشنود — نہ روز او بد باشد نہ عیش او دشوار

پسر کہ دانا باشد بر انہ پدر بخورد — بخاصہ از پدر ہیش بیں دولت یار

۱۔ (تا کوہ زمرد بود) مصمت بضم اول و فتح ثالث جامۂ ابریشم یک رنگ ۔ ۲۔ وشی جامہ ملون ۔ آذار ماہ اوّل از سال رومیاں ؛

امیر عادل دانا ترین خداوند است — بزرگوار ترین مهتر و مهین سالار
نه برگزاف سپه را بدو سپرد پدر — نه خیره گفت که لشکر نگه کن و بشمار
کسیکه ره برد اندر حدیثهای بزرگ — درین حدیث مرا او را سخن بود بسیار
خدایگان جهان را درین سخن غرضست — تو این سخن را زنهار تا نداری خوار
من این غرض بتوانم شناخت نیک ولے — دراز کردن قصه بهر سخن بچه کار
هر آنحدیث که من گفته ام بچندین شعر — پدید خواهد شد خلق را همی هموار
ملک نهاد و ملک همت و ملک طلعت — چنو کجاست یکے از همه ملوک بیار
اگر کسے بهنر یا بفضل یا به نسب — خدایگانے باید امیر دارد کار
بسے نمانده که شاه جهان بیاراید — مصاف و موکب او را بصد هزار سوار
دگر شگفت بپاید ترا ازین سخنان — برین هزار دلیل است بل هزار هزار
نکو دلست و نکو سیرت و نکو مذهب — نکو نهاد و نکو طلعت و نکو کردار
دل و زبان و کف او موافقند بهم — گه وفا و گه بخشش و گه گفتار
کنار باشد باران نو بهاری را — فضائل و هنرش را پدید نیست کنار
بسا کسا که رسید از عطا و نعمت او — چنانکه من بتوانائے و بدستگزار[۱]
چنان شدم ز عطاهائے او که خانۂ من — تهے نباشد روزی ز سائل و زوار
چه چیز دانم کرد و چه شکر دانم گفت — زمین چگونه کند شکر ابر باران بار
از آن عطا که بمن داد اگر بمانده بدی — بسیم ساده در آوردمی در و دیوار
بوقت بازی اندر سرائے کودک من — بسان خشت همی باز گسترد دینار
بشکر او نتوانم رسید پس چه کنم — ز من دعا و مکافات ز ایزد دادار
همیشه تا نشود خاک عنبر اشهب[۲] — همیشه تا نشود سنگ لؤلؤ شهوار
همیشه تا ندمد در میان سوسن موئے — همیشه تا ندمد بر کنار نرگس خار
عزیز باد و برا و اینجهان گرفته سکون — امیر باد و برا و مملکت گرفته قرار
کجا موافق او را نشست باشد تخت — کجا مخالف او را قرار باشد دار
فلک مساعد و بازو قوی و تیغش تیز — خدائے ناصر و تن بے گزند و بے آزار

۱- دستگزار معاون و مددگار ۲- عنبر اشهب عنبرے که سپیدی رنگش غالب و بویا باشد۔

در صفت شکارگه میر ابو احمد محمد بن محمود گوید

با من امروز که بوده است بدین دشت اندر | نماید که چه کرد آن ملک شیر شکر
هر که او صید گه شاه ندیدست امروز | نبد اندر بخبر تاش نگوئی بخبر
چون توان گفت که امروز چه کرد و چه نمود | آن خداوند سخا پرور بسیار هنر
که توانستی آن صید بسر برد جز او | که توانستی آن شغل جز او برد بسر
هیچ خاطر نتوان کرد مر اینحال صفت | کے بود خاطر کس را بچنین جائے خطر
صیدگاه ملک داد گر عادل را | باز نشناختم امروز همی از محشر
از غلامان حصاری چو حصاری پره کرد(۱) | گرد و شخے که بصد ره نبرد مرغ به پر
از دو و دام همه دشت چنان گشت روان | که همی تیره شد از دیدن آن دشت بصر
مرغ از آن پره برون رفت ندانست همی | ز استواری که همی پره زدند آن لشکر
ملک عالم عادل پسر شاه جہاں | میر ابو احمد محمود سر افراز گهر
در میان پره تاخت کمان کرد بزه | جفت با عزت و با دولت و با فتح و ظفر
از چپ و راست شکارے همی افگند بتیر | تا بیفگند شکارے بے اندازه و مرّ
ناوک او چو برون جستی از پهلوی رنگ(۲) | سفری کردی چندانکه کند چشم سفر
غرم دیدم چو خسک کرده ز بس پیکان پشت(۳) | کرگ دیدم چو سفر کرده ز بس ناوک بر(۴)
این همی رفت و همی روی پر از خون دو چشم | وان همی گفت و همی سینه پر از خون جگر(۵)
راست گفتی که شکسته سپه خانندی(۶) | پیش محمود شه ایران در دشت کتر
گوره خر بود همه دشت و را افگنده بهم | همه را دوخته پهلو و سر و سینه و بر
هیچ شه را بجهان صید گهے بود چنین | هیچ شه کرد چنین صید به آفاق اندر
راست گفتی که بدین روز همی ور نگرم | کو بر آهیخته بد پیش صف اندر خنجر(۷)

۱- پره حلقه زدن لشکر از سوار و پیاده برای شکار - ۲- رنگ بز کوهی و نخجیر - ۳- غرم بضم اول میش کوهی - ۴- کرگ کرگدن که حیوانے معروفست. سفر با اول مضموم و ثانی مفتوح نام جانوریست که سیخهای ابلق بر پشت آن باشد و چون کسی قصد گرفتن آن کند بدن خود را چنان جنبش دهد که آن سیخها بر آن کس بخورد و آنرا اسکر و سکرنه نیز نامند - ۵- کفت بفتح کاف تازی یعنی شگافت و ترکید - ۶- خان پادشاه ختا و ترکستان - ۷- آهیخته یعنی کشیده ۵

همچنان کاین گلهٔ گور درین دشت فراخ — لشکر دشمن او خسته و افگنده جگر
این ز گوپال گران خوردن مغفر همه پست[1] — وان ز خون دل و از خون جگر جوشن تر
بر دل هر یک از ناوک او سیصد راه — در بر هر یک از نیزهٔ او سیصد در
لشکر دشمن او مویه گر و لشکر او — لب پر از خنده و دلها همه پر ناز و بطر[2]
من در آن فتح یکی مدح برو خوانده بدیع — مدح او خوانده و زو یافته بسیارے زر
فال نیکو زدم از چو که چنیں باشد راست — تا ز نم زینسان هر روزه یکی فال دگر
تا بتلخی نبود شهد شهیی همچو شرنگ[3] — تا بخوشی نبود صبر سقوطر چو شکر[4]
تا بتابش نبود نجم سها همچو سهیل — تا بخوبی نبود هیچ ستاره چو قمر
کامران باش و بنهمت رس و بی اندُه زی[5] — شادمان باش و ز جان ز جوانی برخور

در مدح امیر ابواحمد محمّد بن محمود گوید

نبود عاشقی امسال مر مرا درخور[6] — کنون که آمد بر خط نهاد باید سر
مرا تو گوئی کز عشق چون حذر نکنی — کسی نمای مرا کو کند ز عشق حذر
اگر بدست منستی حذر چنان کنمے — که رفته بودمے از دست او برومِ و خزر
بر آسمان ز غم عاشقی است اختر من — بر آن گری که مرا ورا چنیں بود اختر
تو گوئی این دل من جایگاه عشق شده است — نه جایگاه که لشکر گہے پر از لشکر
هنوز عشق کهن خانه باز داده نبود — که عشق تازه بدر باز کوفت حلقهٔ در
خدائے جز دل من عشق را پدید کناد — دِیے اگر بجهان اندرون دلیست دگر
اگر بشهد و شکر ماند آن حلاوت عشق — ملول گشتم و سیر آمدم ز شهد و شکر
دلم تباه شدستے ز عشق اگر شب و روز — ز مدح خسرو جنزوی نکردمے از بر[7]
امیر عالم عادل محمّد محمود — که روزگار بدو باز یافت عدل عمر

۱. گوپال عمود و گرز آهنیں۔ ۲. بطر عجب و تکبر و نشاط از کثرت مال و جاه۔ ۳. شهی بیا مشدد هر چیز شیرین و گوارا و شرنگ مطلق زهر و حنظل و خر زهره خاصةً۔ ۴. سقوطر بر وزن کبوتر گیاهی است که صبر از آن حاصل شود یا نام جزیره ایست که بر دهنه دریای قلزم و سرحد حبشه و یمن واقع است و صبر عربی که یکے از سه قسم صبر است از انجا آورند۔ ۵. نهمت بفتح اول رسیدن همت در چیزے۔ ۶. دگر مرا درخور)
۷. (نه مدح خسرو غازی فگندمی در بر) ؛

بزرگوارے کز روزگار آدم باز ؎ — چو او و چون پدر او ملک نبود دگر
چو علم خواهد گفتن سپند باید سوخت — که هم چشم بدان دور باد از آن مهتر
بخوب سیرتیش گر بخواهدی کندی — مصنفے بزبانے دو صد کتاب سیر
خدائے در سر او همتی نهاد بزرگ — چنانکه گنج بسرنج است از آن دل بفکر
هر آنکه همت داده است طاقتی بدهاد — چنانکه باشد با همتی چنان درخور
بیاید آخر سلطان ز یاد او نظرش (۱) — بکام خویش رسد میر و ما همه یکسر
یگان یگان هم از اکنون همی پدید آید — بر این حدیث گواهی دهد دوات گهر
ایا بمرتبت و قدر و جاه افریدون — ایا بمنزلت و نام نیک اسکندر
چرا دوات گهر داد شاه شرق بتو — در این حدیث تأمل کن و نکو بنگر
دوات را غرض آن بود کاندرو قلم است — قلم برابر تیغست بلکه فاضل تر
نیاید آنچه ز نوک قلم پدید آید — ز تیغ و خنجر افراسیاب و رستم زر (۲)
قلم بساعتی آن کارها تواند کرد — که عاجز آید از آن کارها قضا و قدر
قلم بود که ز جائی بتو سخن گوید — که مرغ اگر ز سرش بگذرد بریزد پر
ملوک را گه و بیگاه پیش دشمن خویش — قلم بمنزلت لشکری بود بیمر
بسا سپاه گرانا که بی سپاه شدند — بجنبش قلمی تار و مار و زیر و زبر (۳)
ملوک را قلم و تیغ بهترین سپه است — بترسد از قلم و تیر شیر شرزه نر (۴)
بنای ملک بتیغ و قلم کنند قوی — بدین دو چیز بود ملک را شکوه و خطر (۵)
همه شهان و بزرگان و خسروان جهان — بدین دو چیز جهان را گرفته سر تا سر
گهی ز نوک قلم گنج کن ز خواسته پر (۶) — گهی بتیغ زمین کن ز خون دشمن تر
دوات را غرضی بود و همچنین غرضست — در آن طویلهٔ گوهر که یافتی ز پدر
ترا گهر نه ز بهر توانگری داده است — خدایگانترا رازیست اندر آن مضمر
عزیز تر از گهر در جهان چه چیز بود — گهر بتو فرستاد با دوات بزر

۱- (ز زیادی نظرش) ۲- زر بمعنی سرخ روی سفید موی را گویند چون زال پدر رستم بدین صفت متولد شد او را زال زر گفتند و در یک نسخه چنین بود (ز ذوالفقار علی و ز تیغ رستم) ۳- تار و مار از اتباع است بمعنی پراگنده و از هم پاشیده۔ ۴- شرزه بمعنی خشمگین و زورمند و برهنه دندان۔ ۵- خطر بزرگی ۶- خواسته اسباب و متاع پسندیده ۞

مرادش آنکہ تو بے عیب و پاک چوں گہرے
دگر کہ از تو برافروختہ است روئے گہر(۱)

سہ دیگر آنکہ مرا از تو ہیچ نیست دریغ
ز گنج و گوہر و پیل و سپاہ و تاج و کمر

عزیز تر ز تو بر من در اینجہاں کس نیست
عزیز بادی و خصم تو خوار و خستہ جگر

بگنجہای گہر سیم و زر نہاد ستم
ہمہ برای تو بردار و از جہاں برخور

عنایتی است بکار تو شاہ مشرق را
چنانکہ ایزد را در حدیث پیغمبر

ہمہ سگالد کز نام تو بلند کند(۲)
جمال و زینت و بنیاد و رتبت منبر

ہمی سزد ہمہ رویہا کہ در نگری
از آں پدر کہ تو داری سزای چوں تو پسر

ہمیشہ تا نجہد ز آہنینہ مرزنجوش(۳)
ہمیشہ تا ندمد ز آبگینہ سیسنبر

ہمیشہ تا نبود چوں بنفشہ آذرگون(۴)
ہمیشہ تا نبود ارغواں چو نیلوفر

بتندرستی و شاہنشہی و روز بہی
ہمی گذار جہانرا بکام و خود بگذر

در مدح امیر ابو احمد محمد بن محمود بن ناصر الدین بن سبکتگین گوید

اے از در دیدار پدید آی و پدید آر(۵)
آں روئے کزو رنگ رباید گل بربار

تا کے ز تو من دور و ز اندیشہ دوری
من با دل پُر حسرت و با دیدۂ خونبار

تو دوری و از دوری تو سخت برنجم
امید ہی نیست چو زینگونہ بود کار

اول دل من گرم ہمیداشتی و من
دل بر تو فرو بستہ بداں شیریں گفتار

روزے کہ جدا ماندمے از تو زپے من
صد راہ رسول آمدہ بودی و طلبگار

کردار ہمی کردی تا دل بتو دادم
چوں دل بشد از دست بہ بیتی در کردار

آں خوشخوئے و خوش سخنی بد کہ دلم را
در بند تو افگند و مرا کرد چنیں زار

یکبار بدیدار مرا شاد کن اے دوست
گر ہیچ کسے شاد شدہ است از تو بدیدار

خوارم بر تو خوار چہ داری تو رہی را
من بندۂ میرم نبود بندہ او خوار

میر ہمہ میراں پسر خسرو ایران
بو احمد بن محمود آں ابر درم بار

ابر درمش خواندم و ایں لفظ خطا بود
محتاج شد ایں لفظ کہ گفتم باستغفار

۱۔ گہر اصل و نژاد و عقل و فرہنگ۔ ۲۔ سگالیدن بمعنی اندیشہ کردن۔ ۳۔ مرزنجوش نوعے از ریحان است۔ ۴۔ آذرگون نوعے از شقائق است۔ ۵۔ ازدر بمعنی لایق و سزاوار و شائستہ است۔

چوں من بجهاں ہیچکسی ابر درم خواند[۱]
آنرا که همی بارد روز و شب دینار

آری ره و رسم پدر خویش گرفته است
کایزدش معین باد و همه وقت نگهدار

محمود و محمّد ملکانند و شهانند
این خوی چنیں را بدل و دیده خریدار

امروز که دانی از امیراں جز از ایشاں
شایسته بدیں ملک و بدیں کار و بدیں بار

گر نام نکو باید و کردار نوآئیں
دارند بحمد الله و هستند سزاوار

جاوید بدیں هر دو ملک ملک قوی باد
تا کور شود دشمن بدبخت نگونسار

تا ملک بدیں هر دو قوی باشد و آباد
دشمن چه خورد جز غم و اندیشه و تیمار

بینی نیت نیک و دل و مذهب پاکش[۲]
وایزد بود آنرا که چنیں خلق بود یار

ای با پدر خویش موافق بهمه چیز
وز مهر پدر در تو پدید آمده آثار

این سیرت و این عادت و این خو که تو داری
کس را نبود تا نبود بخرد و هشیار

مردم بخرد هر چه بخواهد بکف آرد[۳]
چیزے نه هر جز که خرد ایزد دادار

فردوس بیابند بتوحید خداوند
توحید خداوند خرد کرد پدیدار

چندیں شرف و فضل و بزرگیست خرد را[۴]
اے از خرد آنجا که خرد را نبود بار[۵]

آگاه شده است از خرد تو پدر تو
زیں روئے بتو داد دل و گوش بیکبار

بر خیره نکرده است بنام تو سراسر
این ملک بے اندازه و این لشکر جرّار

تو نیز همه روز در اندیشهٔ آنی
کاں چیز کنی کز تو نگیرد دلش آزار

شب خواب کند هر کس و تو هر شب تا روز
از آرزوی خدمت او باشی بیدار

آنرا که تورا گوید تو خدمت او کن
آنرا بر تو تیزتر است از همه بازار

آں کیست که این لفظ همی گوید با تو
جز من که بهر شعر همی گویم هموار

تا لالهٔ خودروے نگردد چو گل سیب
تا نرگس خوشبوے نگردد چو گل نار

تا وقت بهار آید و هر وقت بهارے
از گل چو دو رخسار بتاں گردد گلزار

دلشاد زی و کامروا باش و ظفریاب
بر کام و هوائے دل و بر دشمن غدّار

از روی نکو کاخ تو چوں خانهٔ مانی
وز زلف بتاں بزم تو چوں کلبهٔ عطّار

عید تو همه فرخ و روز تو همه عید
وز دیدن تو فرخ روز همه احرار

۱- (هیچ کسش ابر درم) ۲- (هیچا نیت نیک و دل و مذهب پاکست) ۳- (مرد بخرد) ۴- (چندیں خرد و فضل و بزرگیست مرا ورا) ۵- بار اجازت و رخصت دخول ٭

در مدح امیر محمد فرزند سلطان محمود غزنوی گوید

ای سراپائے سرشتہ ز مے و شیر و شکر — شکر از تنگ نیارند ز تو شیریں تر[۱]
لب تو طعم شکر دارد و در اصل گلست — کس ندیدہ است بگیتی گل با طعم شکر
بوسہ زاں لب شیریں بدلے یافتہ ام — ہر کجا بوئے تو آید دل و جاں راچہ خطر
ہر کہ چیز ز کسے برد خبر دارد از آں — تو دلم بردی ایماہ و ترا نیست خبر[۲]
یا تو از جملۂ ست رویان چیز دگری — یا مرا با تو و با عشق تو حالیست دگر
من ہمہ سالہ دل از عشق نگہ داشتمے[۳] — بخدا بودمے از عشق پس و پیش نگر[۴]
تا تو را دیدہ ام ایماہ دگرساں شدہ ام — با خلل گشت ہمی حال من و حال حذر
جای شکر است نگارا کہ تو در پیش منی — ور نبودی تو چنیں بودمے امروز مگر
عشق و جز عشق مرا بد نتوانند نمود — دولت میر نگہبان منست اے دلبر
میر بو احمد بن محمود آن بار خدای — کہ چو خورشید برافروخت بدو روے گہر[۵]
آں پسندیدہ برادی بہ بحری معروف — آں سزاوار بشاہی و بتاج اندر خور
از نکو رسمی و نیکو خوئی و نیکدلی — بسوئے اوست ہمہ چشم و دل و گوش پدر
اندریں ایام از نادرہ ہا نادرہ است — پسرے با پدر خویش موافق بہ سیر
ایں پسر چوں پدر آمد بسرشت و بنہاد — تخم چوں نیک بود نیک پدید آرد بر
پدر از مردی در شیر زند ہزمان دست — پسر از مردی با پیل زند ہرمان بر[۶]
پدر از ملک زمیں بیشتریں یافتہ بہر — پسر از کتب جہاں بیشتریں کردہ زبر
پدر آنجا کہ سخن خواند بشگافد موی — پسر آنجا کہ سخن گوید بفشاند زر
آں سخن خواند پاکیزہ چو در یافتہ در — ویں سخن گوید پیوستہ چو پیوستہ درر
سخن آرائیاں آنجا کہ سخن راند میر — خیرہ مانند و ندانند سخن برد بسر
سخن آموز داز و ہر کہ سخن گوی تر است — ویں شگفتی بود از کار جوانی بے مر
ایں ہم از بخت بلند است و ہم از اختر نیک — شاد باش اے ملک نیکخوے نیک اختر

۱- (شکر از ترک) تنگ نصف ولنگہ بار است - ۲- (تو دلم بردی و دانم کہ ترا) ۳- (من ہمی سادہ دل خویش) ۴- (بعذر بودمے از عشق و پس و پیش نگر) ۵- گہر اصل و نژاد - ۶- بر بہلو زدن و برابری کردن ؛

ش تابینی این اختر و این بخت بلند — چه کنند و چه نمایند به ایام اندر
زین چیزے کاں بخت بد و خواہد داد — گنجہائے ملکانست و ولایت یکسر
میر محمود بشادی و بشاہی بزیاد — تا به بلیند ہنر و دولت و اقبال پسر
دلتے دارد چندانکه بر اندیشهٔ دل — دولت عالی با ہمت عالی ہمبر
خر آں دولت و آں ہمت کارے بکند — ایں سخن را که ہمی گویم بازی مشمر
ش تا شاہ جہاں میر مرا امر کند — که سپاہ و بنه بردار و زجیحوں بگذر
دشمناں را ہمه برگیر و ولایت بکشا — پس به پیروزی برگردد بشادی و ظفر
آں نماند ز ہنروا ں کند آنشیر نژاد — که نکرده است مگر صد یک آں رستم زر[1]
بسوی غزنین با مال گراں حمل کند — بنهٔ خاں ختا با بنهٔ خاں تتر
تا نباشد چو سپیده دم ہنگام زوال — تا نباشد چو نماز دگرے وقت سحر[2]
شاد ماں باد و بعدلش ہمه گیتی چو بہشت — خانماں عدوے دولت او زیر و زبر
عید او فرخ و فرخنده و او فرخ روز — روز عید عدوے دولت او ہرچه بتر

در مدح امیر ابو یعقوب یوسف بن ناصرالدین سپہسالار گوید

سروی گر سرو ماه دارد بر سر — ماہی گر ماه مشک بارد و عنبر
ماہت با مشک سیم دارد ہمبر — سروت بر مه ز لاله دارد زیور
شکر داری چنانکه داری لؤلؤ — روزی بر من ببوسه باری شکر
یکچند از درد عشق زاری کردم[3] — زاری دیدم چنانکه خواری بیمر
من ببیاسے غم تو خوردم جانا — زیں رواے بت بروے گشتم چوں زر
دارم بر رخ ز اشک جوئے جاری — رویم زرد است و تن چو موئے لاغر
گر من از بزم میر بوئے یابم — گردد کارم ز بخت روزی بہتر
خسرو یوسف که از یلاں کیں جوید — باشد داوش ہمیشه با دیں ہمبر
از دل دریاست میر و از کف جیحوں — در صدر او حاتمست و بر زیں حیدر
از خون دشت فراخ گردد جیحون — چوں کرد او از نیام بیروں خنجر

۱۔ زر پیر سرخ روے سفید موے را گویند چوں زال پدر رستم بدیں صفت از مادر بزاد او را زال زر گفتند ۔ ۲۔ نماز دیگر نماز عصر است ۔ ۳۔ (یکچند از داغ عشق زاری دیدم) ؟

احسنت ای خسروی که رادی طبعت
رادی کردی لبی و وادی گوہر

ہرگز بی تو مباد شادی روزی
دائم چونین امیر بادی و سرور

تیر تو در مغز شیر مسکن خواہد
نبود با ناوک تو آہن منکر

گردون میدان شود چو بازی چوگان
دریا صحرا شود چو سازی لشکر

گیتی زرین چو آئی زی بزم
خارا پرخون شود چو نازی اشقر[1]

ماہی گر ماہ جام دارد و ساغر
شیری گر شیر ملک دارد و کشور[2]

ببری گر ببر درع دارد و مغفر
ابری گر ابر تاج دارد و افسر

فرخ شاہی خجستہ داری اختر
بر ہر گردن ز شکر داری چنبر

دشمن را در دو دیدہ داری اخگر
گوئی در آب تیغ داری آذر

گردون سازد ہمیشہ کارت نیکو
زیرا چون تو ندید شاہی صفدر

فارغ نبوی ز جنگ گاہے ہرگز
گاہے ملحد کشی و گاہے کافر

گوئی کز روئے خویش داری مخبر
گوئی کز خلق خویش داری منظر

یابند از خدمت تو نعمت اخوان
نعمت باشد جزا ے خدمت درخور

دولت با تو گرفت صحبت دائم
کردہ است از تو ہمیشہ دولت مفخر

صفدر چون تو نبود رستم یا سام
مہتر چون تو نبود جم یا نوذر

تا نبود ہمچو ماہ پروین تابان
تا نبود ہمچو لالہ نسرین پرپر

شادان بادی مدام و غمگین دشمن
در تن پیکان تو و زوپین بر سر[3]

ایضاً در مدح امیر ابو یعقوب یوسف و تہنیت ولادت پسرے از آن وے

مرا بپرسید از رنج راہ و شغل سفر
بت من آن صنم ماہروئے سیمین بر

نخست گفت کہ جانا ترا چہ شد کہ چنیں
شکستہ گونہ و کار بر تو گشتہ عبر

۱۔ اشقر اسپ زرد مایل بسرخی۔ ۲۔ اگر شیر ببر دارد و کشور) ببر جامہ ایست از پوست درندہ کہ رستم ہنگام رزم می پوشید و آنرا ببر بیان گویند جہانگیری ہمیں شعر استشہاد کردہ۔ ۳۔ زوپین نیزہ کوچکے کہ سر آن دو شاخ دارد۔

چو سرو سیمیں بودی چو نال زرد شدی[1] — مگر ز رنج بنالیدهٔ براه اندر
مگر دل تو به جاے دگر فریفته شد — مگر ز عشق کسے پر خمار داری سر
مگر تو رازے نکبتی رسید بردی — مگر مخاطرهٔ کردهٔ بجائے خطر
مگر ز خوابگه شیر بر گرفتی صید — مگر ز بازوی سیمرغ باز کردی پر
مگر ز مار سیه داشتی بشب بالیں — مگر ز کژدم جرّاره داشتی بستر
مگر هوائے دل از تو ستروه اند بقهر[2] — مگر شرنگ غذا کردهٔ بجائے شکر
جواب دادم کا یماه روے غالیه موی — نه من ز رنج کشیدن چنیں شدم لاغر
مرا جدائی درگاه میر ابو یعقوب — چنیں نزار و سر افگنده کرد و خسته جگر
سه ماه بودم دور از در سرائے امیر — مرا درایں سه مه اندر نه خواب بود و نه خور
کنوں که باز رسیدم بدیں مظفر شاه — کنوں که چشم فگندم بدیں مبارک در
قوی شدم بامید و غنی شدم بنشاط — دلم گرفت قرار و غمم رسید بسر
بوقتے آمدم آنجا که در گهر بفزود[3] — یکے فرشته زیں خسرو فریشته فر
یکے فریشته آمد بخوشتریں هنگام — یکی فریشته آمد به بهتریں اختر
به طالعے که امارت همی فزود شرف — به ساعتے که سعادت همی نمود اثر
اگرهمی به پسر تهنیت شود واجب ؎ — بدیں پسر که ملک یافته است واجب تر
که ایں خجسته پسر ویں بزرگوار خلف — ز هر دو سوی بزرگ آمد و شریف گهر
سپه کشاں پسر انرا ز بهر خدمت او — همی دهند هم از کودکے کلاه و کمر
به نیکوئی پدرش را امیدهاست در او — وفا کناد خدائے اندر او امید پدر
امیر یوسف را اندر ایں جهاں شجر بیست — که جز بشارت و جز تهنیت ندارد بر
گماں برم که من اندر زمین همان شجرم — شجر که دید ثنا گستر و ستائش گر
شجر نه باشم لیکن گماں برم که خدای — ز بهر تهنیت میرم آفرید شجر
که تا بخدمت او اندرم همی شرسم — ز شغل تهنیت او بشغل هائے دگر
کنمش به پیل کنم تهنیت گهش بغلام — گهے به حاجب شایسته و گهے به پسر
همیشه حال چنیں باد و روزگار چنیں — امیر شاد و بدو شاد کهتر و مهتر
بشادکامی در کاخ نو نشسته به عیش[4] — زکاخ بر شده تا زهره نالهٔ مزمر

۱- نال نے میاں تہی - ۲- (مگر هوای دلی از تو بستدند) ۳- گهر بمعنی اصل و نژاد است - ۴- (نشسته همی)؛

چگونه کاخی کاخی چو گنبد هرمان — زپای تا سر چون مصحفی نبشته بزر
چهار صفحه واز هر یکے کشاده درے — چنانکه چشم کند از چهار گوشه نظر
درے از و سوی باغ و درے از و سوی راغ — درے از و سوی بحر و درے از و سوی برّ
سپید کرده بکافور سودهٔ بگلاب — بکار برده در او بشم ترکی و مرمر(۱)
بجاے شنگرف اندر نگارهاش عقیق — بجاے ساروج اندر ستانهاش درر
بنفش اندر عود سپید و چندن سرخ — بخاکش اندر مشک سیاه و عنبر تر
چو رائے میر بلند و چو حزم میر قوی — چو خوے میر بدیع و چو لفظ او در خور
زبرج او بتوان بر وز آسمان پروین — زبام او بتوان دید سدّ اسکندر
اگرچه سیر قمر بر صحیفهٔ فلک است — برابر سر دیوار اوست سیر قمر
زبس بلندی بالای او نداند کرد — شمار کنگرهٔ برج او ستاره شمر
فرود کاخ یکے بوستان چو باغ بهشت — هزار گونه در او شکل و تندس دلبر(۲)
زلالهاے مخالف میانش چو فرخار — زسروهاے نونده کرانش چون کشمر
هزار دستان بر شاخ سرو او بخروش — چو عاشقان فراق آزموده وقت سحر
چو زلف خوبان در جویهاش مرزنگوش — چو خطّ خوبان بر مرزهاش سیسنبر(۳)
سپهر برده ازین کاخ و بوستان خجلت — خدایگانا ازین کاخ و بوستان برخور
خجستهٔ زهمه خسروان بفضل و هنر — بقدر و منزلت از هفت آسمان بگذر
به روز رزم حدیثے زتو و صد بدره — به روز رزم غلامی زتو و صد لشکر
ستودهٔ به کمال و ستودهٔ به خصال — ستودهٔ به نوال و ستودهٔ به سیر
مقدّمی به علوم و مقدمی بادب — مقدمی بسخا و مقدمی به هنر
بساکسا که نه چون منظر است مخبر او — تراست منظر زیبا موافق مخبر
بمردی آنچه تو کردی همی باندک سال — بسالهاے فراوان نکرد رستم زر(۴)
گر او بصیدگه اندر غزال و گور فگند — تو شیر شرزه فگندی و کرگ شیر شکر(۵)

۱- (بشم صافی و مرمر) ۲- (در او نقشبندی دلبر) تندس بمعنی تمثال و پیکر است و اصل آن تن دیس است یعنی شبیه و مانند تن. ۳- (بر موزهاش سیسنبر) موز بمعنی آبگیر و تالاب است و در فرهنگ ناصری بهمین شعر استشهاد شده و صورت متن اصح است. ۴- زر پیر سفید موی سرخ روی چون زال پدر رستم بدین صفت متولد شد او را زال زر نامیدند. ۵- کرگ کرگدن است ؛

وراو بجنگ زخردی دو پیل کشت بتیغ
هزار پیل دهاں کشتهٔ تو در بر بر

نکو دلی و نکو مذہب و نکو سیرت
نکو خوئی و نکو مخبر و نکو منظر

ہمیشه از پی کین خواستن ز دشمن دیں
قبای تو زره است و کلاے تو مغفر

ہمه کسے ز قضا و قدر بترسد و باز
زناوک تو بترسد ہمی قضا و قدر

اگر که رستم پیلی بکشت در خردی
بتیر بیله ز پیلے تو کردهٔ دو تبر(۱)

چه ابر با کف دینار بار تو و چه گرد
چه بحر با دل پهناور تو و چه شمر

کسیکه بسته بود نام چاکریت بدو
زمانه بندهٔ او باشد و فلک چاکر

بروز معرکه از تو حذر نداند کرد
کسیکه او ز قضای خدائے کرد حذر

ہمیشه تا نبود نزد مردم بخرد
گمان بجاے یقین و عیاں بجائے خبر

امیر باش و خداوند و پادشاه جہاں
زمانه پیش تو از ہر بدی ہمیشه سپر

نهادهٔ ملکانرا بکام خود برگیر
خنیدهٔ ملکاں را بایمنی برخور(۲)

در مدح عضد الدوله امیر یوسف سپه‌سالار برادر سلطان محمود

خیز تا ہر دو بنظاره شویم اے دلبر
بدر خانهٔ میر آں ملک شیر شکر

میر یوسف که ہمی تازه کند رسم ملوک
میر یوسف که ہمی زنده کند اسم پدر

بدر خانهٔ آں یار خداے ملکاں
کاخہائیست برآورده بدیع و درخور(۳)

ہر یک از خوبی چوں باغ بہنگام بہار
وز درخشانے چوں ماه بہنگام سحر

کاخہائے که سپہریست بہر کاخے درج
کاخہائے که بہاریست بہر کاخے در

ہر یکے ہمچو عروسے که بیارا ید روے
وز بر حلّه فرو پوشد دیباے بزر

خاصه آں کاخ که بر درگه او ساخته اند
آں نه کاخ است سپہریست پر از شمس و قمر

بدل پنجره بر گردش سیمیں جوشن
بدل کنگره بر برجش زرّیں مغفر

بزمگاہست و چو از دور بدو در نگری
رزمگاہیرا ماند ہمه از تیغ و سپر

سایبانہاش فروہشته و کاخ اندر زیر
ہمچو سیمرغے افگنده بپای اندر پر(۴)

بندگان و رہیان ملک اندر آں کاخ
دست برده بنشاط و دل پر ناز و بطر(۵)

۱- بیله پیکانے که مانند بیل سازند- ۲- خنیده ستوده و برگزیده و باغہا و کشت زارہا و آباد اینہا- ۳- زشگفت اندر خور) ۴- (ہمچو سیمرغ پر افگنده بپا اندر سر) ۵- بطر وحشت از کثرت نعمت و عجب و کبر-

این بدستے درمے کرده ودستے دینار — آن بدستے گل خودروی وبدستے ساغر
پس هر پنجره بنهاده براَفشاندن را — بدره وتنگ بهم پر زشیانی وشکر(۱)
مطرباں رودنواز ورهیان زرافشاں — دوستداراں مئے خوار وبدسگالاں غم خور
زیر هر کاخے گرد آمده مردم گوئی(۲) — دستشان زر سپره وپایشاں سیم سپر
این همیگوید بخش تو چه آمد بنمای — واں همیگوید قسم تو چه آمد بشمر
راه چوں پشت پلنگ خاک چو نافِ غزال — آن بدینار درست واین زمشک اذفر(۳)
نه همانا که چنیں داشته بود افریدوں — نه همانا که چنیں ساخته بود اسکندر
تو چگوئی که امیر اینهمه از بهر چه ساخت(۴) — ویں همه شغل زبهر چه گرفت اندر بر
از پے حاجب طغرل که زشاهان جهاں — حاجبے نیست چو او هیچ کسے را دیگر
بلپسند دل خویش از پے او خواست زنی(۵) — زتباری که ستوده است باصل وبگهر
هر چه شایست بکرد آنچه ببایست بداد — کار او کرد تمام وشغل او برد بسر
آنچه او کرد بتزویج یکے بندهٔ خویش — نکند هیچ شہے از پے تزویج پسر
آن نهالے که دریں خدمت حاجب بنشاند — سر بعیوق برآورد وبخندید از بر
خدمت میر همیکرد زدل تا از دل — خدمت او کند امروز هر آنکو برتر
خدمتش بود پسندیده بنزدیک امیر — لاجرم میر کله داد مر او را وکمر
ایمنت آزادگی وبار خدائی وکرم — ایمنت احسانے کاثرانه کنار است ونه مر(۶)
از خداوندی واز فضل چه دانی که چه کرد — آن ملک زادهٔ آزادهٔ کهتر پرور
خادمے کو را مخدوم همی شاید بود — بس عجب نیست اگر مه بود از هر مهتر
خنک آناں که خداوند چنیں یافته اند(۷) — بر وبار وسخی وخوب خوی وخوب سیر
هم ستوده بخصالست وستوده بفعال — هم ستوده بنوالست وستوده بهنر
چوں قدح گیرد خورشید هزاراں مجلس — چوں عناں گیرد جمشید هزاراں لشکر
تیغ او چیست بنام وتیر او چیست بفعل — تیغ او بازوئے فتح وتیر او پشت ظفر

۱- بدره خریطه پر از زر وسیم - تنگ لنگه ونصفهٔ بار - شیانی بکسر اول درم ودینار ده هفت وآں زری بوده رائج در قدیم که در خراسان سکه میزدند - ۲- (مردم گرهی) ۳- اذفر بویا - ۴- (از بهر چه خواست) - ۵- (دل خویش او را درخواست زنے) ۶- (نه کرانست ونه مر) ۷- (خنکا ما که خداوند چنیں یافته ایم) ۰

او یقین است وجز او هرچه به بینی تو گمان | او عیانست وجز او هرچه به بینی تو خبر

گر خطر خواهی از درگه او دور مشو | ور شرف خواهی از خدمت او در مگذر

زین شرف یابی و چیزے نبود به ز شرف | زاں خطر یابی و چیزے نبود به ز خطر

تا ز الماس بآذر نه دمد مرزنکوش | تا ز پولاد بدیمه نه دمد سیسنبر

کامران باد بجنگ اندر با زور علی | پادشاه باد بملک اندر با عدل عمر

در مدح عضدالدوله امیر یوسف سپه سالار گوید

هر که را مهتریست اندر سر | گو بدرگاه میر ما بگذر(۱)

در جهاں خدمت امیر من است | خدمتی کاں دهد بزرگی بر

آسماں خواهدے که بر در او | یابدے جائے کهترین چاکر

من نه بر خیره ایدر آمده ام | مر مرا بخت ره نمود ایدر

بخت من در جهاں بگشت و ندید | هیچ درگاه ازیں مبارک تر

آمد و مر مرا اشارت کرد | که بنه دل بریں مبارک در

گر ترا مهتریست اندر دل | ور ترا خواجگیست اندر سر

درگهے یافتی چنانکه کند | مر ترا زود خواجه و مهتر

تو بدیں در مدام خدمت کن | تا رسانم ترا بخدمت گر

بخت من رهبری خجسته پی است | کس ندارد چو بخت من رهبر

مر مرا ره بدرگهے برده است | که مثل هست با فلک همبر

درگه پادشاه روز افزوں | درگه خسرو ستوده سیر

عضد دولت و مؤید دیں | میر یوسف سپهبد لشکر

آں سپهبد که باد حملهٔ او | بگسلاند ز روئے کوه کمر

آں سپهبد که زخم خنجر او | خُفت کند بر سر عدو مغفر(۲)

پیش تیغش عدو برهنه بود | ور چه دارد ز کوه قاف سپر

خنجر او ز بس جگر که شگافت | گوهر او گرفت رنگ جگر

روز کیں با خدنگ و نیزهٔ او | دشمنش را چه غفلت و چه حذر

۱- اگر ز درگاه میر ما نگذر ۲- خُفت کفش و پای افزار و موزه ۞

قلعهٔ کاں بجنگ او آید ‏ بارهٔ آں چه آهن وچه حجر

هر که از پیش او هزیمت شد ‏ از نهیب اندروں شود بسقر(۱)

آں هراسد بجنگ او که ازو ‏ بهراسد است شیر شرزهٔ نر(۲)

نیزهٔ سازد او ز دهرهٔ تیز ‏ از یک اندر نشاختن بدگر(۳)

گر بخواهد ز زخم گرز کند ‏ کوه را خرد و مرد و زیره و زبر(۴)

تیغ او نزجهان فیروز نیست ‏ نوک پیکان او زبان ظفر

هر سلاحے که بر گرفت بود ‏ باکفش سازگار و اندر خور

چشم بد دور باد ازو که ازو ‏ زنده شد نام نیک و نام هنر

همچناں چوں دل برادر او ‏ شادمانست ازو روان پدر

هرکجا زاں ملک سخن گوئی ‏ نکند کس حدیث رستم زر

بتواں دید ازو برائی العین ‏ آنچه یابی ز رو ستم بخبر

رادے آمیختهٔ است باکف او ‏ همچو با دیدهٔ بصیره بصر

من یقینم که تا جهاں باشد ‏ زو سخی تر نزاید از مادر

ایں جهاں گر بدست او بودے ‏ داده بودے هزار بار دگر(۵)

چوں قدح برگرفت و ساغر خواست ‏ ایں جهاں نزد چشم او چه خطر

از حقیری که سیم و زر بر اوست ‏ ننهد سیم و زر بگنج اندر

که دهد جز همه بشاعر خویش ‏ زیں شاهانه و ستام بزر

اے ترا بر همه جهاں منت ‏ اے ترا بر همه شهاں مفخر

برکشیدی مرا بچرخ بریں ‏ قدر من برگذاشتی ز قمر

زینت و ساز و اسپ من کردی ‏ زانچه شاهاں ازآں کنند افسر

کامهاے ز درد کردی خشک ‏ چشمهاے ز گریه کردی تر

جاه من بردی اے امیر با بر ‏ کار من کردی ای ملک بگهر

۱- (از بهشت اندروں) ۲- (آں هراسد بجنگ او که بجنگ - نهراسد ز شیر شرزهٔ نر) ۳- (ز دده ره تیر) دهره حربه ایست از آهن سرش مانند داس در غایت تیزی و بعضی گویند شمشیریست کوچک دو دمه سر آں مانند سنان باریک و نشاختن بمعنی نشاندن است - ۴- خرد و مرد بضم میم کنایه از ریزه ریزه است - ۵- (هزار بار دگر) ؟

خلعت تو مرا بزرگی داد — وین بزرگی بماند تا محشر
زن کنم تا مرا پسر باشد — وین بماند ز من بدست پسر
میر محمود کاسپ داد مرا — وز عطا کرد کام من چو شکر[1]
از پے خدمت شریف تو داد — تا روم با تو ساختہ بسفر
تو چناں کز مروت تو سزد — کارہائے گرفتی اندر بر
اسپ را با ستام و زین کردی — مر مرا با نشاط و عیش و بطر[2]
شاد باش اے کریم بے ہمتا — اے نکو منظر و نکو مخبر
بہمہ کامہائے خویش برس — وز تن و جان و از جہاں برخور
بندگان تو با عماری و مہد[3] — خادمان تو با کلاه و کمر

در مدح عضد الدولہ امیر یوسف سپہ سالار برادر سلطان محمود

ایں ہوائے خوش و ایں دشت دلارام نگر — وین بہارے کہ بیار است زمین را یکسر
اے بہار در گرگاں[4] نہ بہارے کہ بہشت — کس بہارے نشنیدہ است ز تو خرم تر
باغہا کردی چوں روئے بتاں از گل سرخ — راغہا کردی چوں سنبل خوباں ز خضر
ز تو ایں مجلس ما جملگی آراستہ گشت — مجلس آراستہ و مرغ درو رامشگر
ما دریں مجلس آراستہ چندانکہ تواں — می گساریم بیاد ملک شیر شکر
میر یوسف عضد الدولہ سالار سپاہ — روئے شاہان و سرافراز بزرگاں زگہر
آنکہ زیباتر و درخورتر و نیکوتر ازو — ہیچ سالار و سپہدار نبستہ است کمر
صورتے دارد نیکو چو سخن گفتن او — عادتے دارد با صورت خویش اندر خور
ہست چندانکہ دریں شہر بتانست و درخت — اندر آں خلقت فضل است و درآں صورت فر
ہر کہ از دور بدو در نگرد خیرہ شود — گوید ایں صورت و ایں طلعت شاہانہ نگر
عادت و سیرت او خوبتر از صورت اوست — گرچہ در گیتی چوں صورت او نیست دگر
در جہاں ہر دو تنے را سخن از منظر اوست — منظرش نیکو اندر خور منظر مخبر
کس بود کورا چو منظر بود و مخبر نے — میر ہم مخبر دارد بسزا ہم منظر

۱۔ (عیش من چو شکر) ۲۔ بطر دہشت از ہجوم نعمت۔ ۳۔ عماری ہودج است و ہودج بفتح اول محملے کہ دارے قبہ باشد و زناں سوار شوند۔ ۴۔ گرگاں خوارزم است ٭

ببزرگی چو سپہراست و بپاکی چو ہوا
بسخاوت چو برادر بدیانت چو پدر

سیم و زر ہر دو عزیز ند و حریص است امیر
ببر انداختن سیم و بہ بخشیدن زر

خواستہ گرچہ عزیز است و خطر مند بود
بر آں خواستہ دہ خواستہ را نیست خطر[1]

باز گنجے بدہد چوں قدحے بادہ خورد
بدل خرم و روئے خوش و لفظ چو شکر

بادہ خوردن نہ ہمہ خلق مر او راست حلال
کس مبادا کہ باو گوید تو بادہ مخور

شاعرانرا ملکاں خواستہ آنگاہ دہند
کہ بدیشاں بطرازند مدیحی چو درر

او مرا خلعت و دینار بوقتے فرمود
کہ مرا مدحت او گشتہ نبود اندر سر

خلعتے داد مرا قیمتی از جامۂ خویش
کسوت قیصر و بر جامہ نشانِ قیصر

از پس خلعت شایستہ بآئیں صلتے
بدرخشانی چوں شمس و بخوبی چو قمر[2]

صلتے ہاں سپرے بود کہ گر خواہم ازو
پر تواں کرد ز دینار مدور دو سپر

خلعتش داد مرا مرتبہ و جاہ و جلال
صلتش کرد دل دشمن من زیر و زبر

من بتقصیر سزاوار بدی بودم و او
نیکوئی کرد فزوں از حد و اندازہ و مر

فرخی زیبد و واجب بود و ہست سزا
کہ ہمہ سال بدیں شکر زباں داری تر

میر با تو ز خوئے نیک بدل گرمی کرد
گرچہ در سرما با میر نرفتی بسفر

اشتر مردہ کنوں زندہ توانی کردن
عیسیٰ مریم گشتی تو بدیں حال اندر

چند گوئی کہ مرا چند شتر گشت سقط
ایں سقط باشد بر خیز و کنوں اشتر خر

ہم شتر یابی ازیں ہم شتر یابی ازآں
گر ترا قصد شتر باشد و ترتیب شتر

تا نباشد بدرستی چو یقیں ہیچ گماں
تا نباشد بحقیقت چو عیاں ہیچ خبر[3]

شادماں باد و جواں بخت و جہاندار ملک
کامراں باد و قوی دولت و محمود اثر

فرخش باد سر ماہ و سر سال عجم
دولتش یاد و بہر کار زیزدانش نظر

ایضاً در مدح عضد الدولہ امیر یوسف سپہ سالار برادر سلطان محمود

ہمی نسیم گل آرد بباغ و بوئے بہار
بہار چہر منا خیز و جام بادہ بیار

اگرچہ بادہ حرام است ظن برم کہ مگر
حلال گردد بر عاشقاں بوقت بہار

۱- خواستہ اسباب و متاع پسندیدہ۔ خطر قدر و منزلت۔ ۲- رنگ زردی چو قمر) ۳- فی المثل لیس الخبر کالعیان ؛

خدائے نعمت مارا زبہر خوردن داد — بیاد نعمت او را زبان دریغ مدار

چہ نعمت است بہ از بادہ بادہ خواراں را — ہمیں بس است وگر چند نعمتش بسیار

بخاصہ اکنوں کز سنگ خارہ لالہ دمید — ز لالہ کوہ چو دیبائے لعل شد ہموار

ز گلبناں شگفتہ چناں نماید باغ — کہ میر پرّہ زدستی بدشت بہر شکار(۱)

امیر ما عضد دولت و مؤید دین — در امید بزرگان و قبلۂ احرار

بزرگوارے کاندر میاں گوہر خویش — پدید تر ز علم در میاں صفت سوار

مبارزے کہ بمردی و چیرہ دستی و رنگ(۲) — چنو یکے نبود در میاں بیست ہزار

دو مرد زندہ نماند کہ صلح تاند کرد — درآں حصار کہ او یک دو تیر برد بکار

بروئے بارہ اگر بر زند ببازی تیر — ز سوئے دیگر تیرش بروں شود ز حصار(۳)

سلاح در خور قوت ہزار من کندی — اگر بیابد او را ز بہر یاری مار

کمان او را بینی نہادہ پنداری — مہینہ شاخ فتادہ است از مہینہ چنار(۴)

چنو سوار نیارد نگاشتن بقلم — اگرچہ باشد صورتگرے بدیع نگار

زدور ہر کہ مرا او را بدید بیکرہ گفت — زہے سوار نکو طلعت نکو دیدار

زخوب طلعتی واز نکو سوادی کو است — ز دیدنش نشود سیر دیدۂ نظار

نکو لقا و نکو عادت و نکو سخن است — نکو خصال و نکو مذہب و نکو کردار

درم کش است دگر ہیچ کہ در خزانۂ او — درم نیابد چندانکہ برکشد زوّار(۵)

درم کہ بر ہمہ شاہاں بزرگ دار و قدر — بر امیر ندارد بذرّہ مقدار

اگر بیابد روزے ہزار سنگ درم(۶) — ہزار و صد بدہد کارش ایں بود ہموار

مرا نظم آید اگرچہ مرا دلیست فراخ — ز مال دادن و بخشیدن بداں کردار

چناں ملک را باید کہ باشدے ہر روز — خزانہ پر درم و پر سلیح و پر دینار

چو خرج را بفزوں نز ز دخل خویش کند(۷) — ز زر و سیم خزانہ تہی شود ناچار

دگر کہ نام نکو یافتہ است و نام نکو — نکو تر از گہر نابسودہ صد خروار

۱- (پرّہ زدستی) وصورت متن اصح وانسب است چہ پرّہ بمعنی حلقہ زدن لشکر باشد بجہت شکار - ۲- رنگ بمعنی قوت وتوانائی آمدہ وجہانگیری بہمیں شعر استشہاد کردہ - ۳- (بروں جہد ز حصار) ۴- (مہینہ شاخی افتادہ از مہینہ چنار) ۵- (درم نیابد) ۶- (اگر بیابد) (ہزار تنگ) سنگ وزن وگرانی چیزہا و تنگ نصف ولنگہ بار است ۷- (چو خرج خویش فزوں تر ز دخل خویش کند)

شریف تر زاں چیزے بود کہ محتشماں ہمی کنند بہر جاے فضل او تکرار
بزرگتر زاں چیزے بود کجا کہ ازو ہمی رسد زدل و دست او بدستگذار(۱)
ہر آنچہ من زکریمی و فضل او گویم کنند باور و برمن نباید استغفار
رسد زخدمت او بے خطر بجاہ و خطر کنند زخدمت او بے بسار ملک و یسار
مرا بخدمتش امروز بہتر است از دی مرا بدولتش امسال خوشتر است از پار
ہزار سال زیاد ایں بزرگوار ملک عزیز باد و عدو را ذلیل کردہ و خوار
خجستہ بادش نوروز و ہمچناں ہمہ روز بشاد کامی برکف گرفتہ جام عقار(۲)
ہمیشہ در بر او کودکے چو لعبت چین ہمیشہ مونس او لعبتے چو نقش بہار(۳)

در مدح امیر یوسف بن ناصر الدین گوید

کا شکے کردمے از عشق حذر یا کنوں دارمے از دوست خبر
اے دریغا کہ من از دست شدم نوز ناخوردہ تمام از دلبر
چوں تواں بود بریں درد صبور چوں تواں برد چنیں روز بسر
عشق با من سفرے گشت و بماند مونس من بحضر خستہ جگر
دور بودن ز چناں روئی غمے است ہر چہ دشوار تر و ہر چہ بتر
ہیک غزنین نرسیدہ است کہ من خبرے یابم از دوست مگر
سفر از دوست جدا کرد مرا گم شود از دو جہاں نام سفر
من شفاعت کنم امسال ز میر تا مرا دوست بدارد ز حضر
میر یوسف پسر ناصر دین لشکر آرائے شہ شیر شکر
چو شہ ایران والا بنسب باشہ ایران ہمتا بگہر(۴)
آنکہ اندر گہ سلطان جہان(۵) جائے او پیشتر از جائے پسر
ہمہ نازیدن میر از ملک است ویں ستودہ است بر اہل ہنر
ہمچناں درخورد از روئے قیاس کاں ملک شمس است ایں میر قمر
ملک او را بسزا دارد از آنک یادگار است ملک را ز پدر

۱- دستگذار کنایہ از معین و مددگار است۔ ۲- عقار بضم اول شراب۔ ۳- بہار بتخانہ چین و خانۂ منقش مطلا کاری
۴- گہر اصل و نژاد۔ ۵- گہ مخفف گاہ بمعنی قصر است ۔

لاجرم میر گرفتہ است مدام   خدمت او چو نماز اندر بر
روز و شب پیش ہمہ خلق زباں   بہ ثنا گفتن او دارد تر
ہمہ از دولت او جوید نام   ہمہ در خدمت او دارد سر
تا ثنای ملک مشرق بود   بہ ثنائے دگراں رنج مبر
ایں ہم از خدمت باشد کہ زمن   بجز مدح شہ مشرق بزر
دوستانرا دل از اینگونہ بود   دوستداریرا ازیں نیست گذر[1]
شاد باد آں ہنرے میر کہ ہست   پادشاہی و شہے را درخور
آں نکو سیرت و نیکو مذہب   آں نکو منظر و نیکو مخبر
آنکہ اندر سپہ شاہ کسے   پیش او نام نگیرد ز ہنر
چوں عطا بخشد اقرار کنی   کہ جہاں را بر او نیست خطر
چو بجنگ آید گوئی کہ مگر   نرسیدہ است بدو نام حذر
از حریصی کہ بجنگ است مثل   جنگ را بندد ہر روز کمر
دشمناں را چو کماں خواہد میر   ہیچ امید نماند بسپر
ہمہ کتب عرب و کتب عجم   بر تو برخواند چو آب از بر
سخنانش ہمہ یکسر نکت است   گر سخن گوید تو نکتہ شمر
تا ہمی سرخ بود آذرگون[2]   تا ہمی سبز بود سیسنبر
تا بود لعلی نعت گل نار ؛   چوں کبودی صفت نیلوفر
شادماں باد و بکام دل خویش   آں پسندیدہ خوی خوب سیر
نیکوانی چو نگار اندر پیش   دلبرانی چو بہار اندر بر
ہمچو ایں عید بشادی و خوشی   بگزاراد و ہزاراں دگر

در مدح سلطان مسعود ولیعہد سلطان محمود گوید

ترک مہ روئے من از خواب گراں دارد سر[3]   دوش مے دادہ است از اول شب تا بسحر
من بچشم او رادہ بار نمودم کہ بخسپ   او ہمی گفت بسر تا برم ایں دور بسر
شب بسر برد بمے دادن و بنشست و نخفت   دل من خست کہ بنشست و نخفت آں دلبر

۱- دوستانرا نہ ازینست دگر ۲- آذرگون نوعی از شقایق است ۳- (ترک بت روے من) (ترک بد خوئے من) ؛

او بمے دادن جادو است بدل بردن چیر(۱)
چیزها داند گردن بچنیں باب اندر

حیله سازد که مے افزوں دہد از نوبت خویش
در تواند بخورد نوبت یاران دگر

کیست آنکو نہد دل بچنیں خدمت دوست
کیست آنکو نکشد بار چنیں خدمت گر

ہر که ایں خدمت از آنماه بیاموخت شود
خدمت درگه سلطان جہاں را درخور

ملک عالم تاج عرب و فخر عجم
سید شاہاں مسعود ولیعہد پدر

او بصدر اندر شایسته چو در مغز خرد
واں بملک اندر بایسته چو در دیده بصر

جنگجوئے که چو در جنگ شود لشکرها
خشک برجای بمانند چو بر تخته صور

خویشتن را بمیان سپه اندر فگند
نه ز انبوهش اندیشه نه از خصم حذر

ور دلیراں بگه معرکه زانساں نگرد
که دلیراں بگه معرکه در مرد حشر

تیر اندر سپر آساں گذراند چو زند
چوں کماں خواست عدو را چه پرند و چه سپر

آنچه او بر سپر کرگ بشمشیر کند(۲)
نتواں کردن بر شیشهٔ نازک به تبر

خنجر بیست منی گرزهٔ پنجاه منی(۳)
کس چنو کار نبسته است بجز رستم زر

آفریں باد بر آں گرز که ہر زخمے از آں
سر سالارے چوں سرمه کند با مغفر

پادشاہاں ہمه بر خدمت او شیفته اند
چوں غلاماں ز پے خدمت او بسته کمر

از پے آنکه ہمه امن و سلامت طلبند
نیست شاہانرا جز خدمت او اندر سر

ایستادن ملکاں را بدر خانهٔ او
به ز آسایش و آرامش بر تخت بزر

اے خنک ما که چنو کشور ما را ملک است
اے خنک ما که چنو خاست ملک زیں کشور

ملک ما بشکار ملکاں تاخته بود
ما ز اندیشهٔ او خسته دل و خسته جگر

از غم رفتن او خسته دلاں را شب و روز
آستیں بود ز خوں مژه ہمچوں فرغر(۴)

آں ہمی گفت خدایا تو بدیں ملک رساں
آں ملک را که فزوں از ملکاں دارد فر

ایں ہمی گفت خدایا دل من شاداں کن
بملک زادهٔ ایران ملک شیر شکر

حشم و لشکر بیدل شده بودند ہمه
از غم و انده دیر آمدن او ز سفر

شکر ایزد را کاں انده و آں غم بگذشت
کار چوں چنگ شد و انده ہمچوں آذر(۵)

۱- (او بداں حسن که جادو است بدل بردن خلق) ۲- کرگ کرگدن است - سپر سازند - ۳- (خنجر ہشت منی گرزهٔ ہشتاد منی) ۴- فرغر گودال کوچک از آب - ۵- (کار چوں شد) ایں نسخه بدل در حاشیه بود و در زیر آں نوشته شده بود یعنی کوه انده ہموار شد و شاید ایں طور بوده (کار چوں خاک شد و انده ہمچوں آذر) ؛

چشم ما ز اشک بیاسود و بیکره بنشست   آتشی کز تف او گشت جگر خاکستر
تخت شاهی را شاه آمد زیبندهٔ تخت   مملکت را ملکی آمد زیب افسر(۱)
خسرو از راه دراز آمد با نهمت و کام(۲)   ملک از جنگ عراق آمد با فتح و ظفر
قلعه ها کنده و بنشانده بهر شهر سپاه   جنگها کرده و بنموده بهر جاے هنر
بیشه ها یکسره پرداخته از شیر و ببر   قلعه ها از درم بسته و صندوق گهر
سهمش افگنده بروم اندر فریاد و خروش   هیبتش دود برآورده ز روم و زخزر
عالمے ز آمدنش روے باقبال نهاد   که همی خواست شدن یاد و سه تن زیر و زبر
مرغزارے که به یکچند تهی بود ز شیر   شیر بیگانه دراو خواست همیکرد گذر
شیر باز آمد و شیران همه روباه شدند   همه را هیبت او خشک فرو بست زفر(۳)
آنکه زین پیش دراین ملک طمع کرد همی   تا نه دیر آمد با طاعت و فرمان ایدر
رونق دولت باز آمد و پیرایهٔ ملک   پیش ازین کار چنان دیدی اکنون بنگر
گیتی از عدل بیاراید تا در گذرد   عدل و انصاف ملک مسعود از عدل عمر رض
نه همی بیهده دارند مر او را همه دوست   نکند مهر کس اندر دل کس خیره اثر
مهر و کینش دو گره را سبب مزد بزیست(۴)   از رعیت که همی مال دهد نادره تر(۵)
وز رعیت نه عجب نیز کز این دور نیند(۶)   مرغ و ماهی چه به بحر اندر و چه اندر بر(۷)
اے خداوند خداوندان شاه ملکان   ای ستوده بخصال و بفعال و بسیر
گرچه بازوئے هنر داری و دست دل کار   ورچه در جنگ بدین هر سه نشانی و سمر
دولت تو نکند دست ترا خسته بجنگ   بکند کار تو زان به که کند صد لشکر
هر سپاهے که کند جنگ ترا باشد فتح   هر امیرے که برد رنج ترا باشد بر
در جهان از نظر عدل تو بنشیند شور(۸)   ور جهان هیبت شمشیر تو بنشاند شر
ملکان همه عالم بدر خانهٔ تو   جمع گردند چنان چون بدر اسکندر
قیصر رومی پیش تو در آید بسلام   قلعهٔ رومیان را پیش تو بگشاید در
شاه ترکستان بر درگه فرخندهٔ تو   گاه خود خسپد چون نوبتیان گاه پسر(۹)

۱- (چو بهشتی که خورد شادی از و دائم تر) ۲- نهمت بفتح اول رسیدن بمنتهائی همت۔ ۳- زفر دہان۔ ۴- (نادریافت)
۵- (نادر تر) ۶- (کز این در هستند) ۷- ارشاد از و ماهی و وحشی چه به بحر و چه به بر) ۸- نظر حکومت و فصل خصومت۔
۹- نوبتی نقاره چی و خیمهٔ بزرگے که پاسبانان در آن بنوبت مبیوده باشند۔

هرچه اندیشه کنی آں بمراد تو شود
تو بدیں طالع زادستی بس رنج مبر

ایزد ایند ولت فرخنده و پاینده کناد
بر تو ای نیک دل نیک خوی نیک سیر

در مدح یمین الدوله سلطان محمود غزنوی گوید

بدیں خرمی جہاں بدیں تازگی بہار
بدیں روشنی شراب بدیں نیکوئی نگار

یکے چوں بہشت عدن یکے چوں ہوائے دوست
یکے چوں گلاب بلخ یکے چوں بت بہار(۱)

زمین از سرشک ابر ہوا از نسیم گل
درخت از جمال برگ سرکہ ز لالہ زار

یکے چوں پرندِ سبز یکے چوں عبیر خوش
یکے چوں عروس خوب یکے چوں رخان یار

تذرو عقیق روی کلنگ سپید رُخ(۲)
گوزن سیاہ چشم پلنگ ستیزہ کار

یکے خفتہ بر پرند یکے خفتہ بر حریر
یکے رُستہ از نہفت یکے جستہ از حصار

زبلبل سرود خوش ز صلصل نوای نغز
زساری حدیث خوب ز قمری خروش زار(۳)

یکے بر کنار گل یکے در میان بید
یکے زیر شاخ سرو یکے بر سر چنار

ہوا خرّم از نسیم زمیں خرم از لباس
جہاں خرم از جمال ملک خرم از شکار

یکے مشک در دہاں یکے حلہ بر کتف
یکے آرزو بدست یکے دوست در کنار

زمانہ شدہ مطیع سپہر ایستادہ راست
رعیت نشستہ شاد جہاں خوش بشہریار

یکے را بدو نیاز یکے را بدو شرف
یکے را بدو امید یکے را بدو فخار

از آں عادت شریف از آں دست گنج بخش
از آں روی تیز بیں از آں گرز گاوسار

یکے خرم و بکام یکے شاد و کامران
یکے مہتر و عزیز یکے خستہ و فگار

مصافش بروز جنگ سپاہش بروز عرض
بساطش بروز بزم سرایش بروز بار

یکے کوہ بر پلنگ یکے بیشہ پر ہژبر
یکے چرخ پر نجوم یکے باغ بر نگار

امیران کامران دلیران کامجوی
ہژبراں تیز چنگ سواراں کامگار

یکے پیش او بپای یکے در جہاں جہاں
یکے چوں شکال نرم یکے چوں پیادہ خوار

کمند بلند او سنان دراز او(۴)
سبک سنگ تیر او گراں گرز ہر چہار

یکے پشت نصرتست یکے بازوی ظفر
یکے نائب قضا یکے دست روزگار

۱۔ (گلاب بلخ) بہار نام بتکدۂ چین است۔ ۲۔ تذرو مرغ صحرائی شبیہ بخروس۔ کلنگ پرندۂ کبود رنگ دراز گردن کہ او را شکار کنند۔ ۳۔ ساری پرندہ سیاہ خال دار کہ آنرا سار و سارک نیز گویند و بعضی ہزار داستان آنرا دانند۔ ۴۔ کمان بلند۔

بماہی چہار مہر بماہی چہار شاہ ‌ ‌ بماہی چہار شہر بکند از بن و زبار
یکے را بکوہ سر یکے را بکوہ شبیر ‌ ‌ یکے را بدشت گنج یکے را برود بار(۱)
ازیں پس علی تگین دگر ارسلان تگین ‌ ‌ سہ دیگر طغاں تگیں قدر خاں بادسار
یکے گم شود بخاک یکے گم شود بگور ‌ ‌ یکے در فتد بچاہ یکے بر شود بدار
ملک بادہ بدست سماعی نہادہ پیش ‌ ‌ یکے طرفہ بر یمیں یکے طرفہ بر یسار
یکے چوں عقیق سرخ یکے چوں حدیث دوست ‌ ‌ یکے چوں مہ درست یکے چوں گل بہار
بہارش خجستہ بادوش آرمیدہ باد ‌ ‌ جہانرا بدو سکوں بدو ملک را قرار
یکے را مباد عزل یکے را مباد غم ‌ ‌ یکے باد بے زوال یکے باد بے کنار
بداندیش او بجان بدے خواہ او بتن ‌ ‌ نکو خواہ او زبیسر نصیحت گر از یسار
یکے مستمند باد یکے باد دردناک ‌ ‌ یکے باد شاد کام یکے باد شاد خوار
سرایش زروئے خوب ولایت زعدل و داد ‌ ‌ بساط از لب ملوک در خانہ از سوار
یکے گشتہ چوں بہار یکے گشتہ چوں بہشت ‌ ‌ یکے گشتہ پر نگار یکے گشتہ استوار

در مدح سلطان مسعود بن سلطان محمود گوید

زبس پیچ و چین است و خم زلف دلبر(۲) ‌ ‌ گہے ہمچو چوگان شود گاہ چنبر
گہے لالہ را سایہ سازد ز سنبل ‌ ‌ گہے ماہ را درع پوشد ز عنبر
گہے صورتے گردد از عود ہندی ‌ ‌ گہے پیکرے گردد از مشک اذفر(۳)
کہ دیدہ است بر سوسن از عود صورت ‌ ‌ کہ دیدہ است بر لالہ از مشک پیکر
برخ بر ہمی جوشد آں زلف دلکش ‌ ‌ ازیرا کہ عنبر بجوشد بر آذر
فری آں فریبندہ زلفین مشکین ‌ ‌ فری آں فروزندہ رخسار دلبر
یکے چوں بنفشہ فرو کردہ بر گل ‌ ‌ یکے چوں گل نافرو کردہ از بر
ستارہ و صنوبر ہمی خواندم اورا ‌ ‌ برخسار و بالای زیبا و درخور
ہمی گشت زاں فخر و زاں شادمانی ‌ ‌ صنوبر بلند و ستارہ منوّر
ہوازی مرا گوید آں شکریں لب(۴) ‌ ‌ کہ اے شاعر اندر سخن ژرف بنگر

۱۔ اسامی چہار محل است کہ محمود در آں جنگ کردہ۔ ۲۔ زتاب است و خم۔ ۳۔ اذفر بو یا و شدید الرائحہ۔ ۴۔ زیر مزایں مرا گفت آں شکریں لب) ولغت ہوازی کہ در متن نوشتہ شدہ بمعنی یکبارگی و ناگاہ است و صورت حاشیہ انسب است:

مرا با صنوبر همانند کردی   بقدّ و برخ با ستاره برابر

چه ماند برخسار خوبم ستاره   چه ماند بقد بلندم صنوبر

ستاره کجا ماند از سنبل آذین   صنوبر کجا دارد از لاله افسر

مرا زین سپس چوں صفت کرد خواهی   بچیزے صفت کن که از من نکوتر

بگفت این و بگذشت و اندر گذشتن   همی گفت نرمک بزیر لب اندر

ستاره چو من گل فشانده است بر رُخ   صنوبر چو من مه نهاده است بر سر

من از گفتهٔ خویشتن خیره گشتم   طلب کردم از بهر او نام دیگر

پری خواندم او را و زانرو خواندم   که روے پری داشت آن سیمتن بر

دگر باره با من بجنگ اندر آمد   که بس خوار داری مرا اے ستمگر

مرا با پری راست کردی بخوبی   پری مر مرا پیشکار است و چاکر

پری کے بود رود ساز و غزلخواں   کمند افگن و اسپ تاز و کماں ور

پری هر زماں پیش تو بر نخواند   ز دیوان تو مدح شاه مظفر

ملک بوسعید آفتاب سعادت   جهاندار و دیں پرور و داد گستر

ملک زاده مسعود محمود غازی   که بخشش جواں باد و یزدانش یاور

به نیزه گداز ندهٔ کوه آهن (۱)   بحمله ربایندهٔ باد صرصر

همه اختراں رائے او را متابع   همه خسرواں حکم او را مسخر

کریمی با خلاقش اندر مرکب   بزرگی بدرگاه او بر مجاور

دلش مر خرد را سپهر مهیا   کفش مر سخا را جهان مصور

ایا مر ترا کرده از بهر شاهی   خدا از همه تاجداراں مخیر

بتو زنده و تازه شد تا قیامت   نکو رسم و آئین بوبکرؓ و عمرؓ

چه تو و چه حیدر بزور و به نیرو   چه شمشیر تو و چه شمشیر حیدر

زگهواره چوں پای بیروں نهادی   کماں بر گرفتی و زوبین و خنجر

تو از کودکی جنگ کردن گرفتی   ز دست و برد بازوے پیل پیکر

همه مردی آموختی و شجاعت   جهاں گشتن و تاختن چو سکندر

بجاے قبا درع بستی و جوشن   بجاے کله خود جستی و مغفر

۱- (گذار ندهٔ کوه)

هم از کودکی با پدر پیشه کردی بجنگ معادی ز کشور به کشور
بهر جنگ اندر نخستیں تو کردی زمیں را ز خون معادی معصفر
بسا تیغ هندی که تو لعل کردی بهندوستان اندر از خون کافر
ز تیرے فزوں تر ببالا نبودمی(۱) که تیرت همی خورد خون غضنفر
زہے با خطر پادشاہے موفق زہے پر ہنر شہریاری مشہر
چو روشن ستاره همی ره سپارد سنان تو اندر سپہر مدور
تو خورشیدی از بهر تو بر بگردوں گراں گه گذارد ز بالائے محور
سلاح یلے باز کردی و بستی بسام یل و زال زر دوک و چادر(۲)
مخواں قصۂ رستم زاولی را ازیں پیش دیگر کاں حدیثے است منکر
زجائے که چوں تو ملک مرد خیزد کس آنجا سخن گوید از رستم زر
ازیں پیش بوده است زاولستاں را بسام یل و رستم زال مفخر
ولیکن کنوں عار دارد ز رستم که دارد چو تو شہریاری دلاور
جہاں چوں تو هرگز نیاورد شاهی بجود و بعلم و بفضل و به گوهر
ادب نیست کاں مر ترا نیست جمله هنر نیست کاں مر ترا نیست یکسر
بروزے که تو گوئی بازی بشادی فلک را ز گوئی اختر اینست بیمر
ز میدان بچوگاں همی بر فرستی بگردوں گوی آخته همچو اختر
شد اندر فلک تنگ جائے ستاره ز بس گوئی کانداختی بر دو پیکر
ترا شیر خواندم همی تا بکشتی بیک زخم شیرے بدوالج اندر(۳)
کنوں خسرو شیر کش خوانمت من(۴) که ایں نام بر تو نباشد مزور
هر آں کینه خواہے که پیش تو آمد سیه کرد بر سوگ او جامه مادر
توائے شاہ ایں جاه سہم سنانت ز دشمن همی جاں ستاند بخاور
عدو را بتیغ آتشے و ولی را بدست و سخن آب حیواں و کوثر
مگر کیمیا خدمت تست شاہا کز او مرد درویش گردد توانگر

۱- (ببالا فزوں تر) ۲- زر کسیکه روئے سرخ و موئے سپید داشته باشد چوں زال بدیں صفت از مادر بزاد او را زال زر گفتند و رستم را در نسبت بپدر رستم زر گویند- ۳- دلوالج قال لیاقوت بلد من اعمال بدخشاں خلف بلخ و تخارستان- ۴- (خواندت خواهم)؛

زروزے کہ تو کف خود بر کشادی
همہ شہر دینار گشتہ است یکسر

تو آن پادشاہے کہ بر درگہ تو
ملوک جہاں پیش کارند و چاکر

بچیں شاہ چین از پے خطبۂ تو
زگوہر خطیب ترا ساخت منبر

بروم از پے خدمت تست شاہا
همہ شہر دیبا فگندہ است قیصر

ہمی تا بر آید فروزندہ ہر شب
براین آبگوں روئے گردون اخضر

چو سیمیں زنخدان معشوق زہرہ
چو رخشندہ رخسار گانش دو پیکر

ہمی تا کند شاعر اندر ستایش
لب دوست را نام یاقوت و شکر

ملک باش و آباد کن مملکت را
وز آباد ملک ای ملک زادہ برخور

ہمیشہ بدیدار تو شاد سلطان
چو حیدر بدیدار شبیر و شبر

ہمایونت باد اے امیر ہمایوں
ہمایوں مہ و روز عید پیمبر

تمام شد

لسان العجم حصہ اول .. .. .. ۱۰؍
(۳) گلشن معانی (حصہ نظم) .. ۱۲؍
مطلع الانوار امیر خسرو جدید الطبع .. ۱۲؍
قصائد عرفی (محشی) .. .. ۹؍
(۴) اخلاق ناصری اعلےٰ خوشخط ..
(۵) ترجمتین وجواب مضمون فارسی
(۶) کتاب الصرف .. .. .. ۱۲؍
کتاب النحو .. .. .. ۸؍
الیف۔اے کورس عربی (حصہ نثر)
مطبوعہ ۲۸ء

اختیاری مضمون اردو

(۱) دربار اکبری (نصف اول) ..
(۲) مجموعۂ نظم آزاد .. .. ۸؍
مسدس حالی معہ حالات و فرہنگ .. ۵؍
انتخاب مخزن حصہ اول نظم ..

کتب امدادی

کنز المنافع یعنی بہترین خلاصہ
رسالہ عبدالواسع از جناب جعفری شادانی ۴؍
اردو خلاصہ عروض سیفی از جناب
ساحل بلگرامی .. .. .. ۲؍
خلاصہ شعر العجم حصہ دوم .. ۵؍
" " " سوم .. ۵؍
ترجمہ گلشن معانی .. ..
ترجمہ مہر نیمروز غالب (زیر طبع)
زبان عجم ترجمہ لسان العجم .. ۱۰؍
ترجمہ قصائد عرفی از مولوی جان محمد
صاحب منشی فاضل .. .. ۶؍

اردو خلاصہ اخلاق ناصری .. .. ۱۲؍
ترجمہ ایف اے کورس عربی (حصہ نثر)
مطبوعہ ۲۸ء .. .. ..
قرۃ العین در ترجمتین .. .. ۱۰؍
پرچہ جات منشی عالم ۲۶ تا ۱۹۳۰ء .. ۸؍

منشی فاضل ۱۹۲۷ء

پرچہ (۱) دبیر عجم .. .. ..
سمط الدرر (حصہ نثر) .. .. ۱۲؍
شعر العجم حصہ چہارم کاغذ سفید ڈمٹی
" " پنجم " "
(۲) چہار مقالہ معہ مقدمہ و فرہنگ مرتبہ
خواجہ فیروز حسن ایم اے کاغذ سفید ڈمٹی ۸؍
انشائے ابوالفضل دفتر اول وسوم
کاغذ سفید ڈمٹی اعلےٰ .. .. ۱۲؍
حاجی بابا اصفہانی قسم اول
سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم ۱۰؍
وکلائے مرافعہ .. .. .. ۳؍
(۳) انتخاب قصائد قاآنی معہ حالات
خوشخط کاغذ اعلےٰ ڈمٹی .. ۱۰؍
غزلیات نظیری معہ حالات (تاردیف کا)
دیوان فرخی حصہ داخل نصاب ۱۲؍
میخانہ عبدالنبی خاں (حصہ ساقی نامہ ہائے
مرتبہ اول) .. .. ..
رباعیات باباطاہر معہ ترجمہ وحالات
از سید محمد عبداللہ ایم۔اے .. ۴؍
رباعیات ابوسعید ابوالخیر معہ حالات ۶؍

(حجازی پریس لاہور باہتمام حافظ محمد اسمٰعیل پرنٹر چھپا اور شیخ جان محمد اللہ بخش پبلشرز نے چھپوا کر لاہور سے شائع کیا)